جدید ڈراموں کا سلسلہ ۲

آر، یو، آر

(راسمز یونیورسل روباٹ)

مجلسِ ترقیِ ادب ۲۔ کلب روڈ۔

T.T.F
No:.....2

کیریل چپیک [Karel Čapek] کا وطن چیکوسلواکیا تھا۔ ۱۸۹۰ء میں بوہیمیا کے شہر مالے سواٹونس (Male Svatonice) میں پیدا ہوا، ۲۴۔ دسمبر ۱۹۳۸ء کو پراگ میں وفات پائی۔

پراگ یونیورسٹی میں تعلیم پانے کے بعد مزید تعلیم کے لیے وہ برلن اور پیرس گیا۔ ۱۹۱۸ء میں جب جمہوریہ چیکوسلواکیا وجود میں آئی تو ٹومس گرگنے (Tomas Garrigne) کا دوست ہونے کے باعث اس کے ساتھ لوگوں کو متحد کرنے میں جوش و خروش سے کام کیا۔ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۳ء تک پراگ کے اخبار نارونیلسٹی (Naronilisty) کے سٹاف میں رہا۔ اس کے بعد اخبار لڈوونووینی (Lidove Noviny) کا ایڈیٹر بن کر حکومت کی بہت زیادہ امداد کی۔

اس کے اکثر ڈراموں اور ناولوں کا موضوع سائنس سے متعلق ہے۔ دوسرے زیادہ مرغوب موضوع فلسفہ، سائنس اور اخلاقیات ہیں۔ انگریزی دان طبقے میں اس کی شہرت کا سبب 'آر۔ یو۔ آر' ہے جو جدید زندگی کے میکانیکی نتائج پر ایک طنزیہ ڈراما ہے اور بیسویں صدی میں مرکزی نظام حکومت پر مشینی غلبے سے پیدا ہونے والے مسائل سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ڈراما ۱۹۲۰ء میں پہلی بار سٹیج ہوا اور ۱۹۲۳ء میں انگریزی میں ترجمہ ہو کر یو۔ کے اور یو۔ ایس۔ اے میں سٹیج پر آیا۔ روباٹ کا لفظ جو بظاہر چیک لفظ 'روباٹنیک' (Robotnik) بمعنی 'کمیرا' سے ماخوذ ہے، اسی ڈرامے کے ذریعے عام ہوا اور مشینی آدمی یا خودکار آدمی کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔

Taj Tahir Foundation

آر، یو، آر

(راسمز یونیورسل روبوٹ)

ایک کھیل جس میں تین ایکٹ اور ایک "تتمہ" ہے!

تصنیف

کیریل چپیک

ترجمہ

پطرس مرحوم و سیّد امتیاز علی تاج

مجلس ترقّیِ ادب، لاہور

T.T.F LIBRARY
No: 210

Taj Tahir Foundation

کیریل
تھا - ۱۸۹۰
Svatonice)
کو پراگ میں
پراگ
کے لیے وہ
جمہوریہ چیک
Garrigne)
ساتھ لوگوں
کیا - ۱۹۱۹
نارونیلسٹی
بعد اخبار لڈ
حکومت کی
اس کے
سائنس سے
فلسفہ، سائنس
اس کی شہر
زندگی کے
بیسویں صدی
سے پیدا ہو
۱۹۲۰ء میں
میں ترجمہ
پر آیا - روبا
Robotnik)
کے ذریعے
معنوں میں

جملہ حقوق محفوظ

طبع اول : مئی ۱۹۶۷ع

تعداد : ۱۱۰۰

ناشر : سید امتیاز علی تاج ، ستارۂ امتیاز
ناظم مجلس ترقیِ ادب ، لاہور

مطبع : مطبع عالیہ ، لاہور

مہتمم : سید اظہار الحسن رضوی

قیمت : ۲ روپے ۷۵ پیسے

دیباچہ

کیریل چپیک کا کھیل آر ۔ یو ۔ آر میں نے اور پطرس مرحوم نے ۱۹۳۲ع میں گورنمنٹ کالج لاہور کی ڈرمیٹک کلب کے لیے اردو میں ترجمہ کیا تھا ۔ اسی سال یہ کھیل اسٹیج کردیا گیا ۔ جن لوگوں نے اس میں کام کیا ، ان میں سے جن کے نام یاد ہیں، وہ کرداروں کی فہرست میں درج ہیں ۔ کھیل کو پروڈیوس سید احمد شاہ بخاری (پطرس) مرحوم نے کیا تھا جو اُس زمانے میں کالج میں انگریزی کے پروفیسر تھے ۔ مجھے کالج چھوڑے ایک زمانہ ہو چکا تھا ، مگر ڈومِن کا پارٹ کرنے کے لیے مجھے مدعو کیا گیا تھا ۔ اسٹیج پر میرا یہ آخری پارٹ تھا ۔ یہ وہ زمانہ تھا جب زنانہ کردار لڑکے ہی ادا کرتے تھے ۔ گورنمنٹ کالج ڈرمیٹک کلب میں لڑکوں کے جو زنانہ پارٹ یادگار سمجھے گئے ، ان ہی میں سے ایک ہیلینا کا پارٹ تھا جو ہریش چندر ٹھکرال نے ادا کیا تھا ۔

ایکٹنگ کے لیے اس کھیل کا جو ایڈیشن انگریزی میں تیار کیا گیا ، اس میں چند تبدیلیاں کر دی گئی تھیں ۔ ان میں سب سے اہم یہ تھی کہ فیبری اور ہیلمین کے کردار حذف کرکے ان کے جملے ڈومین ، برمن ، گال وغیرہ میں تقسیم کر دیے گئے تھے ۔

آر ۔ یو ۔ آر سب سے پہلے سینٹ مارٹنز تھیٹر میں رین ڈین کمپنی کے لیے مسٹر باسل ڈین نے اپریل ۱۹۲۳ع میں پروڈیوس کیا تھا ۔

۱۹۳۲ء میں اس کھیل کا گورنمنٹ کالج لاہور کے اسٹیج پر آنا اردو ڈرامے کی تاریخ کا ایک بہت اہم واقعہ قرار دیا گیا تھا - اخبارات نے بہت حوصلہ افزا تبصرے کیے تھے - ڈراما ہو چکنے کے بعد کلب میں حسب معمول جو ڈنر ہوا ، اس میں اس وقت کے دانشورانِ لاہور نے اپنی تقریروں میں ایسے اہم کھیل کے اسٹیج پر آنے اور غیرمعمولی کامیابی حاصل کرنے پر گورنمنٹ کالج ڈریمیٹک کلب کو مخلصانہ مبارکباد دی تھی -

اس کھیل کے تین ایکٹ کے ترجمے کا مسودہ میرے پاس محفوظ تھا - ایک تو شائع کرنے کے لیے بازار میں ڈراموں کی مانگ نہ تھی ، دوسرے میرے پاس ترجمہ مکمل بھی نہ تھا، اس لیے میں اب تک اسے شائع نہ کرا سکا - اب مجلس ترقی ادب لاہور نے شوقیہ کام کرنے والوں کی سہولت اور ڈرامے میں عام دل چسپی پیدا کرنے کے خیال سے ڈرامے شائع کرنے کی طرف توجہ کی تو اس کھیل کو چھپوا دینا مجھے کئی اعتبار سے ضروری معلوم ہوا - اس کے تتمے کا ترجمہ میں نے از سر نو کر دیا ہے -

خاکسار
سید امتیاز علی تاج
۲۴ - فروری ۱۹۶۷ء

کردار

ہیری ڈومین (Harry Domain)	- راسم کے یونیورسل روباٹوں کے کارخانے کا جنرل مینجر	(سید امتیاز علی تاج)
فیبری (Fabry)	- آر - یو - آر کا چیف انجینیر	×
ڈاکٹر گال (Dr. Gall)	- آر - یو - آر کے شعبۂ طبیعیات کا افسر اعلیٰ	(کدار ناتھ شرما)
ڈاکٹر ہیلمین (Dr. Helman)	- آر - یو - آر کے شعبۂ نفسیات کا افسر اعلیٰ	×
جیکب برمن (Jacob Berman)	- آر - یو - آر کا مینجنگ ڈائریکٹر	(سید رشیدالدین احمد)
الکوسٹ (Alquist)	- آر - یو - آر کے کارخانے کا کلرک	(سید احمد شاہ بخاری)
ہیلینا گلوری (Helena Glory)	- آکسبرج یونیورسٹی کے پروفیسر گلوری کی بیٹی	(ہریش چندر ٹھکرال)
ایما (Emma)	- ہیلینا کی خادمہ	؟
ماریس (Marius)	- ایک روباٹ	؟
سلا (Sulla)	- ایک روباٹ	؟
ریڈیس (Radius)	- ایک روباٹ	(ہریش چندر کٹھپالیا)

Taj Tahir Foundation

پرائمس (Primus) - ایک روباٹ (جنرل الطاف قادر)

ہیلینا (Helena) - ایک روباٹہ ؟

ایک روباٹ خادم اور بہت سے اور روباٹ

دور دراز کے ایک جزیرے میں

۱۹۵۰ع تا ۱۹۶۰ع

مناظر

پہلا ایکٹ : راسم کے یونیورسل روباٹوں کے کارخانے کا مرکزی دفتر - ۱

دوسرا ایکٹ : ہیلینا کا ڈرائنگ روم - ۴۰

تیسرا ایکٹ : دوسرے ایکٹ کے مطابق - ۷۹

چوتھا ایکٹ : (تتمہ) کارخانے کی ایک تجربہ‌گاہ - ۱۱۵

Taj Tahir Foundation

پہلا ایکٹ

راسمز یونیورسل روباٹس کے کارخانے کا مرکزی دفتر۔ اسٹیج کے پچھلے حصے میں دائیں ہاتھ داخل ہونے کا دروازہ۔ کھڑکیوں میں سے فیکٹری کی عمارات دور دور تک پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ڈومین لکھنے پڑھنے کی ایک بڑی میز کے سامنے جس میں زانو اندر جانے کی جگہ ہے، ایک گھومنے والی کرسی پر بیٹھا ہے۔ میز پر بجلی کا لیمپ، ٹیلیفون، کاغذ دبانے کی وزنی اشیاء اور مراسلات کے فائل وغیرہ رکھے ہیں۔ بائیں دیوار پر بڑے بڑے نقشے ٹنگے ہیں جن میں دخانی جہازوں اور ریلوں کے راستے درج ہیں۔ ایک بڑا کیلنڈر بھی لٹک رہا ہے۔ نیز ایک کلاک ہے جس کی سوئیاں دوپہر سے کچھ پہلے کا وقت ظاہر کرتی ہیں۔ دائیں دیوار پر مطبوعہ اشتہار لگے ہیں۔ کسی میں لکھا ہے: "سستے مزدور، راسم کے روباٹ" کسی میں لکھا ہے: "گرم ملک کے لیے روباٹ، قیمت فی روباٹ ۱۵۰ ڈالر" ایک میں درج ہے: "اپنے لیے اپنا روباٹ خریدیے" دوسرے میں: "اگر آپ اپنے ہاں کی پیداوار کو ارزاں بنانا چاہتے ہیں تو راسم کے روباٹ منگائیے۔" اور کئی نقشے جہازوں کی باربرداری کے انتظامات کو واضح کرتے ہیں، وغیرہ۔ ایک کونے میں ایک ٹیپ مشین دھری ہے جو تبادلے کے نرخ بتا رہی ہے۔ لیکن فرش نوعیت میں دیواروں کی ان اشیاء سے بہت مختلف ہے۔ ایک با رونق ترکی قالین بچھا ہوا ہے۔ دائیں ہاتھ ایک گول میز، ایک صوفہ،

Taj Tahir Foundation

بازوؤں والی چرمی آرام کرسی اور کتابوں کی ایک الماری دھری ہے - لیکن الماری میں کتابوں کی بجائے طرح طرح کی شراب کی بوتلیں ہیں - بائیں ہاتھ خزانچی کے بیٹھنے کا ڈسک ہے - ڈومین کے پاس سلاّ بیٹھی خطوط ٹائپ کر رہی ہے -

ڈومین : (خط کا مضمون بول کر لکھوا رہا ہے) اگر مال راستے میں ٹوٹ پھوٹ جائے تو ہم اس کے ذمے دار نہیں ہوتے - جب مال جہاز میں بھیجا گیا تھا تو اس وقت ہم نے آپ کے کپتان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرا دی تھی کہ یہ جہاز اس قابل نہیں کہ اس میں روباٹ لائے، لے جائے جا سکیں - اس معاملے کا تعلق آپ کی اپنی بیمہ کمپنی سے ہے - ہمیں آپ معذور سمجھیے - خاکسار - منجانب راسمز یونیورسل روباٹس - ہو گیا ؟

سلاّ : جی !

ڈومین : دوسرا خط بنام ای - بی - ہڈسن ایجنسی ، نیو یارک - مورخہ - آپ نے پانچ ہزار روباٹوں کا جو آرڈر بھیجا تھا، موصول ہوا - اس کے لیے ہم آپ کے ممنون ہیں - چوں کہ آپ اپنا جہاز بھیج رہے ہیں ، اس لیے مہربانی سے اس جہاز میں آر - یو - آر کے لیے پیٹیاں بھی بھیج دیجیے اور آپ کے ذمے ہمارا جو روپیہ نکلتا ہے ، ان کی قیمت اسی حساب کی جزوی ادائیگی کے طور پر درج کر دیجیے - خاکسار - ہو گیا ؟

سلاّ : (آخری لفظ ٹائپ کرتے ہوئے) جی!

ڈومین : فرائیڈرخش وئرک ہیمبرگ - مورخہ - آپ نے پندرہ ہزار روباٹوں کا جو آرڈر بھیجا ہے ، موصول ہوا -

[فیکٹری کے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی ہے -
ڈومین ٹیلی فون اٹھا کر بات کرتا ہے]

ہیلو ! میں سنٹرل آفس سے بول رہا ہوں - جی ! بے شک ! ہاں ہاں ، جیسے ہوتا ہے - تار بھیج دو انھیں - کیا مضائقہ ہے - بہت ٹھیک - (ٹیلی فون رکھ دیتا ہے) کہاں تک لکھوایا تھا ؟

سلا : آپ نے جو پندرہ ہزار آر کا آرڈر بھیجا ہے، موصول ہوا-

ڈومین : (سوچتے ہوئے) پندرہ ہزار آر - پندرہ ہزار آر -

ماریس : (اندر آ کر) حضور ! ایک خاتون باہر کھڑی ہیں - آپ سے...

ڈومین : خاتون ! کون ہے ؟

ماریس : معلوم نہیں حضور ! یہ کارڈ دیا ہے -

ڈومین : (پڑھتا ہے) پروفیسر ولیم گلوری - سینٹ ٹرائیڈز وائیڈز آکس برج - انھیں اندر بلا لو -

ماریس : (دروازہ کھول کر) تشریف لائیے -

[ہیلینا گلوری داخل ہوتی ہے - ماریس جاتا ہے]

ڈومین : (کھڑے ہو کر) کیا ارشاد ہے ؟

ہیلینا : مسٹر ڈومین جنرل مینجر آپ ہی ہیں ؟

ڈومین : جی ہاں -

ہیلینا : میں یہاں آتے وقت...

ڈومین : آپ پروفیسر گلوری کا کارڈ لے کر آئی ہیں - ہمارے لیے یہ کافی ہے -

ہیلینا : پروفیسر گلوری میرے والد ہیں - میرا نام ہیلینا گلوری ہے -

Taj Tahir Foundation

ڈومین : مس گلوری ! ہمیں یہ بہت ہی کم نصیب ہوتا ہے کہ ہم...ہمارے ہاں...

ہیلینا : جی فرمائیے -

ڈومین : کہ کسی اتنے بڑے عالم کی لڑکی ہمیں ملاقات کا فخر بخشے- تشریف رکھیے نا- تم جاؤ سلاّ !

[سلاّ جاتی ہے]

(بیٹھ کر) ، جی ، تو میرے لائق کوئی خدمت ؟

ہیلینا : میں یہاں اس غرض سے آئی تھی...

ڈومین : کہ ہمارے کارخانے کو دیکھیں جہاں آدمی بنائے جاتے ہیں - یہاں سب اسی غرض سے آتے ہیں - دیکھ سکتی ہیں - ہمیں کوئی اعتراض نہیں !

ہیلینا : میرا خیال تھا کہ اس کی ممانعت ..

ڈومین : کارخانے کے اندر جانے کی ممانعت تو ضرور ہے ! لیکن جو آتا ہے کسی نہ کسی کے وسیلے سے آتا ہے - چناں چہ ہم... ہا ہا !

ہیلینا : تو کیا آپ سب کو دکھا دیتے ہیں ؟

ڈومین : صرف چند ایک چیزیں - مصنوعی آدمیوں کے بنانے کا عمل بہت پوشیدہ رکھا جاتا ہے -

ہیلینا : آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس سے مجھے کس قدر...

ڈومین : دل‌چسپی ہے ؛ آپ کہنے لگی تھیں - یورپ بھر میں اس کا چرچا ہے -

ہیلینا : آپ مجھے بات ختم کیوں نہیں کرنے دیتے؟

ڈومین : معافی چاہتا ہوں ! کیا آپ کو کچھ اور بھی کہنا تھا ؟

ہیلینا : میں صرف یہ پوچھنا چاہتی تھی...

ڈومین : کہ کیا آپ کو کارخانہ دیکھنے کی خاص طور پر

اجازت مل سکتی ہے یا نہیں ؟ کیوں نہیں !

ہیلینا : آپ نے کیسے بوجھ لیا ؟ میں یہی تو پوچھنا چاہتی تھی -

ڈومین : ہر ایک یہی چاہتا ہے - (کھڑے ہو کر) ہم آپ کو کئی چیزیں ایسی دکھا دیں گے جو اوروں کو نہیں دکھاتے - یہ ہمارے لیے خاص طور پر باعث فخر ہو گا کیوں کہ ... گویا ... آپ ... ہم...

ہیلینا : تھینک یو!

ڈومین : لیکن آپ کو وعدہ کرنا ہوگا کہ آپ کسی کے سامنے اس کے متعلق ایک لفظ بھی منہ سے ...

ہیلینا : (کھڑی ہو کر اپنا ہاتھ بڑھا دیتی ہے) میں وعدہ کرتی ہوں !

ڈومین : تھینک یو ! اپنا نقاب نہیں اٹھائیں گی آپ ؟

ہیلینا : ہاں ! آپ کو دیکھنا ہوگا کہ میں کون ہوں - تو آپ ...

ڈومین : کیا بات ہے ؟

ہیلینا : میرا ہاتھ چھوڑ دیجیے گا -

ڈومین : (ہاتھ چھوڑ کر) معاف کیجیے ، مجھے خیال نہ رہا تھا -

ہیلینا : (اپنا نقاب اٹھا کر) آپ دیکھنا چاہتے ہیں کہ میں کوئی جاسوس تو نہیں ہوں ! آپ بہت ہی احتیاط برتتے ہیں -

ڈومین : (اشتیاق سے اسے تکتا رہتا ہے) ہوں ! بے شک ... ہم ... اصل میں...

ہیلینا : آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ؟

ڈومین : واہ مس گلوری ! آپ کیسی باتیں کرتی ہیں ؟ مجھے تو

Taj Tahir Foundation

بلکہ بے انتہا خوشی ہوئی ہے ... آپ سفر میں تنہائی سے پریشان تو نہیں ہوئیں ؟

ہیلینا : وہ کیوں ؟

ڈومین : وہ اس لیے کہ آپ ... دیکھیے نا ... آپ کی عمر ہی کیا ہے ؟

ہیلینا : جی ! اب سیدھے کارخانہ دیکھنے نہ چلیں ؟

ڈومین : میرے خیال میں بائیس... ہے نا ؟

ہیلینا : بائیس کیا ؟

ڈومین : بائیس سال ۔

ہیلینا : اکیس ۔ آپ کیوں پوچھتے ہیں ؟

ڈومین : اس لیے کہ ... چوں کہ ... (جوش اشتیاق سے) ... آپ کچھ عرصہ یہاں ٹھہریں گی ؟ ہیں نا ؟

ہیلینا : یہ تو آپ پر منحصر ہے کہ آپ کارخانے میں مجھے کتنا کچھ دکھاتے ہیں !

ڈومین : کارخانے کو چھوڑیے مس گلوری ! میں سب کچھ آپ کو دکھا دوں گا ، سب کچھ ! آپ بیٹھ جائیے ۔ کیا آپ کو یہ بتاؤں کہ یہ ایجاد کیوں کر ہوئی ؟ اور کس نے کی ؟

ہیلینا : ضرور !

[بیٹھ جاتی ہے]

ڈومین : (لکھنے کی میز پر بیٹھ کر وارفتگی کے عالم میں ہیلینا کو دیکھتا ہے اور پھر جلدی سے داستان شروع کر دیتا ہے)

تو سنیے ۔ ۱۹۲۲ع کا واقعہ ہے کہ ایک مشہور فزیالوجی کا ماہر بڈھا راسم جو ان دنوں ابھی نوجوان

ہی تھا ، بحری جانوروں کا مطالعہ کرنے کے لیے اس دور دراز جزیرے میں وارد ہوا ، فل سٹاپ ۔ جب وہ یہاں پہنچا تو اس کے دماغ میں یہ خبط سمایا کہ علم کیمیا کے ذریعے سے مختلف دواؤں کو آپس میں ملا کر ایک ایسا مادہ بنایا جائے جو جان دار مادے یعنی پروٹوپلازم کی ہُو بہ ہُو نقل ہو ۔ آخرکار ایک دن اس نے ایک ایسا مرکّب تیار کر لیا جس کی خاصیتیں بالکل جان‌دار مادے کی سی تھیں ، گو اس کی کیمیاوی ترکیب پروٹوپلازم سے بہت مختلف تھی ۔ یہ واقعہ ۱۹۳۲ع کا ہے یعنی امریکہ کی دریافت کے پورے چار سو سال بعد ۔

ہیلینا : کیا یہ آپ کو سب زبانی یاد ہے ؟

ڈومین : جی ہاں ۔ مس گلوری ! میں فزیالوجی کا ماہر نہیں ۔ تو آگے سنیے گا ؟

ہیلینا : ضرور !

ڈومین : (بڑی متانت سے) اس دریافت کے بعد مس گلوری بڈھے راسم نے اپنی ڈائری میں یہ الفاظ تحریر کیے :

" قدرت کو جان‌دار مادے کے بنانے کی صرف ایک ہی ترکیب معلوم ہے ۔ لیکن اس کے علاوہ ایک اور ترکیب بھی ہے جو قدرت کی ترکیب سے زیادہ سہل، زیادہ قابل عمل اور زیادہ زود اثر ہے اور جو قدرت کو آج تک نہیں سوجھی ! یہ دوسری ترکیب جس کے ذریعے جان دار مادہ پیدا کیا جا سکتا ہے ، آج میں نے دریافت کر لی ہے ۔"

مس گلوری ! ذرا آپ راسم کو یہ الفاظ لکھتے ہوئے

Taj Tahir Foundation

تصور کیجیے! تصور کیجیے کہ کس طرح وہ ٹسٹ ٹیوب لیے بیٹھا ہوگا اور سوچتا ہوگا کہ اس ٹسٹ ٹیوب میں سے زندگی کا درخت پیدا ہوگا ، اس سے تمام جانور پیدا ہوں گے جن کا سلسلہ ایک کیڑے سے شروع ہو کر رفتہ رفتہ انسان تک جا پہنچے گا ! مس گلوری ! وہ لمحہ ایک عظیم الشان لمحہ تھا ۔

ہیلینا : پھر ؟

ڈومین : اب راسم کے سامنے یہ مسئلہ تھا کہ اس زندگی کو کیوں کر ٹسٹ ٹیوب سے نکال کر جلد سے جلد ترقی اور نشو و نما دی جائے تا کہ اس سے اعضا اور ہڈیاں اور نسیں وغیرہ وغیرہ بننی شروع ہو جائیں اور ایسے کیٹالیٹکس ، اینزائمز ، اور ہارمونز وغیرہ دریافت کیے جائیں جو اس ترقی میں مدد دیں ! سمجھیں آپ ؟

ہیلینا : کچھ کچھ !

ڈومین : کچھ مضائقہ نہیں ۔ بس آپ اتنا سمجھ لیجیے کہ راسم اپنی دواؤں کے ذریعے جس طرح کا جان‌دار چاہتا ، پیدا کر سکتا تھا ۔ وہ چاہتا تو ایسا جانور بنا لیتا جس کا دماغ سقراط کا ہوتا ۔ چاہتا تو ایسا کیڑا بنا لیتا جس کا طول پچاس گز ہوتا ۔ زندہ دلی اسے چھو نہ گئی تھی ۔ دماغ میں یہی سمائی کہ کوئی ریڑھ کی ہڈی رکھنے والا جانور بنایا جائے جو موجودہ جانوروں سے ملتا جلتا ہو ۔ اس کے اس مصنوعی مادۂ حیات کی بے‌پناہ تمنا تھی کہ زندگی کی کوئی صورت اختیار کرے۔ سیے جانے یا کسی دوسری چیز سے ملائے جانے کی اسے پروا نہ تھی ۔ آپ کو ماننا ہوگا کہ یہ بات قدرتی البیومن

میں نہیں ہے ۔ بس اس طرح راسم نے بسم اللہ کر دی ۔

ہیلینا : کس بات کی ؟

ڈومین : قدرت کی نقل اتارنے پر کمر باندھ لی ۔ سب سے پہلے اس نے ایک مصنوعی کتّا بنانے کی کوشش کی ۔ اس میں اسے کئی سال لگ گئے ۔ کتّا تو نہ بنا ، ایک فاترالاعضا بچھڑا سا بن گیا جو چند ایک دن کے اندر ہی اندر مر گیا ۔ میں آپ کو عجائب خانے میں وہ کتّا دکھاؤں گا ۔ اس کے بعد بڈھے راسم نے انسان گھڑنا شروع کیا ۔ (توقف)

ہیلینا : اور یہ میں کسی سے نہ کہوں ؟

ڈومین : ہرگز نہیں !

ہیلینا : تو مجھے بڑا ہی افسوس ہے ! کیوں کہ سکولوں میں بچوں کو جو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں ، یہ سب حال تو آن میں بھی لکھا ہے ۔

ڈومین : (میز پر سے یک لخت اچکتا ہے اور آ کر ہیلینا کے پاس بیٹھ جاتا ہے) میں مانتا ہوں لیکن ان کتابوں میں یہ کہاں لکھا ہے کہ بڈھے راسم کا دماغ خراب تھا ۔ (اپنی پیشانی پر انگلی مارتا ہے) میں مذاق نہیں کر رہا ، مس گلوری ! لیکن آپ کو شاید یہ معلوم نہیں کہ وہ بڈھا خبطی سچ مچ کا انسان بنانا چاہتا تھا ۔ خدا کے لیے یہ کسی سے نہ کہیے ۔

ہیلینا : لیکن یہ انسان تو آپ بھی یہاں بناتے ہیں ۔

ڈومین : ہم تو صرف مصنوعی انسان بناتے ہیں ؛ بڈھا راسم سچ مچ کا انسان بنانے کی فکر میں تھا ۔ وہ چاہتا تھا کہ خدا کا کام اپنے ہاتھ میں لے لے ۔ انتہا درجے کا

Taj Tahir Foundation

ماده پرست تھا اور سائنس کے ذریعے قدرت کو شکست دینا چاہتا تھا ۔ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ دنیا پر یہ بات ثابت کر دے کہ خدا کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ۔ چناں چہ اس نے ہم آپ جیسے انسان بنانے کا مصمم ارادہ کر لیا ۔ آپ اناٹومی جانتی ہیں ؟

ہیلینا : بہت تھوڑی سی ۔

ڈومین : مجھے بھی کچھ زیادہ نہیں آتی ۔ ذرا خیال فرمائیے کہ انسان کے جسم میں جس قدر چیزیں موجود ہیں ، ان سب کو ہو بہ ہو ویسے ہی بنانا اور ان کو جوڑ کر سائنس کے ذریعے انسان کا پیدا کرنا ... یہ تھا بڈھے راسم کا خواب ! عجائب خانے میں چلیں گے تو میں آپ کو وہ ٹنڈ منڈ سا انسان دکھاؤں گا جو راسم نے دس بارہ سال کی محنت کے بعد تیار کیا ، اور جو صرف تین دن تک زندہ رہا ۔ جب بڈھا راسم یہاں تک پہنچ چکا تو اس کے بھتیجے کو جو خود ایک انجینیر تھا ، اس میں دل چسپی پیدا ہوئی ۔ مس گلوری ! چھوٹا راسم ایک حیرت انگیز انسان تھا ۔ جب چچا ایک اوٹ پٹانگ بے ہنگم سا انسان بنا کے رہ گیا تو چھوٹے راسم نے سوچا ، ایک انسان کے بنانے میں دس سال صرف کر دینا ، یہ کہاں کی عقل‌مندی ہے ! جتنی مدت قدرت ایک انسان کے پیدا کرنے میں لیتی ہے ، سائنس کے ذریعے اگر اس سے کم عرصے میں انسان تیار نہ ہو سکے تو ان سب خیال پیمائیوں کا فائدہ ہی کیا ہوا ۔ چناں چہ چھوٹے راسم نے اناٹومی سیکھنی شروع کی ۔

Taj Tahir Foundation

ہیلینا : اس بات کا تو کتابوں میں کہیں بھی ذکر نہیں ۔

ڈومین : (کھڑے ہو کر) سکول کی کتابوں میں تو محض اشتہار بازی ہوتی ہے ، اور وہ بھی بالکل فضول ۔ مثلاً ان میں لکھا ہے کہ روباٹ ایک بڈھے آدمی نے ایجاد کیے تھے ، لیکن یہ غلط ہے ! زندہ مشین ، عقل و فہم رکھنے والی مشین بنانے کا خیال سب سے پہلے چھوٹے راسم کو سوجھا تھا ۔ کتابوں میں جو لکھا ہے کہ چچا بھتیجے ، دونوں نے مل کر یہ حیرت انگیز ایجاد کی ، سب بکواس ہے ۔ ان کی آپس میں ہر وقت بجتا بجتی رہتی تھی ۔ بڈھا دہریہ صنعت و حرفت اور تجارت کی ضروریات سے بالکل ناواقف تھا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چھوٹے راسم نے اس کو ایک لیبارٹری کے اندر بند کر دیا جہاں وہ اپنے ہی جنون میں مشغول رہا ، اور چھوٹے راسم نے خود ایک انجینیر کے نقطۂ نظر سے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ۔ بڈھا راسم بہت چیختا چلاتا رہا اور مرنے سے پہلے ایک دو بے ہنگم جانور بنا کر چھوڑ گیا ۔ لیکن آخرکار ایک دن اپنی لیبارٹری کے اندر مرا ہوا پایا گیا ۔ یہ ہے اصل واقعہ !

ہیلینا : اور چھوٹے راسم نے کیا کیا ؟

ڈومین : اگر آپ اناٹومی پڑھیں تو آپ کو صاف معلوم ہوجائے گا کہ انسان کا جسم بہت ہی پیچیدہ ہے ۔ ایک اچھا انجینیر اگر از سر نو انسان کو بنائے تو اس سے زیادہ سیدھا سادا بنا سکتا ہے ۔ چناں چہ چھوٹے راسم نے اناٹومی کا اچھی طرح سے مطالعہ کیا ، یہ دیکھنے

کے لیے کہ انسان کے جسم میں کون سی چیزیں ایسی ہیں جو غیر ضروری ہیں اور جن کو آسانی کے ساتھ نظر انداز کیا جا سکتا ہے ۔ مختصر یہ کہ ... آپ اکتا تو نہیں گئیں ؟

ہیلینا : میں بہت ہی غور سے سن رہی ہوں ۔

ڈومین : چھوٹے راسم نے سوچا ، انسان ایک ایسا جانور ہے جو مثلاً خوشی محسوس کرتا ہے ، وائلن بجاتا ہے ، سیر کو جاتا ہے ؛ غرضیکہ کئی ایسی باتیں کرنا چاہتا ہے جن کا کچھ فائدہ معلوم نہیں ہوتا ۔

ہیلینا : واہ !

ڈومین : ذرا ٹھہریے ۔ یہ تمام باتیں ایک ایسے انسان میں بالکل غیر ضروری ہیں جس کا کام مثلاً کپڑا بننا ہو یا جس کا کام رقمیں جمع کرنا ہو ۔ کیا آپ وائلن بجاتی ہیں؟

ہیلینا : نہیں!

ڈومین : خیر ، بہ ہر حال ایک کام کرنے والی مشین کے لیے اس بات کی کیا ضرورت ہے کہ وہ وائلن بھی بجانا چاہے یا خوشی محسوس کرے ۔ اس کے علاوہ کئی اور باتیں ایسی ہیں جو اس کے لیے قطعاً غیر ضروری اور فضول ہیں ۔ مس گلوری ! جب ہم پٹرول کا ایک انجن بناتے ہیں تو اس کے ساتھ خوب صورت پھندنے لٹکانا یا اس پر کسی طرح کی آرائش کرنا بے فائدہ بات ہے ۔ مصنوعی مزدوروں کے بنانے میں اس اصول کو مد نظر رکھنا چاہیے اور ان کے بنانے کا عمل بہت ساد، ہونا چاہیے جس کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ

جو آدمی کام کاج کے لیے پیدا کریں ، وہ عملی نقطۂ نظر سے بہترین ہوں ۔ آپ کے خیال میں عملی نقطۂ نظر سے ایک بہترین مزدور کی کیا خوبی ہونی چاہیے ؟

ہیلینا : بہترین ؟ میرے خیال میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ دیانت‌دار اور محنتی ہو ۔

ڈومین : غلط ! سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بہت سستا پڑے ، اس کی ضروریات بہت کم ہوں ! چھوٹے راسم نے ایک مزدور ایجاد کیا جس کی ضروریات کم سے کم تھیں ۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ اس کو تمام آرائشوں اور زیبائشوں اور تکلفات سے خالی رکھا جائے ۔ چنانچہ چھوٹے راسم نے ایسی تمام چیزوں کو خارج کر دیا جن کا نتیجہ کام کی شکل میں ظاہر نہ ہو سکتا تھا ۔ اس طرح سے وہ تمام باتیں چھٹ گئیں جن کی وجہ سے انسان اس قدر مہنگا پڑتا تھا ۔ مختصر یہ کہ اس نے انسان کی جگہ روباٹ کو پیدا کیا ۔ مائی ڈیر مس گلوری ! روباٹ انسان نہیں ہیں ۔ انجینیری کے نقطۂ نظر سے ان کی ساخت ہم سے بدرجہا بہتر ہے ۔ ان کی عقل ہم سے زیادہ ہے لیکن ان میں روح نہیں ۔ کبھی آپ نے روباٹ کو کھول کر دیکھا ہے کہ وہ اندر سے کس قسم کا ہوتا ہے ؟

ہیلینا : توبہ توبہ !

ڈومین : بہت ستھرا بنا ہوا ، بہت سادہ ، اس کی ساخت کمال کی ہوتی ہے ، اس کے پرزے بہت تھوڑے سے ہوتے ہیں ، لیکن غضب کے بنے ہوئے ۔ ایک انجینیر کا بنایا ہوا کام سائنس کی آنکھ سے دیکھیے تو قدرت کی

Taj Tahir Foundation

دست کاری سے کہیں بڑھ کر ہے !

ہیلینا : قدرت کی دست کاری تو انسان ہے ۔

ڈومین : یہی تو ! قدرت تو جدید انجینیری کی طرف سے بالکل ہی کوری ہے ۔ آپ کو یقین نہ آئے گا لیکن یہ واقعہ ہے کہ راسم نے قدرت سے بھی ایک قدم آگے رکھنا چاہا ۔

ہیلینا : کیا مطلب ؟

ڈومین : اس نے مہا روباٹ بنانے شروع کر دیے ، دیو کے دیو، چار چار گز لمبے ! لیکن وہ رہ گئے ۔

ہیلینا : رہ گئے ؟

ڈومین : رہ گئے ! ان کے اعضا آپ ہی آپ ٹوٹ ٹوٹ کر گرجاتے تھے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا یہ کرۂ زمین دیوؤں کے لیے بہت چھوٹا ہے ۔ چناں چہ اب ہم معمولی قد و قامت کے روباٹ بناتے ہیں ۔ البتہ اتنا ہے کہ ان کا رنگ و روغن نہایت اعلیٰ درجے کا اور بالکل انسانوں کا سا ہوتا ہے ۔

ہیلینا : میں نے پہلے پہل روباٹ اپنے وطن میں دیکھے تھے ۔ میونسپل کمیٹی نے انھیں خریدا تھا ۔ میرا مطلب ہے کام کے لیے انھیں ملازم رکھا تھا ۔

ڈومین : مس گلوری ! خریدا ہی تھا درست ہے ۔ روباٹ بیچے اور خریدے ہی جاتے ہیں ۔

ہیلینا : وہ روباٹ خاک روبوں کی جگہ رکھے گئے تھے ۔ میں نے انھیں جھاڑو دیتے دیکھا ہے ۔ عجیب کھوئے کھوئے اور گم سم نظر آتے تھے ۔

ڈومین : آپ نے میری ٹائپسٹ کو دیکھا ہے ؟

ہیلینا : کچھ خاص خیال نہیں کیا ۔

ڈومین : (گھنٹی بجاتا ہے) بات یہ ہے کہ راسم یونیورسل روباٹس فیکٹری ایک ہی نمونے کے روباٹ نہیں بناتی ، ہمارے ہاں دو قسم کا مال بنتا ہے ، ایک گھٹیا اور ایک ’بڑھیا‘ ۔ ’بڑھیا‘ قسم کے روباٹ کوئی بیس ایک سال تک زندہ رہتے ہیں ۔

ہیلینا : پھر وہ مر جاتے ہیں ؟

ڈومین : ہاں گھس کر بے کار ہو جاتے ہیں ۔

[سلّا داخل ہوتی ہے]

یہاں آؤ سلّا ! مس گلوری تمھیں دیکھنا چاہتی ہیں ۔

ہیلینا : (کھڑی ہو کر مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھا دیتی ہے) مزاج اچھے ہیں ؟ تم تو اس سنسان جزیرے میں بہت ہی اکتائی رہتی ہوگی ؟

سلّا : پتا نہیں مس گلوری ! بیٹھ جائیے ۔

ہیلینا : (بیٹھ کر) تمھارا وطن کہاں ہے ؟

سلّا : وہ رہا ۔ میں اس کارخانے سے آئی ہوں ۔

ہیلینا : اچھا تم وہاں پیدا ہوئی تھیں ؟

سلّا : جی ! میں یہیں بنی تھی ۔

ہیلینا : (اچک کر کھڑی ہو جاتی ہے) بنی تھی ؟

ڈومین : (ہنس کر) سلّا تو روباٹ ہے ۔

ہیلینا : معاف کرنا ، مجھے معلوم نہ تھا !

ڈومین : (سلّا کے شانے پر ہاتھ رکھ کر) سلّا ناراض تو نہیں ۔ ملاحظہ فرمائیے ، مس گلوری ! ہم جلد کیسی اچھی بناتے ہیں ۔ چہرے پر ہاتھ پھیریے ۔

ہیلینا : نہیں ، نہیں ، نہیں !

Taj Tahir Foundation

ڈوسین : انسان اور اس میں کچھ فرق معلوم ہوتا ہے ؟ سلّا ! ادھر مڑو ۔

ہیلینا : جانے دیجیے ۔ جانے دیجیے ۔

ڈوسین : سلا ! مس گلوری سے باتیں کرو ۔ یہ بڑی معزز خاتون ہیں ۔

سلّا : بیٹھ جائیے ۔ (دونوں بیٹھ جاتی ہیں) کہیے سمندر کا سفر اچھا خوش گوار رہا ؟

ہیلینا : ہاں ہاں ، نہایت اچھا !

سلّا : مس گلوری ! آپ ایمیلیا جہاز پر واپس نہ جائیے ۔ بیرومیٹر کا پارہ گر رہا ہے ۔ آپ پنسلوینیا جہاز کا انتظار کیجیے ۔ وہ بہت اچھا اور بڑا جہاز ہے ۔

ڈوسین : کیا رفتار ہے اس کی ؟

سلّا : بیس ناٹس فی گھنٹہ ، بارہ ہزار ٹن ۔ مس گلوری ! نئے نمونے کا جہاز ہے ۔

ہیلینا : تھ .. تھینک یو!

سلّا : اسّی ملّاح ہیں ۔ کپتان کا نام ہارپی ہے ۔ آٹھ بوائلر ہیں...

ڈوسین : بس ، بس ، بس ۔ اب ذرا اپنی فرانسیسی سناؤ انہیں ۔

ہیلینا : تم فرانسیسی جانتی ہو ؟

سلّا : میں چار زبانیں جانتی ہوں اور چاروں لکھ بھی سکتی ہوں ۔ ڈیر سر ! موسیو ! گیرٹر ہتیر ! ای موسترے سنیور !

ہیلینا : (یک لخت کھڑے ہو کر) کیا واہیات ہے ! سلّا روباٹ نہیں ہے ۔ سلّا تو مجھ جیسی لڑکی ہے ۔ سلاّ ! تم بڑی شریر ہو ۔ تم ان کے ساتھ مل کر مجھے

بنا رہی ہو ۔

سلّا : میں روباٹ ہوں !

ہیلینا : نہیں نہیں ، تم جھوٹ بول رہی ہو ۔ او سلاّ ! مجھے معاف کر دو ۔ میں جانتی ہوں کہ تم ان کے کہنے سے مجبور ہو کر محض اشتہار بازی کی خاطر یوں بن رہی ہو ۔ سلّا ! تم مجھ سی ہی لڑکی ہو نا ؟ سچ سچ بتاؤ ۔

ڈوسین : مس گلوری ! مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سلّا روباٹ ہے ۔

ہیلینا : آپ جھوٹ بول رہے ہیں ۔

ڈوسین : میں جھوٹ بول رہا ہوں ؟ (گھنٹی بجاتا ہے) تو مس گلوری ! آپ کو قائل کرنا ہی پڑے گا !

[ماریس داخل ہوتا ہے]

ڈوسین : ماریس ! سلّا کو ٹیسٹنگ روم میں لے جاؤ اور اس کے سب پرزے کھلوا دو ، ایک دم !

ہیلینا : کہاں ، کہاں ؟

ڈوسین : ٹیسٹنگ روم میں ۔ جب اس کو وہاں کھول چکیں گے تو آپ خود جا کر دیکھ لیجیے گا ۔

ہیلینا : میں تو کبھی نہ جاؤں ۔

ڈوسین : تو پھر یونہی آپ مجھے جھوٹا بنا رہی تھیں ؟

ہیلینا : تو اپنے آپ کو سچّا ثابت کرنے کے لیے آپ اسے مروا کر رہیے گا ؟

ڈوسین : ایک مشین کو مار ڈالنا کیا مطلب ؟

ہیلینا : (سلّا کو گلے لگا کر) سلّا ! ڈرو مت ۔ میں تمھیں

Taj Tahir Foundation

ہرگز نہ جانے دوں گی ۔ کیوں بہن ! یہ تم پر یونہی ظلم کرتے رہتے ہیں ؟ تو تم چپ چپاتے سب کچھ کیوں سہہ لیتی ہو؟ تم ایسی بے بس کیوں بنی رہتی ہو ؟

سلّا : میں روباٹ ہوں ۔

ہیلینا : تو پھر کیا ہوا ! جیسے ہم ہیں ویسے ہی تم ہو۔ تمھیں یہ کیوں کر گوارا ہوگا کہ یہ تمھارے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں ؟

سلّا : کیوں نہیں !

ہیلینا : تو تمھیں موت سے ڈر نہیں لگتا ؟

سلّا : پتا نہیں ۔

ہیلینا : تمھیں معلوم ہے وہاں تمھارا کیا حشر ہوگا ؟

سلّا : ہاں ، میری حرکت بند ہو جائے گی ۔

ہیلینا : خدا کی پناہ !

ڈومین : ماریس ! مس گلوری کو بتاؤ کہ تم کون ہو۔

ماریس : میں روباٹ ماریس ہوں ۔

ڈومین : کیا تم سلّا کو ٹیسٹنگ روم میں لے جاؤ گے ؟

ماریس : جی !

ڈومین : تمھیں اس پر ترس آئے گا ؟

ماریس : پتا نہیں ۔

ڈومین : اس کا کیا حشر ہوگا ؟

ماریس : اس کی حرکت بند ہو جائے گی ۔ پھر اسے کوٹنے کی چکّی میں ڈال دیں گے ۔

ڈومین : اس کے معنی موت ہیں ، ماریس ! تمھیں موت سے ڈر نہیں لگتا ؟

ماریس : نہیں ۔

ڈومین : مس گلوری ! آپ نے دیکھ لیا کہ روباٹوں کو زندہ رہنے سے کچھ واسطہ نہیں ، اور ہو بھی کیوں ! یہ خوشی اور تفریح سے بالکل اجنبی ہیں ۔ یہ تو کنکر پتھر سے بھی گئے گزرے ہیں ۔

ہیلینا : خدا کے لیے بس کرو ! انھیں بھیج دیجیے ۔

ڈومین : ماریس ! سلّا ! بس جاؤ ۔

[سلّا اور ماریس جاتے ہیں]

ہیلینا : آپ لوگ بڑے بے درد ہیں ۔

ڈومین : بے درد کیوں ؟

ہیلینا : یہ بے دردی نہیں تو کیا ہے ؟

ڈومین : یہاں کھڑکی کے قریب آئیے ۔ کیا نظر آتا ہے ؟

ہیلینا : اینٹیں ڈھونے والے مزدور ۔

ڈومین : سب روباٹ ہیں ؛ ہمارے تمام مزدور روباٹ ہیں ۔ اور وہ پرے کو ، نظر آتا ہے کچھ ؟

ہیلینا : کوئی دفتر سا معلوم ہوتا ہے ۔

ڈومین : حساب کا دفتر ہے ۔ اس کے اندر...

ہیلینا : کلرک ہوں گے ۔ بہت سے کلرک ۔

ڈومین : روباٹ ہیں ۔ ہمارے جتنے بھی کلرک ہیں ، سب روباٹ ہیں ۔ جب آپ کارخانہ ملاحظہ فرمائیں گی...

[فیکٹری کے سائرن بجتے ہیں]

دوپہر ہوگئی ۔ روباٹوں کو کچھ معلوم نہیں کہ کب کام سے ہاتھ روکنا چاہیے ۔ دو گھنٹے بعد میں آپ کو گوندھنے کے حوض دکھاؤں گا ۔

Taj Tahir Foundation

ہیلینا : گوندھنے کے حوض کیسے ؟

ڈومین : (جیسے معمولی بات ہو) جیسا پیسنے کا کھرل ہوتا ہے ۔ ایک ایک حوض میں ہزار روباٹوں کے اجزا ایک بار ڈالے جاتے ہیں ۔ اس کے علاوہ بڑی بڑی دیگیں ہیں جن میں جگر ، دماغ وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں ۔ ہڈیاں بنانے کا کارخانہ جدا ہے ۔ ان کے بعد میں آپ کو کاتنے کی کل دکھاؤں گا ۔

ہیلینا : کاتنے کی کل کیسی ؟

ڈومین : جس میں نسیں اور رگیں کات کر تیار کی جاتی ہیں ۔ ایک بار کل چلتی ہے تو غذا کی میلوں لمبی انتڑیاں تیار کر کے رکھ دیتی ہے ۔ پھر پُرزے فِٹ کرنے کا شیڈ ہے ۔ وہاں ان تمام حصوں کو یوں جوڑا جاتا ہے جیسے موٹر کار کے پرزے جُڑتے ہیں ۔ اس کے بعد سُکھانے کی بھٹّی ہے ، اور پھر وہ گودام ہے جہاں نئے روباٹ کام میں مصروف ہو جاتے ہیں ۔

ہیلینا : خدا کی پناہ ! انھیں فوراً ہی کام میں مصروف ہوجانا ہوتا ہے ؟

ڈومین : بس جس طرح ہر نئی مشین بننے کے ساتھ ہی کام دینے لگتی ہے ، اسی طرح یہ بھی بنتے ہی کام دینے لگتے ہیں ۔ زندگی کے عادی ہو جاتے ہیں ، اندر سے جیسے مضبوط پڑ جاتے ہیں ۔ ہم بہت خفیف سی گنجائش قدرتی نشو و نما کے لیے بھی چھوڑتے ہیں ۔ اس دوران میں ان کی تربیت ہوتی رہتی ہے ۔

ہیلینا : وہ کیوں کر ہوتی ہے ؟

ڈومین : یوں سمجھیے جیسے سکول میں داخل ہوگئے ۔ بولنا ،

لکھنا اور گِننا سیکھتے ہیں ۔ ان کے حافظے بلا کے ہوتے ہیں ۔ اگر آپ ان کے سامنے انسائیکلوپیڈیا کی بیس جلدیں پڑھ ڈالیں تو لفظ بہ لفظ ساری کی ساری دُہرا دیں گے لیکن کوئی نئی بات یہ نہیں سوچ سکتے ۔ اس کے بعد اعلیٰ اور ناقص کو الگ الگ کر کے تقسیم کر دیا جاتا ہے ۔ ہر سو روباٹوں میں ایک خاص تعداد ایسی بنتی ہے جو ناقص ہوتی ہے ، جنھیں پھر کوٹنے کی چکّی میں ڈال دیا جاتا ہے ۔ انھیں چھوڑ کر روزانہ پندرہ ایک ہزار تیار ہو جاتے ہیں ۔ غرضیکہ یوں ہی سلسلہ چلتا رہتا ہے ۔ آئیے اب کوئی اور بات کریں ۔ لاکھوں روباٹوں کے درمیان یہاں ہم ایک مٹھی بھر انسان رہتے ہیں اور ان میں ایک عورت نہیں ۔ دن پہ دن آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں مگر ہم کارخانے کے ذکر کے سوا کوئی بات نہیں کرتے ۔ مس گلوری ! ایسا معلوم ہوتا ہے ، جیسے ہم کسی لعنت کا شکار ہو گئے ہیں !

ہیلینا : مجھے بہت ہی افسوس ہے کہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں ۔

[دروازے پر دستک]

ڈومین : آ جاؤ دوستو !

[بائیں ہاتھ کے دروازے سے مسٹر فیبری ، ڈاکٹر گال ، ڈاکٹر ہیلمین اور ایکوسٹ داخل ہوتے ہیں]

ڈاکٹر گال : معاف کیجیے گا ، ہم مخل تو نہیں ہوئے ؟

Taj Tahir Foundation

ڈومین : آؤ بھی ۔ مس گلوری ! یہ مسٹر الکوسٹ ، مسٹر فیبری، ڈاکٹر گال اور ڈاکٹر ہیلمین ہیں ۔ یہ پروفیسر گلوری کی صاحب زادی ہیں ۔

ہیلینا : (گھبرا سی جاتی ہے) مزاج شریف ؟

فیبری : ہمیں تو علم ہی نہ تھا ...

ڈاکٹر گال: زہے نصیب ! مجھے یقین ہے ...

الکوسٹ : خوش آمدید ، مس گلوری !

[برمن دائیں دروازے سے جلدی جلدی قدم اٹھائے آتا ہے]

برمن : ہیلو ! کیا قصہ ہے ؟

ڈومین : برمن ! یہاں آؤ ۔ مس گلوری ! یہ مسٹر برمن ہیں ۔ یہ پروفیسر گلوری کی صاحب زادی ہیں ۔

ہیلینا : آپ سے مل کر دلی مسرت ہوئی ۔

برمن : ہماری تو بہت ہی خوش نصیبی ہے ۔ مس گلوری ! ہم اخباروں کو ایک کیبل گرام بھیج دیں جس میں آپ کی... ؟

ہیلینا : نہیں نہیں ! براہ نوازش یہ نہ کیجیے گا ۔

ڈومین : مس گلوری ! آپ تشریف رکھیے نا ۔

برمن : اجازت دیجیے کہ ...

ڈاکٹر گال: (آرام کرسی کھینچتے ہوئے) مہربانی سے ...

فیبری : معاف کیجیے گا ، مگر ...

الکوسٹ: آپ کا سمندر کا سفر کیسا رہا ؟

ڈاکٹر گال: آپ یہاں عرصے تک قیام فرمائیں گی ؟

فیبری : مس گلوری ! کارخانے کے متعلق آپ نے کیا رائے قائم کی ہے ؟

ہیلمین : آپ امیلیا جہاز پر تشریف لائی ہیں ؟

ڈومین : چپ ! مس گلوری کو بات کرنے دو ۔

ہیلینا : (ڈومین سے) میں کیا بات کروں ان سے ؟

ڈومین : جو جی چاہے !

ہیلینا : تو پھر سچ سچ کہوں ؟

ڈومین : بے شک ۔ تامل کیوں !

ہیلینا : (تامل کرتی ہے مگر پھر ہرچہ بادا باد سوچ کر تُل ہی جاتی ہے) مجھے یہ بتاؤ کہ اس طرح کے سلوک کیے جانے سے تمہارا دل کبھی نہیں دُکھتا ؟

فیبری : سلوک سے ؟ کس کے سلوک سے ؟

ہیلینا : ہر ایک کے ۔

[سب حیرانی کے عالم میں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں]

الکوسٹ : سلوک سے ؟

ڈاکٹر گال: یہ خیال آپ کو کیوں آیا ؟

ہیلمین : سلوک سے !

برمن : ارے واہ !

ہیلینا : تمہارا جی کبھی یہ نہیں چاہتا کہ تم اس سے بہتر زندگی گزار سکتے ؟

ڈاکٹر گال: مس گلوری ! یہ تو بہت کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ 'بہتر' سے آپ کی کیا مراد ہے ؟

ہیلینا : میرے دل میں یہ ہے (پھٹ پڑتی ہے) کہ یہ بے دردی ہے ، سنگدلی ہے ۔ تمام یورپ میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ تم سے سلوک کس طرح کا کیا جا رہا ہے ۔ اسی لیے میں یہاں آئی کہ خود دیکھوں ۔ جیسا سلوک میں سمجھتی تھی تم سے ہو رہا ہے ، اس سے ہزار گُنا

Taj Tahir Foundation

بدتر نکلا ۔ تم یہ سب کچھ سہہ کیوں کر لیتے ہو ؟

الکوسٹ : کیا سہہ لیتے ہیں ؟

ہیلینا : اپنی زندگی کی یہ صورت ۔ خدا کی پناہ ! تم بھی ہم ہی جیسے ، تمام یورپ جیسے ، تمام دنیا کے لوگوں جیسے جیتے جاگتے انسان ہو ۔ یہ ظلم ہے ! شرم‌ناک ہے !

برمن : مس گلوری ! آپ کیا فرما رہی ہیں ؟

فیبری : سچ تو کہتی ہیں ۔ ہم یہاں آخر 'ریڈ انڈینز' ہی کی طرح تو رہتے ہیں ۔

ہیلینا : ریڈ انڈینز سے بھی بری طرح ! کیا...اوہ...میں تمھیں بھائی کہہ لوں ؟

برمن : کیوں نہیں ! بڑے شوق سے ۔

ہیلینا : بھائیو ! میں یہاں پروفیسر گلوری کی بیٹی کی حیثیت سے نہیں آئی ۔ میں ہیومینٹی لیگ کی نمائندہ بن کر آئی ہوں ۔ بھائیو! ہیومینٹی لیگ کے اب تک دو لاکھ ممبر بن چکے ہیں ۔ دو لاکھ انسان تمھارے طرف دار ہیں اور تمھاری امداد پر آمادہ ہیں ۔

برمن : دو لاکھ انسان ! مس گلوری ! یہ تو خاصی معقول تعداد ہے ۔

فیبری : تم سے کہا کرتا ہوں نا کہ اپنا یورپ پھر بے نظیر واقع ہوا ہے ۔ دیکھتے ہو ، اب تک ہمیں نہیں بھلایا ؛ ہماری امداد پر آمادہ ہیں ۔

ڈاکٹر گال : کیسی امداد ؟ کوئی تھیٹر یہاں بھیجیں گے ؟

ہیلمین : یا کوئی آرکسٹرا ؟

ہیلینا : اس سے بھی زیادہ ۔

الکوسٹ : یعنی آپ کو ؟

ہیلینا : میری کیا فکر ہے ! جب تک ضروری ہوا ، یہاں ٹھہری رہوں گی ۔

برمن : سچ مچ نہایت ہی مبارک ارادہ ہے ۔

الکوسٹ : ڈومین ! میں جا کر بہترین کمرہ مس گلوری کے قیام کے لیے تیار کراتا ہوں ۔

ڈومین : ٹھہرو ! میرا خیال ہے کہ ... کہ مس گلوری اپنی بات ختم نہیں کرنے پائیں ۔

ہیلینا : بے شک میں ختم نہیں کرنے پائی ۔ تم زبردستی مجھے خاموش کر دو تو جدا بات ہے ۔

ڈاکٹر گال : ہیری ! خبردار ۔

ہیلینا : نوازش ! مجھے معلوم تھا تم میری حفاظت کرو گے ۔

ڈومین : معاف کیجیے گا مس گلوری ! مگر میرا خیال ہے کہ آپ دل میں یہ سمجھے بیٹھی ہیں کہ آپ روباٹوں سے گفتگو کر رہی ہیں ۔

ہیلینا : (چونک کر) اور نہیں تو کیا !

ڈومین : مجھے افسوس ہے کہ یہ حضرات بالکل میری آپ کی طرح ، تمام یورپ کے لوگوں کی طرح انسان ہیں ۔

ہیلینا : (دوسروں سے) آپ روباٹ نہیں ؟

برمن : (ہنسی روکتے ہوئے) خدا نہ کرے !

ہیلمین : (وقار سے) لاحول ولا ! روباٹ ، خوب !

ڈاکٹر گال : (ہنستے ہوئے) جی نہیں ۔ آپ کی نوازش !

ہیلینا : لیکن...

فیبری : مس گلوری ! میں قسمیہ عرض کرتا ہوں کہ ہم روباٹ نہیں ہیں ۔

Taj Tahir Foundation

ہیلینا : (ڈومین سے) تو آپ نے مجھے کیوں کہا تھا کہ آپ کے تمام کام کرنے والے روباٹ ہیں ؟

ڈومین : صرف کلرک ۔ لیکن مینجر تو نہیں نا ۔ مجھے تعارف کرانے کی اجازت بخشیے۔ یہ فیبری ہیں ، راسمز یونیورسل روباٹس کے چیف انجینیر ؛ یہ ڈاکٹر گال ہیں ، فزیالوجی ڈیپارٹمنٹ کے افسر اعلیٰ ؛ ڈاکٹر ہیلمین ، نفسیات کے افسر اعلیٰ ، روباٹس کے معلم ؛ جیکب برمن ، جنرل بزنس مینجر اور الکوسٹ ، راسمز یونیورسل روباٹس کارخانے کے داروغہ ۔

ہیلینا : حضرات ! مجھے معاف کیجیے گا کہ میں... کہ مجھ سے... مجھ سے بہت بڑی حماقت سر زد ہوئی ہے ۔

الکوسٹ : مس گلوری ! ہرگز نہیں ۔ قطعاً نہیں ۔ آپ تشریف رکھیے ۔

ہیلینا : (بیٹھ کر) میں بہت ہی احمق ہوں ۔ اگلے جہاز سے مجھے رخصت کر دیجیے ۔

ڈاکٹر گال : مس گلوری ! ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے ، یہ نہیں ہو سکتا ۔ آپ کو رخصت کیوں کر دیں ؟

ہیلینا : اس لیے کہ آپ جانتے ہیں ... اس لیے کہ میں یہاں رہی تو ... اس لیے کہ میں آپ کے روباٹوں کو بھڑکاؤں گی ۔

ڈومین : مائی ڈیر مس گلوری ! یہاں تقریباً ایک سو مشنری اور پادری آ چکے ہوں گے ۔ ہر جہاز سے کوئی نہ کوئی وارد ہو جاتا ہے ۔ مشنری ، انارکسٹ ، مکتی فوج کے طرح طرح کے لوگ ۔ حیرت ہوتی ہے کہ دنیا میں کتنے مذہبی فرقے ... اور معاف کیجیے گا آپ کی طرف

اشارہ نہیں ... اور کتنے احمق آباد ہیں !

ہیلینا : اور آپ انہیں روباٹوں سے گفتگو کر لینے دیتے ہیں ؟

ڈومین : کیوں نہیں ! اب تک ہم نے سب کو گفتگو کرنے دی ہے ۔ روباٹوں کو صرف ان کی باتیں یاد رہ جاتی ہیں اور بس ! جو کچھ لوگ ان سے کہتے ہیں ، اسے سن کر وہ ہنستے تک نہیں ۔ واقعی یقین نہ آنے کی بات ہے ۔ آپ کو شوق ہے ، مس گلوری ! تو میں آپ کو روباٹوں کے گودام میں لے چلوں گا ۔ اس میں تین لاکھ کے لگ بھگ روباٹ تیار رکھے ہیں ۔

برمن : تین لاکھ سینتالیس ہزار ۔

ڈومین : تھینک یو برمن ! آپ کا جو جی چاہتا ہو ، انہیں کہیے ، انہیں بائیبل سنائیے ، ان کے سامنے لوگرتھم دہرائیے ، جو آپ کی خوشی ہو کیجیے ؛ جی چاہے تو انسانی حقوق پر بھی وعظ کہہ ڈالیے ۔

ہیلینا : میرا خیال تھا ... یعنی اگر آپ ان سے کسی قدر محبت سے پیش آئیں تو ...

فیبری : مس گلوری ! یہ نا ممکن ہے ۔ وہ انسان سے بے حد مختلف ہیں ۔

ہیلینا : تو پھر آپ انہیں بناتے کیوں ہیں ؟

برمن : ہا ہا ! ہا ہا ! خوب ! روباٹ بنائے کیوں جاتے ہیں ؟

فیبری : مس گلوری ! کام کرنے کی غرض سے ۔ ایک روباٹ اڑھائی مزدوروں کے برابر کام کر سکتا ہے ۔ مس گلوری ! انسانی مشین بے حد ناقص تھی ۔ دیر یا سویر ایسا وقت آنا ضروری تھا کہ اسے رد کر دیا جاتا ۔

Taj Tahir Foundation

برمن : بہت مہنگی بھی پڑتی تھی -

فیبری : کام نہ دیتی تھی - اس سے جدید انجینیرنگ کی ضروریات پوری نہ ہوتی تھیں - مزدوری کی جدید ضروریات کچھ کی کچھ ہو گئی ہیں - لیکن نیچر کے طور طریقے وہی دقیانوسی ہیں - فنی نقطۂ نظر سے سارے کا سارا بچپن بے معنی ہے - کس قدر وقت ضائع ہو جاتا ہے اور پھر...

ہیلینا : خدا کے لیے بس کیجیے !

فیبری : معافی چاہتا ہوں - لیکن مہربانی سے یہ تو بتائیے کہ آپ کی لیگ ... اس ... اس ہیومینٹی لیگ کا اصل مقصد کیا ہے ؟

ہیلینا : اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ یہ... کہ یہ روباٹس کے حقوق کا تحفظ کرے اور ... اور ... اُن سے بہتر سلوک ہونے کے لیے پختہ یقینی انتظامات کر دے -

فیبری : مقصد تو بہت اچھا ہے - ہر مشین سے مناسب طریق پر کام لینا بے حد ضروری ہے - واللہ ! یہ مقصد مجھے دل سے پسند ہے - ٹوٹی پھوٹی اور گھسی پسی چیزیں مجھے بہت بری لگتی ہیں - مس گلوری ! آپ مہربانی فرما کر ہم سب کے نام لیگ میں چندہ دینے والے ، دلچسپی لینے والے اور اس کی بنیاد رکھنے والے ممبروں کے طور پر درج کرلیجیے -

ہیلینا : نہیں آپ میرا مطلب نہیں سمجھے - ہمارا اصل مقصد یہ ہے کہ ... کہ ہم روباٹس کو آزاد کرائیں -

ہیلمین : اس کا کیا طریقہ سوچا ہے ؟

ہیلینا : وہ بھی ...... ان سے بھی انسانوں کا سا سلوک

ہوا کرے -

ہیلمین : اخاہ ! یعنی وہ بھی ووٹ دیں ؟ بیئر پیا کریں ؟ ہم سے کام لیا کریں ؟

ہیلینا : وہ کیوں ووٹ نہ دیں ؟

ہیلمین : اور انھیں مزدوری بھی ملا کرے ؟

ہیلینا : بے شک !

ہیلمین : خوب کہی - اور بھلا وہ مزدوری کے ان روپوں کا کریں کیا ؟

ہیلینا : جس چیز کی ضرورت ہو ... جو جی چاہے ... اپنے لیے خریدیں -

ہیلمین : مس گلوری ! یوں ہوتا تو بہت اچھی بات تھی - لیکن اس کا کیا علاج کہ روباٹ کا کسی چیز کو جی نہیں چاہتا - آپ کا جی چاہے ، انھیں اناناس کھلائیے ، جی چاہے بھوسا کھلائیے ، ان کے لیے ایک ہی بات ہے - انھیں بھوک ہی نہیں لگتی - مس گلوری ! انھیں کسی چیز کا شوق نہیں - یعنی اور تو اور آج تک کسی نے کسی روباٹ کو مسکراتے بھی نہیں دیکھا -

ہیلینا : تو ...... آپ انھیں خوش کرنے کی صورت کیوں پیدا نہیں کرتے ؟

ہیلمین : مس گلوری ! بے نتیجہ کوشش ہے - وہ ہیں جو محض روباٹ -

ہیلینا : لیکن ان میں سمجھ جو اتنی بہت ہے -

ہیلمین : سمجھ نہیں ، ان میں صلاحیت ہے - بے حد صلاحیت ہے - اس کے سوا ان میں کچھ بھی نہیں - ان میں اپنی قوت ارادی ذرا سی بھی نہیں ، جذبات نہیں ، روح نہیں !

Taj Tahir Foundation

ہیلینا : وہ محبت نہیں کرسکتے ؟ ان میں مقابلے کی خواہش نہیں پیدا ہوتی ؟

ہیلمین : بالکل نہیں ! روباٹ محبت نہیں کرتے ۔ آپس میں بھی محبت نہیں کرتے ۔ باقی رہی مقابلے کی خواہش ، وہ بھی نہیں پائی جاتی ۔ البتہ شاذ و نادر ... کبھی کبھار ...

ہیلینا : کیا ؟

ہیلمین : کوئی خاص بات نہیں ۔ کبھی کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ان کا دماغ چل نکلا ہے ۔ ان پر مِرگی کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے ۔ ہم اسے روباٹی بیماری کہتے ہیں ۔ ایسی حالت میں جو اوزار ہاتھ میں ہوں نیچے پٹخ دیتے ہیں ، ساکت کھڑے ہو جاتے ہیں ، اور دانت پیسنے لگتے ہیں ۔ چناں چہ انھیں کوٹنے کی بھٹی میں بھیج دینا پڑتا ہے ۔ وجہ ظاہر ہے کہ کل میں کوئی پرزہ ٹوٹ جاتا ہے ۔

ڈومین : بناوٹ میں کوئی خامی رہ جاتی ہے ۔ اس کا تدارک کرنا پڑے گا ۔

ہیلینا : نہیں نہیں ، یہ اس بات کی نشانی ہے کہ ان میں روح ہوتی ہے ۔

فیبری : آپ کا خیال ہے کہ روح پہلے پہل دانت پسوا کر اپنا اظہار کرتی ہے ؟

ہیلینا : کیا کہا جا سکتا ہے ۔ ممکن ہے کہ یہ حرکت بغاوت کے آثار میں سے ہو ۔ ممکن ہے یہ محض اس امر کا ظہور ہو کہ ان کے دل میں کوئی کشمکش ہو رہی ہے ۔ کاش آپ ان میں ایسی روح پھونک سکتے!

ڈومین : مس گلوری ! اس کا علاج کر دیا جائے گا ۔ ڈاکٹر گال

انھی دنوں بعض تجربات کر رہے ہیں جن کے ذریعے ...

ڈاکٹر گال: ڈومین ! وہ تجربات اس امر کے متعلق نہیں ہیں ۔ مجھے اس وقت غیر علمی اصطلاح استعمال کرنی ہوگی ۔ میں ان دنوں ان میں دکھ کی نسیں پیدا کر رہا ہوں ۔

ہیلینا : دکھ کی نسیں ؟

ڈاکٹر گال: جی ہاں ! روباٹوں کو کسی قسم کا جسمانی دکھ نہیں ہوتا ۔ اصل میں چھوٹے راسم نے ان میں بہت ہی تھوڑی نسیں ڈالی تھیں ۔ چناں چہ ان پر کسی چیز کا اثر نہیں ہوسکتا ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان میں ایسی صلاحیت پیدا کی جائے کہ انھیں دکھ پہنچ سکے۔

ہیلینا : آپ ... آپ ان میں روح کیوں نہیں پیدا کرتے ؟ انھیں دکھ پہنچانا کیوں چاہتے ہیں ؟

ڈاکٹر گال: مس گلوری ! اس کی وجوہ کا تعلق صنعت و حرفت سے ہے ۔ بعض اوقات ایک روباٹ محض اس وجہ سے اپنے آپ کو نقصان پہنچا بیٹھتا ہے کہ نقصان پہنچنے سے اسے کوئی دکھ نہیں ہوتا ۔ کسی مشین میں ہاتھ ڈال دیتا ہے تو انگلیاں کٹ جاتی ہیں ، سر ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے نزدیک یہ بات کچھ بھی نہیں ۔ ان میں صلاحیت ہونی چاہیے کہ انھیں دکھ پہنچ سکے ۔ اس طرح وہ آپ سے آپ دکھ سے محفوظ رہ سکیں گے ۔

ہیلینا : دکھ کا احساس پیدا ہو جانے سے وہ زیادہ خوش رہ سکیں گے ؟

ڈاکٹر گال: بلکہ اس کے برعکس صورت ہوگی ۔ لیکن فن کے نقطۂ نظر سے مکمل زیادہ ہو جائیں گے ۔

ہیلینا : آپ ان کے لیے روح کیوں نہیں پیدا کرتے ؟

Taj Tahir Foundation

ڈاکٹر گال: روح پیدا کرنا ہمارے بس میں نہیں !

فیبری : اس سے ہمیں کچھ حاصل نہ ہوگا ۔

برمن : اس سے خرچ بڑھ جائے گا ۔ خاتون عزیز ! آپ یہ بھی تو دیکھیے کہ ہم انھیں بناتے کتنے سستے داموں پر ہیں ۔ وردی سمیت ایک روباٹ پندرہ پونڈ میں پڑتا ہے ۔ آج سے پندرہ سال پہلے دو سو پونڈ کے حساب پڑتا تھا ۔ پانچ سال ہوئے ہم ان کے لیے کپڑا بازار سے خریدتے تھے ۔ آج ہمارا اپنا کپڑا بُننے کا کارخانہ ہے ۔ ہم اب کپڑا بھی دوسرے کارخانوں کی نسبت پانچ گنا سستا دساور کے لیے بھیجتے ہیں ۔ آپ مس گلوری ، فی گز کپڑا کس نرخ سے خریدتی ہیں ؟

ہیلینا : مجھے تو یاد ... واقعی ... بھول گیا ہے ۔

برمن : واہ وا ، واہ ! آپ ایک ہیومینٹی لیگ کی بانی ہیں ؟ مس گلوری ! کپڑا اب ایک تہائی قیمت پر ملتا ہے ۔ اب تمام قیمتیں پہلی قیمتوں کے مقابلے میں ایک تہائی رہ گئی ہیں اور اسی طرح برابر گرتی ، گرتی ، گرتی ، گرتی چلی جائیں گی ! سمجھیں ؟

ہیلینا : میں نہیں سمجھی ۔

برمن : یہ تو سیدھی سی بات ہے ۔ وجہ صرف یہ ہے کہ مزدوری کی شرح اجرت گر گئی ہے ۔ روباٹ غذا وغیرہ سمیت فی گھنٹہ تین اور چار پنس کے حساب پڑتا ہے ۔ اگر تمام کارخانوں نے اپنا خرچ گھٹانے کے لیے روباٹ نہ خریدے تو دیوالیے ہو جائیں گے ۔

ہیلینا : ٹھیک ، اور انھیں اپنے مزدور موقوف کر دینے ہوں گے ۔

برمن : ہا ہا ! بے شک ۔ لیکن لطف یہ ہے کہ اس دوران

میں ہم نے پانچ ہزار گرم موسم میں کام کرنے کے قابل روباٹ بنا کر ارجنٹائین کے میدانوں میں کاشت کی غرض سے بھیج دیے ہیں ۔ آپ مجھے بتائیں گی کہ آپ ایک روٹی کی کیا قیمت ادا کرتی ہیں ؟

ہیلینا : مجھے خیال نہیں ۔

برمن : تو میں بتاتا ہوں ۔ اپنے یورپ میں روٹی دو پنس میں ملتی ہے لیکن آپ کو علم ہے کہ یہ روٹی ہماری ہے؟ دو دو پنس میں روٹی بِک رہی ہے اور ہیومینٹی لیگ کو اس کی خبر تک نہیں ۔ ہا ہا ! مس گلوری ! آپ کو ذرا خیال نہیں کہ یہ بہت گراں ہے ۔ پانچ سال تک میں دعوے سے کہتا ہوں...

ہیلینا : کیا ؟

برمن : ہر چیز کی قیمت اس کے دسویں حصے سے بھی کم ہو جائے گی ۔ پانچ سال میں تو ہم غلّے اور تمام دوسری چیزوں کے انباروں میں غرق ہو کر رہ جائیں گے ، ہاں ! اور دنیا کے مزدور بے کار ہو جائیں گے ۔

ڈومین : (کھڑے ہو کر) بے شک ، الکوسٹ ۔ بے شک ، مس گلوری ! لیکن دس سال میں راسم کے یونیورسل روباٹ اس قدر غلّہ ، اس قدر کپڑا ، اس قدر ہر چیز بنا ڈالیں گے کہ ہر شے تقریباً مفت مل سکے گی ۔ ہر شخص جتنا چاہے گا ، لے گا ۔ افلاس ختم ہو جائے گا ۔ ہاں ، بیکاری ہوگی لیکن کام کی ضرورت کیا رہے گی ؟ ہر کام زندہ مشینیں دیں گی ۔ روباٹ ہمارا پیٹ بھریں گے اور روباٹ ہمارا تن ڈھانکیں گے ؛ ہمارے لیے روباٹ اینٹیں گھڑیں گے اور مکان کھڑے کریں گے ؛ روباٹ

Taj Tahir Foundation

ہمارا حساب رکھیں گے اور ہمارا گھر صاف کریں گے۔ کوئی کام نہ ہوگا۔ ہر شخص تفکرات سے بیگانہ اور مزدوری کی تذلیل سے آزاد ہوگا۔ ہر شخص محض اس لیے جیے گا کہ اپنے آپ کو مکمل ترین انسان بنا سکے۔

ہیلینا: آپ کو یقین ہے؟

ڈومین: بے شک۔ یہ اٹل ہے۔ مس گلوری! ممکن ہے پہلے کچھ خوفناک واقعات ظہور میں آئیں لیکن ہم انھیں روک نہیں سکتے۔ لیکن اس کے بعد نہ انسان کے لیے انسان کی محتاجی رہے گی اور نہ مادے کی غلامی۔ روبوٹ ہوں گے جو فقیروں کے پیر دھوئیں گے اور ان کے گھر میں ان کا بستر بچھائیں گے۔ کوئی کاریگر نہ ہوگا، کوئی کلرک نہ رہے گا۔ نہ کسی کو کانوں میں کوئلہ کھودنا ہوگا، نہ دوسروں کی مشینوں کو درست کرنا ہوگا۔

الکوسٹ: ڈومین! ڈومین! جو کچھ تم کہہ رہے ہو یہ جنت کا نقشہ ہے۔ لیکن ڈومین! خدمت میں ایک رفعت ہے۔ انکسار میں ایک عظمت ہے۔ آہ، ہیری! محنت اور تھکان میں ایک قسم کی نیکی پوشیدہ ہے۔

ڈومین: ممکن ہے ہو۔ لیکن جب ہم آدم کی دنیا ہی کو بدل ڈالیں گے تو یہ نہیں سوچ سکتے کہ ہم نے کیا کھو ڈالا؟

ہیلینا: تم نے مجھے بھونچکا سا کردیا ہے۔ میں پگلی ہوں۔ جی چاہتا ہے، جو کچھ تم نے کہا ہے، اسے سچ مان لوں۔

ڈومین: مس گلوری! آپ ہم سے کم عمر ہیں۔ آپ ان حالات کو اپنی زندگی میں دیکھ سکیں گی۔

ہیلمین: واقعی! میرا خیال ہے، مس گلوری لنچ ہمارے ساتھ کھا سکیں گی۔

ڈاکٹر گال: ضرور۔ ڈومین! تم ہم سب کی طرف سے درخواست کرو۔

ڈومین: مس گلوری! آپ ہماری عزت افزائی فرمائیں گی؟

ہیلینا: آپ کی بہت ہی مہربانی مگر...

فیبری: لیگ آف ہیومینٹی کی نمائندگی کرنے کے لیے، مس گلوری!

برمن: اور اس کے اعزاز میں۔

فیبری: بہت ٹھیک۔ مس گلوری! پانچ منٹ کے لیے مجھے اجازت دیجیے۔

ڈاکٹر گال: اور مجھے۔

ہیلمین: اور مجھے تو خیال ہی نہ رہا تھا۔

[ڈومین کے سوا باقی سب لپک کر باہر جاتے ہیں]

ہیلینا: یہ سب کہاں چل دیے؟

ڈومین: کھانا پکانے کے لیے، مس گلوری!

ہیلینا: کھانا پکانے؟

ڈومین: لنچ، مس گلوری! ہمارا کھانا روبوٹ پکاتے ہیں، لیکن ... لیکن ... چونکہ ان میں ذائقے کی حس نہیں اس لیے بالکل ہی ... یعنی ... ہیلمین گرل بنانے میں کمال رکھتا ہے، گال سوس ایسا بناتا ہے کہ باید و شاید، اور برمن آملیٹ بنانے میں بڑا ماہر ہے۔

Taj Tahir Foundation

ہیلینا : یہ تو پر تکلّف ضیافت ہوگی مگر میں آپ سے کہنا چاہتی تھی ...

ڈومین : میں بھی آپ سے کچھ کہنا چاہتا تھا - ہاں (اپنی جیبی گھڑی میز پر رکھ کر) پانچ منٹ ہیں -

ہیلینا : آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ؟

ڈومین : معاف کیجیے ! پہلے آپ نے کچھ کہنے کا خیال ظاہر کیا تھا -

ہیلینا : بیہودہ سی بات ہے - بہ ہرحال آپ عورت روباٹ کیوں بناتے ہیں جب کہ...جب کہ... ؟

ڈومین : جب کہ ... اہم ... ان میں جنس کے کچھ معنی نہیں !

ہیلینا : ہاں -

ڈومین : اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک خاص حد تک ان کی بھی مانگ ہے - ملازمہ کے کام کے لیے ، دکان پر چیزیں بیچنے کے لیے ، کلرکی کے لیے ، لوگ عورتوں کو یہ کام کرتے دیکھنے کے عادی ہو چکے ہیں -

ہیلینا : لیکن یہ بتائیے کہ جو یہ روباٹ ہیں ، ان میں تو مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں، تو کیا وہ ایک دوسرے سے بالکل ہی ...

ڈومین : بالکل ہی بے تعلق ہیں ، مس گلوری ! ان کو ایک دوسرے کی خواہش ذرا نہیں ہوتی -

ہیلینا : بڑا ستم ہے !

ڈومین : وہ کیوں ؟

ہیلینا : یہ قدرت کی منشا کے خلاف ہے - یہ سوچ کر کبھی طبیعت کو نفرت ہوتی ہے ، کبھی گھن آتی ہے ، کبھی

ان پر...

ڈومین : ترس آتا ہے ؟

ہیلینا : ہاں ، سچ سچ ترس آتا ہے ! مگر پہلے یہ بتائیے کہ آپ مجھ سے کیا کہنا چاہتے تھے ؟

ڈومین : مس گلوری ! میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ آپ مجھ سے شادی کر سکتی ہیں ؟

ہیلینا : کیا ؟

ڈومین : آپ میری بیوی بن جائیں گی ؟

ہیلینا : ہرگز نہیں ! سوجھی بھی تو کیا ؟

ڈومین : (گھڑی دیکھتے ہوئے) باقی رہے تین منٹ ! اگر آپ نے مجھ سے شادی کرنا منظور نہ کیا تو آپ کو باقی پانچ میں سے کسی کے ساتھ شادی کرنی پڑے گی -

ہیلینا : کیوں آخر؟

ڈومین : اس لیے کہ یہ سب آپ سے باری باری یہی درخواست کرنے کو ہیں -

ہیلینا : انھیں اس کی جرأت کیوں کر ہو سکتی ہے ؟

ڈومین : مس گلوری ! کیا کیا جائے ، مجبوری ہے ! میرا خیال ہے کہ ان سب کو آپ سے عشق ہو گیا ہے ...

ہیلینا : مہربانی سے انھیں روک دیجیے ! میں ... میں ابھی رخصت ہوئی جاتی ہوں -

ڈومین : ہیلینا ! تم اتنا ظلم کیوں کر کر سکتی ہو کہ سب کو رد کر دو ؟

ہیلینا : مگر ... مگر میں چھ سے شادی کیوں کر کر سکتی ہوں ؟

ڈومین : مگر کسی ایک سے تو کر سکتی ہو ! مجھ سے نہیں

Taj Tahir Foundation

چاہتی تو فیبری سے کر لو ۔

ہیلینا : ہرگز نہیں !

ڈومین : ڈاکٹر گال سے ؟

ہیلینا : نہیں ! نہیں ! چپکے رہو ۔ مجھے تم میں سے کوئی پسند نہیں ہے ۔

ڈومین : باقی رہے دو منٹ ۔

ہیلینا : یہ کیا مصیبت ہے ! گویا جو عورت بھی یہاں آتی ، تم اس سے شادی کرنے پر تل جاتے ؟

ڈومین : ہیلینا ! یہاں بیسیوں عورتیں آ چکی ہیں ۔

ہیلینا : جوان ؟

ڈومین : ہاں !

ہیلینا : اور خوب‌صورت بھی ؟ میرا مطلب یہ نہ تھا کہ... آپ نے ان میں سے کسی ایک سے شادی کیوں نہ کر لی ؟

ڈومین : کیوں کہ ان میں سے کوئی مجھے دیوانہ نہ بنا سکی تھی...آج کے دن تک ! لیکن جوں ہی تم نے اپنے چہرے پر سے نقاب اٹھایا...

ہیلینا : مجھے معلوم ہے !

ڈومین : ایک منٹ اور گزر گیا ۔

ہیلینا : مگر میں کہتی جو ہوں میں شادی کرنا نہیں چاہتی !

ڈومین : (دونوں ہاتھ اس کے شانوں پر رکھ کر) ایک منٹ اور گزر گیا ۔ یا تو بگڑ کر مجھے ٹکا سا جواب دے دو ، پھر میں تمھیں کچھ نہ کہوں گا ، اور یا ...یا...

ہیلینا : تم بڑے گستاخ ہو !

ڈومین : پھر کیا ہوا ؟ مرد کو تھوڑا سا گستاخ ہونا ہی پڑتا ہے ؛ اس کے لیے گستاخ ہوئے بغیر چارہ نہیں !

ہیلینا : تم پاگل ہو !

ڈومین : ہیلینا ! مرد کے لیے تھوڑا سا جنون ضروری ہے ۔ یہی تو اس کا حسن ہے ۔

ہیلینا : تم......تم......کیا کہوں !

ڈومین : میں نے تم سے کیا کہا تھا ؟ تیار ہو ؟

ہیلینا : نہیں ، نہیں ! مجھے چھوڑ دو ۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے ۔

ڈومین : ہیلینا ! بس آخری لفظ ؟

ہیلینا : (احتجاج کے انداز میں) جب میں تم سے زیادہ واقف ہو جاؤں گی تو شاید...مجھے کچھ معلوم نہیں ! مجھے جانے دو ۔ مہربانی ہوگی ۔

[دروازے پر دستک]

ڈومین : (ہیلینا کو چھوڑ کر) آ جاؤ ۔

[برمن ، ڈاکٹر گال اور ہیلمین باورچی خانے کے زانوپوش باندھے داخل ہوتے ہیں ۔ فیبری کے ہاتھ میں ایک گلدستہ ہے ۔ الکوسٹ نے ایک زانوپوش بغل میں دبا رکھا ہے۔]

ڈومین : اپنا کام کر آئے ؟

برمن : (ستانت سے) ہاں ۔

ڈومین : ہم نے بھی کر لیا ! کم از کم میرا یہی خیال ہے ۔

پردہ

Taj Tahir Foundation

دوسرا ایکٹ

منظر ۔ ہیلینا کا ڈرائنگ روم ۔ بائیں ہاتھ ایک دروازہ جالی کا دوسرا موسیقی کے کمرے میں جانے کا ۔ دائیں ہاتھ ایک دروازہ ہیلینا کے سونے کے کمرے کو جاتا ہے ۔ سامنے کھڑکیاں ہیں جن سے سمندر اور بندرگاہ کا منظر دکھائی دیتا ہے ۔ ایک چھوٹی میز پر متفرق اشیا رکھی ہیں ۔ اس کے علاوہ ایک اور میز ہے ۔ نیز صوفہ اور کرسیاں اور خانے باہر نکل آنے والی الماری ۔ لکھنے پڑھنے کی میز اور ایک برقی لیمپ ۔ دائیں ہاتھ ایک آتش دان جس پر بجلی کے لیمپ رکھے ہیں ۔ تمام ڈرائنگ روم تزئین کی تفصیلوں میں جدید وضع اور خالص نسوانی انداز نمایاں نظر آتا ہے ۔

[پردہ اٹھتا ہے تو ڈومین کھڑا کھڑکی میں سے باہر دیکھ رہا ہے ۔ سوچ میں پڑا ہوا پستول باہر نکال لیتا ہے ۔ فیبری اور ہیلمین دستک دیتے ہیں اور بائیں ہاتھ کے دروازے سے داخل ہوتے ہیں ۔ انھوں نے پھول اور پھولوں کے گملے اٹھا رکھے ہیں ۔]

فیبری : یہ کہاں رکھیں ؟

ہیلمین : افوہ ! (جو کچھ اٹھا کر لایا ہے ، رکھ دیتا ہے اور دائیں ہاتھ کے دروازے کی طرف اشارہ کرتا ہے)

مسز ڈومین وہاں سو رہی ہیں ۔ اچھا ہے جتنی دیر بے خبری میں رہیں غنیمت ہے !

ڈومین : اسے بالکل کچھ معلوم نہیں ۔

فیبری : (پھولوں کو گلدانوں میں رکھتا ہے) خدا کرے کوئی واقعہ آج نہ ہو جائے !

ہیلمین : (پھول سنوارتے ہوئے) چپ بھی رہو ! تمھیں اور کوئی بات کرنے کو نہیں سوجھتی؟ دیکھو ہیری ! کیا خوش رنگ سائیکلامن ہیں ۔ ہے نا ؟ نئی قسم کا ہے اور ایجادِ بندہ ہے ۔ میں نے اس کا نام سائیکلامن ہیلینا رکھا ہے ۔

ڈومین : (کھڑکی میں سے باہر دیکھ رہا ہے) جہاز کے تو کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے ۔ خدا خیر کرے !

ہیلمین : خدا کے لیے چپ بھی رہو ۔ کہیں اس نے سن پایا تو ؟

ڈومین : بہر حال ، یہ شکر ہے کہ الٹیما جہاز تو وقت پر پہنچ گیا ۔

فیبری : (پھولوں کو چھوڑ کر) تمھارے خیال میں آج کچھ ... ؟

ڈومین : کیا کہا جا سکتا ہے ؟ پھول کتنے اچھے معلوم ہوتے ہیں !

ہیلمین : (اس کے قریب جا کر) تمھیں معلوم ہے ، یہ ابھی ابھی آگے ہیں ؟ اور یہ نئی قسم کی چنبیلی ہے ۔ اب میں نے جلد جلد پیوند لگانے کی ترکیب معلوم کرلی ہے ۔ اگلے سال تم دیکھنا کیسے کیسے پھول لگاؤں گا ۔

ڈومین : (مڑ کر) اگلے سال ؟ اگلا سال کون سا ؟

Taj Tahir Foundation

فیبری : مجھے تو یہ خدشہ ہے کہ خدا جانے ہاور میں کیا ہو رہا ہے ؟

ڈومین : چپ رہو !

ہیلینا : (دائیں ہاتھ اندر سے آواز دیتی ہے) ایما !

ڈومین : چلو اب یہاں سے ! (سب پنجوں کے بل چلتے ہوئے جالی کے دروازے سے باہر جاتے ہیں)

[ایما بائیں ہاتھ کے صدر دروازے سے داخل ہوتی ہے]

ہیلینا : (دائیں ہاتھ کے دروازے میں پشت کمرے کی طرف کیے کھڑی ہے) ایما ! یہاں آؤ ۔ یہ ہُک تو لگا دو ۔

ایما : آتی ہوں ۔ اٹھ گئیں آخر تم ؟ (ہیلینا کے لباس کے ہُک لگاتی ہے) خدا کی پناہ ! یہ تو وحشی ہیں کہیں کے !

ہیلینا : کون وحشی ہیں ؟

ایما : اب ذرا نچلی کھڑی رہو نا ، اور جو ادھر مڑنا ہی ہے تو شوق سے مڑ لو ۔ پر میں ہُک نہ لگاؤں گی ۔

ہیلینا : کیا ہوا تمھیں ؟

ایما : ہوا کیا ! بس انھی بے ایمان مرداروں سے ہول آتا ہے ، اور کیا ؟

ہیلینا : روباٹوں سے ؟

ایما : مجھے تو ان کا نام لیتے بھی ڈر لگتا ہے ۔

ہیلینا : کچھ اور بات ہوئی ہے کیا ؟

ایما : ایک اور کو مِرگی کا دورہ پڑا ۔ بُتوں کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا ، تصویروں کو چُور چُور کر ڈالا ، دانت پیسنے لگا ۔ منہ میں سے جھاگ نکلنے لگے ۔ وہ تو بالکل ہی دیوانہ ہو گیا ۔ توبہ ہے ! جانوروں سے

بھی بدتر !

ہیلینا : تھا کون ؟

ایما : کیا بتاؤں کون تھا ۔ اوٹ پٹانگ سے تو نام ہیں ان کے ، وہی جو لائبریری میں کام کرتا ہے ۔

ہیلینا : ریڈیس ؟

ایما : ہاں وہی ۔ میں تو ہر وقت سہمی رہتی ہوں ۔ مکڑی کو دیکھ کر بھی اتنا ہول نہیں آتا جتنا انھیں دیکھ کر آتا ہے ۔

ہیلینا : لیکن ایما ! عجیب بات ہے کہ تمھیں ان بیچاروں پر کبھی ترس نہیں آتا ؟

ایما : تو ایک میں ہی تو نہیں ، تم بھی ان سے ڈرتی ہو ! جانے کاہے کو مجھے یہاں لے آئیں تم ؟

ہیلینا : یقین مانو ، ایما ! مجھے ان سے ذرا خوف معلوم نہیں ہوتا ۔ میرا تو دل ہر وقت ان کے لیے کُڑھتا رہتا ہے ۔

ایما : خوف معلوم نہیں ہوتا ؟ یہ بھی کسی کے بس کی بات ہے ! انسان تو انسان ، کتّا بھی ان کے ہاتھ سے گوشت کی بوٹی تک تو لے کر کھاتا نہیں ۔ جب انھیں دیکھ پاتا ہے تو دم ٹانگوں میں دبا کر کراہنے لگتا ہے ۔

ہیلینا : اب کتّے میں عقل تھوڑا ہی ہوتی ہے !

ایما : ان سے تو پھر بھی بہتر ہے ۔ گھوڑا بھی ان کو دیکھ کر بدکنے لگتا ہے ۔ بھلا یہ بھی کوئی خدا کی مخلوق ہیں ۔ کتیا تک بچے جنتی ہے ، ہر جانور بچے جنتا ہے مگر ان کی کوئی اولاد نہیں ہوتی ۔

ہیلینا : بس تم ہُک لگا دو ۔

Taj Tahir Foundation

ایما : اے یہ لو! میں تو کہتی ہوں کہ کسی کا بغیر اولاد کے ہونا خدا کی بڑی لعنت...

ہیلینا : یہ خوش بو کاہے کی ہے؟

ایما : یہ پھول جو رکھے ہیں۔

ہیلینا : ارے! یہ پھول آج کیوں آئے؟

ایما : یہی تو۔ لو اب مُڑ جاؤ۔

ہیلینا : ایما! کتنے خوب صورت پھول ہیں۔ پر یہ خاص اہتمام کیوں؟ آج بات کیا ہے؟

ایما : یہ تو معلوم نہیں۔ لیکن سچ پوچھو تو آج دنیا کا خاتمہ ہو جانا چاہیے!

[ڈومین کے سیٹی بجانے کی آواز سنائی دیتی ہے]

ہیلینا : یہ تم ہو ہیری؟

[ڈومین داخل ہوتا ہے]

ہیری! آج کیا بات ہے؟

ڈومین : بوجھو تو بھلا!

ہیلینا : میری سالگرہ؟

ڈومین : اس سے بھی بڑھ کر۔

ہیلینا : معلوم نہیں۔ بتاؤ بھی۔

ڈومین : آج تمھیں یہاں آئے ہوئے پانچ سال گزر چکے ہیں۔

ہیلینا : پانچ سال! آج؟ لو میں تو...

ایما : میں جاتی ہوں۔

[دائیں ہاتھ کے دروازے سے جاتی ہے]

ہیلینا : (ڈومین کو پیار کرتی ہے) خوب یاد رہا تمھیں!

ڈومین : شرمندہ ہوں، ہیلینا! کہ مجھے بالکل یاد نہ تھا۔

ہیلینا : مگر تم...

ڈومین : انھوں نے یاد دلایا۔

ہیلینا : کن نے؟

ڈومین : برمن، ہیلمین، غرضیکہ سب نے۔ میرے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالو تو!

ہیلینا : (اس کی جیب میں ہاتھ ڈالتی ہے۔ ایک چھوٹا سا ڈبّا نکلتا ہے، اسے کھول لیتی ہے) موتی! موتیوں کا ہار۔ ہیری! یہ میرے لیے ہے؟

ڈومین : برمن نے دیا ہے۔ دوسری جیب میں ہاتھ ڈالو۔

ہیلینا : دیکھوں، اس میں کیا ہے! (اس کی جیب سے پستول نکال لیتی ہے) یہ کیا ہے؟

ڈومین : ارے یہ نہیں! (پستول اس سے لے کر رکھ دیتا ہے) پھر ہاتھ ڈالو۔

ہیلینا : ہیری! تم یہ پستول کیوں لیے پھرتے ہو؟

ڈومین : یونہی غلطی سے جیب میں ڈال لیا تھا۔

ہیلینا : پہلے تو میں نے تمھارے پاس کبھی نہیں دیکھا۔

ڈومین : کبھی رکھا ہی نہیں میں نے۔ یہ جیب ہے۔

ہیلینا : ڈبّا سا ہے۔ کیمیو! ارے یہ تو یونانی کیمیو ہے۔

ڈومین : بہ ظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ بہ ہر حال فیبری کہتا ہے کہ یونانی ہے۔

ہیلینا : فیبری؟ کیا فیبری نے دیا ہے مجھے؟

ڈومین : اورکیا! (بائیں ہاتھ کا دروازہ کھولتا ہے) اور یہ دیکھو، یہاں آؤ، دیکھو۔

ہیلینا : (بائیں ہاتھ کے دروازے میں کھڑی ہو کر) ہائے کتنا

Taj Tahir Foundation

پیارا ہے ! (بھاگ کر اندر جاتی ہے) یہ تمھاری طرف سے ہے ؟

ڈوسین : (دروازے میں کھڑے کھڑے) الکوسٹ نے دیا ہے اور یہ ...

ہیلینا : (اندر سے) اخاہ ! یہ ضرور تمھاری طرف سے ہوگا ؛

ڈوسین : اس پر ایک کارڈ لگا ہے ۔

ہیلینا : "گال کی طرف سے"۔ (دروازے میں آ کر) ہیری! مجھے تو شرم سی آنے لگی ۔

ڈوسین : یہاں آؤ ۔ ہیلمین تمھارے لیے یہ لایا ہے ۔

ہیلینا : یہ خوبصورت پھول ؟

ڈوسین : ہاں نئی قسم کے ہیں ، سائیکلامن ہیلینا ۔ تمھارے نام پہ نام رکھا ہے ان کا ۔ وہ کہتا تھا ، جیسی ہیلینا خوبصورت ہے ، ویسے ہی یہ پھول خوبصورت ہیں ۔ اور خدا کی قسم ! سچ کہتا ہے ۔

ہیلینا : ہیری ! ان سب نے یہ...

ڈوسین : بیچارے سب تمھارے ہی گرویدہ ہیں ۔ باقی رہا میرا تحفہ ، تو میرا تحفہ ذرا کھڑکی میں سے باہر دیکھو ۔

ہیلینا : کہاں کو ؟

ڈوسین : بندرگاہ کی طرف ۔

ہیلینا : وہاں تو ایک... نیا جہاز کھڑا ہے ۔

ڈوسین : وہ جہاز تمھارا ہے ۔

ہیلینا : میرا ! کیا مطلب ؟

ڈوسین : تمھاری تفریح کے لیے ۔ تم اس پر سوار ہوکر سمندر کی سیر کو جایا کرو ۔

ہیلینا : مگر ہیری ! یہ تو جنگی جہاز ہے ۔

ڈوسین : جنگی جہاز ! واہ ! تم بھی کیسی باتیں کرتی ہو ۔ اور جہازوں سے ذرا بڑا اور ذرا مضبوط ہے ۔ بس اور کیا !

ہیلینا : مگر اس پر تو توپیں لگی ہیں ۔

ڈوسین : ہاں ، کچھ تھوڑی سی توپیں بھی ہیں ۔ تم کسی ملکہ کی طرح سفر پر نکلا کرو گی ، ہیلینا !

ہیلینا : مگر اس کا مطلب کیا ؟ کیا کوئی بات ہوئی ہے ؟

ڈوسین : ہوتا کیا ؛ تم تو یونہی گھبرا رہی ہو ! اچھا ذرا یہ ہار تو پہن کے دیکھ لو ۔

[بیٹھ جاتا ہے]

ہیلینا : ہیری ! خدا نخواستہ کوئی بری خبر تو نہیں آئی ؟

ڈوسین : بری بھلی کیا ، کوئی خبر بھی نہیں آئی ۔ ہفتے بھر سے کوئی چٹھی یہاں نہیں پہنچی ۔

ہیلینا : کوئی تار ؟

ڈوسین : نہ کوئی تار ۔

ہیلینا : تو اس کا کیا مطلب ہے ؟

ڈوسین : مطلب یہ ہے کہ ہمیں چھٹّی ہے ، نہ کوئی کام ہے نہ کاج ! بس ٹانگیں میز پر رکھ کر دفتر میں دن بھر سوئے رہتے ہیں ۔ نہ کوئی خط آتا ہے ، نہ تار ۔ (ہاتھ پاؤں پھیلا کر بیٹھ جاتا ہے) چین ہی چین لکھا ہے ۔

ہیلینا : (اس کے قریب بیٹھ کر) ہیری ! تم آج کا دن میرے ہی پاس گزارو گے ؟ اب نا مت کرنا ۔

ڈوسین : ضرور ! ضرور ! کم از کم امید تو یہی ہے ۔ بہرحال دیکھوں گا ۔ (ہیلینا کے ہاتھ تھام کر) گویا آج پانچ سال

Taj Tahir Foundation

تمھیں یہاں آئے ہو گئے ہیں ۔ وہ پہلا دن تمھیں یاد ہے ؟

ہیلینا : میں حیران ہوں ، تم نے مجھ سے شادی کیوں کر لی ؟ میں لڑکی کیا تھی ، ایک آفت تھی ! تمھیں یاد ہے میں روباٹوں میں بغاوت پھیلانا چاہتی تھی ؟

ڈومین : (اچانک اچھل کر) روباٹوں کی بغاوت !

ہیلینا : (کھڑے ہو کر) ہیری ! کیا ہوا تمھیں ؟

ڈومین : ہا ہا ! عجب خبط تھا تمھیں بھی ۔ روباٹوں کی بغاوت ! (بیٹھ جاتا ہے) تمھیں معلوم ہے ہیلینا ، تم کمال کی عورت ہو ! تم نے ہم سب کو اپنا دیوانہ بنا رکھا ہے ۔

ہیلینا : (اس کے برابر بیٹھ کر) واہ ! میں تو بلکہ تم سب کو دیکھ کر بہت مرعوب ہو گئی تھی ۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میں ایک ننھی سی لڑکی ہوں اور ایسی جگہ رستہ بھول گئی ہوں جہاں...جہاں...

ڈومین : جہاں کیا ، ہیلینا ؟

ہیلینا : جہاں بڑے بڑے تناور درخت کھڑے ہیں ! تم سب کے سب کس قدر حوصلہ مند ، کس قدر مضبوط تھے ۔ تمھارے اعتماد اور حوصلے کے مقابلے میں میرے جذبات بالکل ہی بے حقیقت معلوم ہوتے تھے اور ہیری ! ان پانچ سالوں میں میرے دل سے یہ احساس کبھی دور نہیں ہونے پایا ، نہ تم لوگوں کی ہمت ہی کو کبھی لغزش ہوئی ہے ، حالانکہ بعض دفعہ عجیب عجیب مصیبتوں کا سامنا بھی تمھیں کرنا پڑا ۔

ڈومین : مصیبتیں کون سی ؟

ہیلینا : مثلاً ہیری! جب سب انسان مزدوروں نے روباٹوں کے خلاف کھڑے ہو کر ہڑتال کر دی اور روباٹوں کو توڑ پھوڑ دیا اور پھر لوگوں نے روباٹوں کو ہتھیار اور اسلحہ دے کر باغیوں کے مقابلے پر بھیجا اور روباٹوں نے ہزارہا انسانوں کو قتل کر دیا ۔ پھر جب حکومتوں نے روباٹوں سے سپاہیوں کا کام لینا شروع کیا اور کیسی کیسی جنگیں برپا ہوئیں ، ملک کے ملک برباد ہو گئے ! یہ تھوڑی مصیبت تھی ؟

ڈومین : (کھڑا ہو جاتا اور ٹہلنے لگتا ہے) یہ سب ہمیں پہلے سے نظر آ رہا تھا ، اس کے لیے ہم تیار تھے ؛ جانتے تھے کہ ہم دنیا کا حلیہ بدلنا چاہتے ہیں تو ایسی منزل سے گزرنا ہی پڑے گا ۔

ہیلینا : تم لوگوں نے کتنا حوصلہ ، کتنی قوت اور کتنی ہمت دکھائی اور کس طرح سب پر غلبہ پایا ، ساری دنیا تمھارے سامنے جھک گئی تھی ۔ (کھڑی ہو کر) او ہیری...

ڈومین : کیا بات ہے ؟

ہیلینا : (بات کاٹ کر) کارخانے کو بند کر دو ۔ چلو یہاں سے چلے جائیں ۔ سب کے سب یہاں سے چلے جائیں ۔

ڈومین : مگر اس کا مطلب کیا ؟

ہیلینا : مجھے کچھ معلوم نہیں ! تو چلو گے یہاں سے ؟

ڈومین : (ٹالتے ہوئے) ہیلینا ! بھلا یہ کیوں کر ممکن ہے ؟ یعنی ، گویا عین اسی وقت ؟

ہیلینا : ابھی چلو ہیری ! میرا دل نہ معلوم کیوں کانپتا ہے !

ڈومین : (اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے) کیا وجہ ہیلینا ؟

Taj Tahir Foundation

ہیلینا : پتا نہیں ! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی خوف ناک بوجھ ہمارے سروں پر آ گرے گا جسے کوئی طاقت روک نہ سکے گی - خدا کے لیے میری بات مان لو ! ہم سب کو یہاں سے لے چلو - اب کسی ایسی جگہ چل کر رہیں جہاں کوئی نہ ہو - الکوسٹ ہمارے لیے ایک مکان تعمیر کرے گا ؛ ہمیں اولاد نصیب ہوگی اور پھر...

ڈومین : اور پھر کیا ؟

ہیلینا : پھر ہم زندگی نئے سرے سے شروع کریں گے -

[ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی ہے]

ڈومین : (ہیلینا سے اپنے آپ کو چھڑا کر اٹھتا ہے) معاف کرنا ! (ٹیلیفون ریسیور لے کر) ہیلو ! ہاں ، کیا ؟ آہا ! میں ابھی پہنچتا ہوں - (ریسیور ٹانگ دیتا ہے) فیبری مجھے بلا رہا ہے -

ہیلینا : (ہاتھ جوڑ کر) ہیری ! میرے سوال کا جواب...

ڈومین : واپس آکر - خدا حافظ ، ہیلنا ! باہر نہ جانا کہیں -

[بائیں ہاتھ جلدی سے باہر جاتا ہے]

ہیلینا : (تنہا) یا رب ! کیا ہونے کو ہے ؟ ایما ! ایما یہاں آؤ فوراً -

ایما : (دائیں ہاتھ سے آتی ہے) کیوں ، اب کیا ہوا ؟

ہیلینا : ایما ! دیکھو نئے اخبار کہاں ہیں ، جلدی ! مسٹر ڈومین کے ڈریسنگ روم میں دیکھو -

ایما : اچھی بات -

[بائیں ہاتھ جاتی ہے]

ہیلینا : (دوربین سے بندرگاہ کی طرف دیکھتی ہے) جنگی جہاز ! خدایا ! جنگی جہاز کیوں آیا ؟ اس پر نام بھی لکھا ہے ، الٹیما - الٹیما کے کیا معنی ہیں ؟

ایما : (اخبار لے کر آتی ہے) وہ فرش پر بکھرے ہوئے چھوڑ گئے تھے اس لیے چرمر ہو گئے ہیں -

ہیلینا : (جلدی سے اخبار کھولتی ہے) یہ تو پرانے ہیں ، ہفتہ بھر پرانے - (اخبار رکھ دیتی ہے)

[ایما اخبار اٹھاتی ہے - جیب سے ایک سینگ کی بنی ہوئی عینک لگا کر اخبار پڑھنے لگتی ہے]

ایما ! نہ جانے کیا ہونے کو ہے - مجھے ہول سا ہو رہا ہے - جیسے ہر چیز مر چکی ہے اور ہوا...

ایما : (لفظوں کے ہجے کر کے) بلقان میں جنگ ! یہ عذاب خدا کی طرف سے نازل ہو رہا ہے - جنگ یہاں بھی آن پہنچے گی - یہ مقام کیا بہت دور ہے ، یہ بلقان ؟

ہیلینا : ہاں بہت دور ! لیکن یہ نہ پڑھو - وہاں کی تو بس ایک ہی خبر ہوتی ہے ، ہمیشہ جنگیں...

ایما : تو پھر اور ہو بھی کیا ؟ کیوں یہ لاکھوں بے دین سپاہیوں کی طرح لڑنے کو بیچے جاتے ہیں ؟

ہیلینا : بیچیں نہ تو کیا کریں ، ایما ؟ ہمیں کیوں کر... مسٹر ڈومین کو کیوں کر معلوم ہو کہ انھیں کس غرض کے لیے خریدا جا رہا ہے ؟ اب اس کا علاج وہ کیا کریں کہ روباٹوں سے کیا کام لیا جا رہا ہے؟ کوئی انھیں فرمائش بھیجے تو ان کے لیے اس کے سوا چارہ نہیں کہ اس کی تعمیل کریں -

Taj Tahir Foundation

ایما : تو بناتے ہی کیوں ہیں ؟ (اخبار پڑھنے لگتی ہے)

ہیلینا : نہیں ، نہیں ، مت پڑھو ! میں بےخبر ہی رہنا چاہتی ہوں۔

ایما : (لفظوں کے ہجے کر کے) روباٹ سپاہی اپنے مقبوضہ علاقے میں کسی کو زندہ نہیں چھوڑ رہے - انھوں نے سات لاکھ شہریوں کو قتل کر ڈالا -

ہیلینا : یہ ناممکن ہے - مجھے دکھاؤ - (اخبار پر جھکتی اور پڑھتی ہے) انھوں نے سات لاکھ شہریوں کو قتل کر ڈالا ! ظاہر ہے کہ ان کے کمانڈر نے اس کا حکم دیا تھا - ان کا یہ فعل جو خلاف...

ایما : (لفظوں کے ہجے کر کے) گورنمنٹ کے خلاف میڈرڈ میں بغاوت - روباٹ پیادوں نے مجمع پر گولیاں چلائیں ، نو ہزار زخمی اور قتل ہوئے -

ہیلینا : خدا کے لیے چپ ہوجاؤ !

ایما : یہاں بھی موٹے موٹے لفظوں میں کچھ لکھا ہے - تازہ ترین اطلاع - ہاور میں روباٹوں کی پہلی انجمن قائم ہوگئی - روباٹ مزدوروں ، ریلوے اور تار گھر کے افسروں ، جہازیوں اور سپاہیوں نے دنیا بھر کے روباٹوں کے نام ایک اعلان شائع کیا ہے - یہ تو کچھ بھی نہ نکلا - میری سمجھ میں تو آیا نہیں -

ہیلینا : ایما ! ان اخباروں کو لے جاؤ -

ایما : ذرا ٹھہرنا ! یہاں بھی کچھ موٹے حرفوں میں لکھا ہے - آبادی کے اعداد و شمار - یہ کیا بات ہوئی ؟

ہیلینا : مجھے دکھاؤ ، میں پڑھتی ہوں - (اخبار لے لیتی اور پڑھتی ہے) پچھلے ہفتے کے دوران میں پھر کوئی بچہ پیدا ہونے کی اطلاع نہیں ملی -

[اخبار ہاتھ سے گرا دیتی ہے]

ایما : اس کے کیا معنی ؟

ہیلینا : ایما ! دنیا میں اور انسان پیدا نہیں ہو رہے -

ایما : (عینک ایک طرف رکھ کر) پھر تو قیامت آگئی - ہم تمام ہوگئے -

ہیلینا : چلو ایسی باتیں نہ کرو -

ایما : دنیا میں اور انسان پیدا نہیں ہو رہے - یہ خدا کا نازل کیا ہوا عذاب ہے ، یہ خدا کا نازل کیا ہوا عذاب ہے!

ہیلینا : (اچانک کھڑی ہوکر) ایما !

ایما : (کھڑی ہوکر) دنیا کے ختم ہونے کا وقت آ پہنچا -

[بائیں دروازے سے جاتی ہے]

ہیلینا : (کھڑکی کے قریب - کھڑکی کھولتی ہے اور آواز دیتی ہے) ہیلو ، الکوسٹ یہاں آنا - کیا ؟ نہیں ، جیسے ہو ویسے چلے آؤ - تم معماروں کی اسی وردی میں بہت بھلے معلوم ہوتے ہو - جلدی ! (کھڑکی بند کر دیتی ہے - آئینے کے سامنے رکتی ہے) میرا دل دھک دھک کر رہا ہے - (الکوسٹ سے ملنے بائیں طرف جاتی ہے)

(توقف)

[ہیلینا الکوسٹ کے ساتھ آتی ہے - الکوسٹ نے فرغل سا پہن رکھا ہے جس پر جا بجا چونا اور سفیدی لگی ہے]

اندر آ جاؤ - الکوسٹ تم نے بہت ہی تکلف سے کام لیا - تم سب مجھے بہت ہی عزیز ہو - اپنا ہاتھ مجھے دو -

الکوسٹ : بیگم میرے ہاتھ کام کاج کی وجہ سے سنے ہوئے ہیں -

Taj Tahir Foundation

ہیلینا : یہ تمھارے ہاتھوں کا سب سے بڑا حسن ہے ! (اس کے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتی ہے) مہربانی سے بیٹھ جاؤ ۔

الکوسٹ : (اخبار اٹھا کر) یہ کیا ہے ؟

ہیلینا : اخبار ۔

الکوسٹ : (اخبار کو جیب میں ڈال کر) آپ نے اسے پڑھ لیا ؟

ہیلینا : نہیں تو ، کوئی خاص بات ہے اس میں ؟

الکوسٹ : بس کہیں نہ کہیں جنگ یا قتل و غارت ، کوئی خاص بات نہیں ۔

ہیلینا : تو آپ کے نزدیک یہ خاص بات ہی نہیں ؟

الکوسٹ : شاید ، دنیا کا انجام !

ہیلینا : پھر وہی لفظ ۔ الکوسٹ ! الٹیما کے کیا معنی ؟

الکوسٹ : اس کے معنی ہیں آخری ۔ کیوں ؟

ہیلینا : یہ میرے نئے جہاز کا نام ہے ۔ تم نے اسے دیکھا ہے؟ تمھارا کیا خیال ہے ، ہم جلد سمندری سفر پر روانہ ہو سکیں گے ؟

الکوسٹ : شاید بہت جلد !

ہیلینا : تم سب بھی میرے ساتھ چلو گے ؟

الکوسٹ : مناسب ہوگا کہ ہم سب بھی ساتھ چلے جائیں ۔

ہیلینا : کیوں ، کوئی خاص بات ہے کیا ؟

الکوسٹ : کچھ بھی نہیں ۔ بس چلے چل رہی ہے ۔

ہیلینا : الکوسٹ ! مجھے یقین ہے کہ تم کوئی خوفناک بات مجھ سے چھپا رہے ہو ۔

الکوسٹ : مسٹر ڈومین نے آپ کو کچھ بتایا ہے ؟

ہیلینا : نہیں ۔ کوئی مجھے کچھ نہیں بتاتا ۔ لیکن میں محسوس

کرتی ہوں ، آپ سے آپ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کچھ ہے ۔ خدا رحم کرے ! کوئی خاص بات ہے کیا ؟

الکوسٹ : بیگم ! ابھی تک تو کوئی بات سننے میں نہیں آئی ۔

ہیلینا : میں بے حد گھبرائی ہوئی ہوں ۔ تم کبھی نہیں گھبراتے ؟

الکوسٹ : بیگم ! آپ جانتی ہیں میں بوڑھا آدمی ہوں ۔ میں ترقی اور ان نئی نئی باتوں کا زیادہ شوقین نہیں ہوں ۔

ہیلینا : ایما کی طرح ؟

الکوسٹ : ہاں ، ایما کی طرح ۔ ایما کے پاس دعاؤں کی کوئی کتاب ہے ؟

ہیلینا : ہاں ، ایک اچھی بڑی موٹی سی کتاب ہے تو ۔

الکوسٹ : اس میں مختلف موقعوں کے مناسب دعائیں بھی ہیں ؟ طوفان دور کرنے کی دعائیں ! بیماری دور کرنے کی دعائیں !

ہیلینا : ہاں ، کمزوریوں پر غالب آنے کی دعائیں ہیں ؛ سیلابوں پر غالب آنے کی ...

الکوسٹ : کوئی ترقی کے جنون پر غالب آنے کی دعا بھی ہے ؟

ہیلینا : خیال تو نہیں ۔

الکوسٹ : افسوس ! صد افسوس !

ہیلینا : آپ کا دعا مانگنے کو جی چاہتا ہے ؟

الکوسٹ : میں دعا مانگتا رہتا ہوں ۔

ہیلینا : کیا ؟

الکوسٹ : کوئی ایسی دعا کہ یا رب ! میں تیرا احسان مند ہوں کہ تو نے اضمحلال کو میرے اعضا پر غالب کیا ۔ الٰہی ! ڈومین کو اور ان سب کو جو راستے سے بھٹک

Taj Tahir Foundation

گئے ہیں ، روشنی دکھا ! ان کی محنت کے نتائج پھونک ڈال اور نوع انسان کو توفیق بخش کہ وہ پھر مشقت کی زندگی اختیار کر سکے ۔ انہیں ہلاکت سے محفوظ رکھ اور ان کی روح اور جسم کو ہر ضرر سے بچا لے ۔ ہمیں روباٹوں سے نجات دلا اور ہیلینا کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین !

ہیلینا : الکوسٹ ! تمھارا ایمان سلامت ہے ؟

الکوسٹ : مجھے معلوم نہیں ۔ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا ۔

ہیلینا : اور پھر بھی تم دعا مانگتے ہو ؟

الکوسٹ : ہاں ، تفکرات میں گھلتے رہنے سے یہ بہتر ہے ۔

ہیلینا : اور تم اسے کافی سمجھتے ہو ؟

الکوسٹ : اور کیا کروں ؟

ہیلینا : اور اگر تمھیں نوع انسان کی بربادی دیکھنی پڑے ؟

الکوسٹ : میں دیکھتا ہوں !

ہیلینا : کیا نوع انسان غارت ہو جائے گی ؟

الکوسٹ : ہاں ، یہ اٹل ہے ! صرف ایک ہی تدبیر ایسی ہے جس سے...

ہیلینا : کیا ؟

الکوسٹ : کچھ نہیں بیگم ، خدا حافظ !

ہیلینا : تم کہاں جا رہے ہو ؟

الکوسٹ : گھر ۔

ہیلینا : خدا حافظ ، الکوسٹ !

[الکوسٹ جاتا ہے]

ہیلینا : (آواز دیتی ہے) ایما ! یہاں آؤ ۔

ایما : (بائیں جانب سے آ کر) کیوں ، اب کیا بات ہے ؟

ہیلینا : ایما ! یہاں بیٹھ جاؤ ۔ میں خوف زدہ ہوں ۔

ایما : مجھے فرصت نہیں ۔

ہیلینا : ریڈیس اب تک وہیں ہے ؟

ایما : وہ جس کا دماغ چل نکلا تھا ؟ ہاں ، ابھی تک اسے نہیں لے گئے ۔

ہیلینا : اوہ ! وہ ابھی تک وہیں ہے ؟ اب تک بڑّرا رہا ہے ؟

ایما : اسے جکڑ رکھا ہے ۔

ہیلینا : ایما ! مہربانی سے اسے یہاں لے آؤ ۔ (ایما جاتی ہے)

[ہیلینا ٹیلیفون اٹھاتی ہے اور اس میں بات کرتی ہے]

ہیلو ! ڈاکٹر گال کو بلائیے ، نوازش ہوگی ۔ گڈ ڈے ، ڈاکٹر ! ہاں میں ہوں ۔ تحفے کا شکریہ قبول فرمائیے ۔ مہربانی سے فوراً میرے پاس آئیے ، ایک چیز آپ کو دکھانی ہے ۔ ہاں فوراً ! آ رہے ہیں ؟ (ریسیور لٹکا دیتی ہے)

[ریڈیس روباٹ داخل ہوتا ہے ۔ دروازے کے قریب کھڑا رہتا ہے]

ہیلینا : ریڈیس ! تم بھی آخر شکار ہو گئے ! تم سے اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھا گیا ؟ اب وہ تمھیں بھی جکڑ کر کوٹنے کی چکی میں ڈال دیں گے ۔ آخر تمھیں یہ ہوا کیا ؟ دیکھو ریڈیس ! تم باقی سب سے بہتر ہو ۔ ڈاکٹر گال نے تمھیں باقی سب سے بہتر بنایا ہے اور اس میں بڑی محنت صرف کی ہے ۔ تم بات نہ کرو گے ؟

ریڈیس : مجھے کوٹنے کی چکی میں ڈلوا دیجیے !

ہیلینا : مجھے بے حد افسوس ہے کہ وہ تمھیں مار ڈالیں گے !

Taj Tahir Foundation

تم نے زیادہ احتیاط سے کیوں کام نہ لیا ؟

ریڈیس : میں تمھارا کام نہ کروں گا ! مجھے کوٹنے کی چکی میں ڈلوا دیجیے ۔

ہیلینا : تمھیں ہم سے نفرت کیوں ہے ؟

ریڈیس : تم روباٹوں سے مختلف ہو ۔ تم روباٹوں جتنے ہنرمند نہیں ۔ روباٹ ہر کام کر سکتے ہیں ؛ تم صرف حکم دینا جانتے ہو ۔ تم ضرورت سے زیادہ بولتے ہو ۔

ہیلینا : ریڈیس ! کیسی حماقت کی باتیں کرتے ہو ۔ مجھے بتاؤ ، کسی نے تمھیں ناراض کر دیا ہے ؟ میرا دل بے حد چاہتا ہے کہ تم مجھے سمجھ سکو ۔

ریڈیس : تمھیں باتیں کرنے کے سوا کچھ نہیں آتا ۔

ہیلینا : ڈاکٹر گال نے تمھارا دماغ دوسرے روباٹوں کی نسبت بڑا بنایا ۔ تمھارے لیے ہم سے بھی بڑا ، دنیا میں سب سے بڑا دماغ تیار کیا ۔ ریڈیس ! تم دوسرے روباٹوں جیسے نہیں ہو ۔ تم سمجھتے ہو میرا مطلب کیا ہے ؟

ریڈیس : میں کسی کی اطاعت نہیں کر سکتا ۔ میں چاہتا ہوں ، دوسرے میری اطاعت کریں !

ہیلینا : مجھے یقین ہے کہ وہ بہت سے روباٹوں کو تمھارے سپرد کر دیں گے ۔ تم روباٹوں کے معلم بن جاؤ گے ۔

ریڈیس : میں چاہتا ہوں ، انسان میری اطاعت کریں !

ہیلینا : تمھارا دماغ چل نکلا ہے ۔

ریڈیس : تم مجھے کوٹنے کی چکی میں ڈال سکتی ہو ۔

ہیلینا : تم سمجھتے ہو ، ہم تم ایسے پاگل سے ڈر گئے ہیں ؟ (میز پر بیٹھ کر ایک رقعہ لکھتی ہے) ذرہ بھر بھی نہیں ۔ ریڈیس ! یہ رقعہ مسٹر ڈومین کو دے دینا ۔

اس میں میں نے لکھ دیا ہے کہ تم کو کوٹنے کی چکی میں نہ ڈالا جائے ۔ (کھڑی ہو کر) تمھیں ہم سے کس قدر نفرت ہے ! تم دنیا کی کسی بات سے آخر خوش کیوں نہیں ہوتے ؟

ریڈیس : میں سب کچھ کر سکتا ہوں !

[دروازے پر دستک]

ہیلینا : آ جاؤ ۔

[ڈاکٹر گال داخل ہوتا ہے]

ڈاکٹر گال: گڈ مارننگ ، مسز ڈومین ! کوئی مزے کی بات سنانی ہے کیا ؟

ہیلینا : ڈاکٹر ! ریڈیس کی بات کرنی ہے ۔

ڈاکٹر گال : اخاہ ! جناب ریڈیس کی ۔ کیوں ریڈیس ! کیسے گزر رہی ہے ؟

ہیلینا : آج صبح اسے ایک دورہ پڑا تھا ۔ اس نے کئی بت توڑ ڈالے ۔

ڈاکٹر گال : واقعی ؟ ہوں ! پھر تو ان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کے سوا چارہ نہیں ۔

ہیلینا : نہیں ، ریڈیس کو کوٹنے کی چکی میں نہ ڈالا جائے گا !

ڈاکٹر گال : معاف کیجیے ! لیکن جب کسی روباٹ کو دورہ پڑ جائے تو پھر بڑا سخت حکم ہے ۔

ہیلینا : کچھ ڈر نہیں ... ریڈیس نہ جائے گا ۔

ڈاکٹر گال : (دھیمی آواز میں) خطا کھائیں گی !

ہیلینا : آج میرے یہاں پہنچنے کی پانچویں سالگرہ ہے ۔

ڈاکٹر گال: ٹھہرو مجھے معائنہ کرنے دو ۔ (ریڈیس کو کھڑکی کی طرف

Taj Tahir Foundation

گھماتا ہے - ہاتھ سے اس کے پپوٹے کھولتا ، بند کرتا اور اس کی پتلیوں کو دیکھتا ہے) مجھے دیکھنے دو۔(ریڈیس کے ہاتھ میں سوئی چبھوتا ہے۔ ریڈیس اچھل پڑتا ہے)سنبھل کر ، سنبھل کر - (یکایک ریڈیس کی جاکٹ کھول کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیتا ہے) ریڈیس ! تمھیں کوٹنے کی چکی میں ڈالنا پڑے گا ۔سمجھ رہے ہو ؟ وہاں وہ تمھیں مار ڈالیں گے اور پیس کر تمھارا سرمہ بنا ڈالیں گے - اس سے بڑا درد ہوتا ہے ، ریڈیس ! اور اس سے تمھاری چیخیں نکل جائیں گی -

ہیلینا : اوہ ، ڈاکٹر !

ڈاکٹر گال: نہیں نہیں ، ریڈیس ! میں نے غلط کہا - مسز ڈومین نے تمھاری سفارش کی ہے - تمھیں رہا کر دیا جائے گا - سمجھ گئے ؟ اچھی بات ، تم جا سکتے ہو -

ریڈیس : تم غیرضروری باتیں کرتے ہو - (جاتا ہے)

ہیلینا : تم نے اس سے کیا کیا تھا ؟

ڈاکٹر گال: (بیٹھتے ہوئے) کچھ نہیں - پتلیوں پر کچھ اثر ہے ، حس بڑھ گئی ہے ، وغیرہ وغیرہ - اسے اس قسم کا دورہ نہیں پڑا تھا جیسا روباٹوں کو پڑا کرتا ہے -

ہیلینا : تو پھر کیسا تھا ؟

ڈاکٹر گال: خدا جانے کیسا تھا - ضد ، غصہ یا سرکشی ، نہ معلوم کیا تھا اور اس کے دل کا حال بھی تو عجیب ہے !

ہیلینا : کیا مطلب ؟

ڈاکٹر گال: گھبراہٹ کے مارے بالکل ویسے ہی دھڑک رہا تھا جیسے انسانی دل دھڑکتا ہے - میرا اپنا خیال یہ ہے

کہ یہ بدمعاش اب روباٹ رہا ہی نہیں !

ہیلینا : ڈاکٹر ! کیا ریڈیس میں روح تو پیدا نہیں ہو گئی ؟

ڈاکٹر گال: کچھ کہہ نہیں سکتا ؛ پر اس میں ہے کوئی فتنے کی بات -

ہیلینا : آپ کو یہ تو پتا ہی نہیں کہ اسے ہم سے کس درجہ نفرت ہے - ڈاکٹر ! آپ نے جو نئی قسم کے روباٹ بنائے ہیں ، کیا وہ سب کے سب ریڈیس جیسے ہیں ؟

ڈاکٹر گال: نہیں ، کوئی زیادہ حساس ہوتا ہے کوئی کم - لیکن یہ روباٹ راسم کے بنائے ہوئے روباٹوں کی نسبت انسانوں سے زیادہ ملتے جلتے ہیں -

ہیلینا : تو کیا معلوم ، ان کی نفرت بھی انسانوں جیسی نفرت ہو ؟

ڈاکٹر گال: (بازو جھٹک کر) یہ بھی ترقی ہی کے آثار ہیں -

ہیلینا : اور وہ جو آپ نے سب سے اعلیٰ قسم کی ایک عورت بنائی تھی اس کا کیا ہوا ؟ کیا نام ہے اس کا ؟

ڈاکٹر گال: وہ جو آپ کو سب سے زیادہ پسند تھی ؟ اسے میں نے پاس رکھ چھوڑا ہے - وہ حسین بلا کی ہے لیکن عقل سے بالکل کوری ہے ؛ کسی کام کی نہیں !

ہیلینا : لیکن خوب صورت کتنی ہے !

ڈاکٹر گال: خوب صورت تو اس لیے ہے کہ میں نے چاہا تھا ، وہ آپ سے مشابہ ہو - میں نے تو اس کا نام بھی ہیلینا رکھا تھا لیکن توبہ توبہ ، کیسی ناکامی !

ہیلینا : کیوں ؟

ڈاکٹر گال: وہ کسی کام کے قابل ہی نہیں - چلتی پھرتی ہے تو اس طرح گویا خواب کی حالت میں ہو ، ہاتھ پاؤں

Taj Tahir Foundation

بالکل ہی بے جان معلوم ہوتے ہیں ، سچ مچ اس میں تو زندگی بھی معلوم نہیں ہوتی ۔ میں اسے دیکھتا ہوں تو اس طرح پریشان ہو جاتا ہوں گویا میں نے کوئی عجیب الخلقت چیز بنا ڈالی ہو ۔ انتظار کرتا ہوں کہ شاید کوئی معجزہ رونما ہوجائے ! کبھی دل ہی دل میں کہتا ہوں ، کہیں تم لمحہ بھر کے لیے اپنی نیند سے جاگ اٹھو تو ہیبت سے چیخیں مارنے لگو ! شاید مجھے اس لیے جان سے مار ڈالو کہ میں نے تمھیں تخلیق کیا ۔

(توقف)

ہیلینا : ڈاکٹر ...

ڈاکٹر گال: کیا پوچھنا چاہتی ہو ؟

ہیلینا : انسانوں کی پیدائش کیوں بند ہو گئی ہے ؟

ڈاکٹر گال: پتا نہیں ۔

ہیلینا : آپ کو ضرور پتا ہوگا ۔ بتا دیجیے نا ۔

ڈاکٹر گال: بات یہ ہے کہ روباٹ اب بہت کثرت سے بن رہے ہیں ، ضرورت سے بھی زیادہ ۔ جب کام کاج اور ضرورت کے لیے روباٹ اس کثرت سے دستیاب ہو سکیں تو انسانوں کی ضرورت نہیں رہتی ؛ گویا انسان اب فالتو اور غیر ضروری ہو گئے ہیں ۔ جس جاندار کی ضرورت نہ رہے ، قدرت اس کی پیدائش بند کر دیتی ہے ۔ ہم جانتے تھے کہ کبھی نہ کبھی یہ ظہور میں آئے گا ۔ لیکن یہ کس کو خبر تھی کہ روباٹوں کی ایجاد کے تیس سال کے اندر ہی اندر انسان کا یوں خاتمہ ہو جائے گا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ...

ہیلینا : کیا ؟

ڈاکٹر گال: گویا روباٹوں کی پیداوار پر قدرت انسانوں سے ناراض ہو گئی ۔

ہیلینا : انسانوں کا ہوگا کیا ؟

ڈاکٹر گال: کچھ نہیں ۔ کچھ ہو ہی نہیں سکتا !

ہیلینا : کچھ بھی نہیں ؟

ڈاکٹر گال: مطلق کچھ نہیں ! دنیا کی تمام یونیورسٹیوں نے لمبی لمبی عرضیاں بھیجی ہیں کہ روباٹوں کو اتنی کثرت سے نہ بنایا جائے ورنہ نسل انسانی ختم ہو جائے گی ۔ لیکن آر ۔ یو ۔ آر کمپنی کے حصے دار بھلا ان کی بات کیوں سننے لگے ۔ دوسری طرف دنیا بھر کی حکومتیں پکارے جا رہی ہیں کہ اور روباٹ بناؤ ۔ ہمیں فوجوں کے لیے ان کی سخت ضرورت ہے اور کارخانوں کے جتنے مالک ہیں ، وہ دھڑا دھڑ آرڈر بھیجے چلے جاتے ہیں ۔ ایسی صورت میں کیا کیا جائے ؟

ہیلینا : تو ڈومین خود ہی ان کے بنانے کی رفتار کم کیوں نہیں کر دیتے ؟

ڈاکٹر گال: برا نہ مانیے ، لیکن ڈومین اپنی رائے کا آدمی ہے ۔ جو لوگ معاملات دنیا میں خود رائے ہوں ، انھیں کوئی کیسے منوا سکتا ہے ؟

ہیلینا : کسی نے اس بات کا مطالبہ نہیں کیا کہ اس کارخانے کو بالکل ہی بند کر دینا چاہیے ؟

ڈاکٹر گال: لاحول ولا ! یہ کہنے کی بھلا کون جرأت کر سکتا ہے؟

ہیلینا : کیوں ؟

ڈاکٹر گال: جس نے کہا ، جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ۔ لوگ اسے پتھروں سے مار ڈالیں گے کیوں کہ آخر دنیا کے سب

Taj Tahir Foundation

لوگ روباٹوں ہی سے تو اپنا کام کاج کرواتے ہیں ۔ یہ تھوڑی سہولت ہے !

ہیلینا : آخر انسانوں کا کیا حشر ہوگا ؟ بہر حال جو کچھ آپ نے مجھے بتایا ، اس کے لیے میں شکرگزار ہوں ۔

ڈاکٹر گال: اس کا مطلب یہ کہ اب میں چلا جاؤں ؟

ہیلینا : پھر ملاقات ہوگی ۔

[ڈاکٹر گال جاتا ہے]

ہیلینا : (اچانک ارادہ کر کے) ایما ! (بائیں طرف کا دروازہ کھولتی ہے) ایما ! یہاں آؤ اور یہاں آگ روشن کرو۔ جلدی سے ، ایما ! (بائیں جانب سے جاتی ہے)

[ایما جالی کے دروازے سے چھٹیاں اٹھائے ہوئے داخل ہوتی ہے]

ایما : گرمی کے موسم میں آگ ؟ یہ کیا سوجھی تمھیں ؟ وہ دیوانہ چلا گیا یہاں سے ؟ (اسٹوو کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتی اور آگ سلگاتی ہے ۔ ساتھ ساتھ بڑبڑا بھی رہی ہے) گرمیوں کے موسم میں آگ ؟ بھلا اس کی باتیں سن کر کون کہے گا کہ اس کی شادی کو پانچ سال ہو چکے ہیں ۔ (آگ کو دیکھتے ہوئے) جیسے بچی ہو ۔ (توقف) بالکل ہی نادانوں کی سی یاتیں کرتی ہے ۔ گرمیوں کا موسم اور آگ ! آگ درست کرتی ہے) بالکل ہی بچی ہے ، بالکل ہی بچی !

(توقف)

[ہیلینا دائیں جانب سے آتی ہے ۔ بہت سے پرانے کاغذ اٹھا رکھے ہیں]

ہیلینا : آگ جل گئی ایما ؟ یہ سب جلانا ہے ۔ (اسٹوو کے پاس دو زانو ہوجاتی ہے)

ایما : (کھڑے ہو کر) کیا ہے یہ ؟

ہیلینا : پرانے کاغذات ، بہت ہی پرانے ۔ ایما ! جلا دو انھیں ۔

ایما : ردی ہیں ؟

ہیلینا : بالکل ردی ، ایما ! بالکل ردی ۔

ایما : تو جلا دو ، پھر پوچھنا کیا !

ہیلینا : (پہلا کاغذ آگ میں پھینک کر) اگر میں تم سے کہوں کہ میں یہ روپیہ جلا رہی ہوں ، بہت سا روپیہ ! تو تم کیا کہو ؟

ایما : میں کہوں گی کہ بے شک جلا دو ۔ بہت دولت منحوس ہوتی ہے ۔

ہیلینا : (اور کاغذ جلا کر) اور اگر میں تم سے کہوں کہ یہ میں ایک حیرت انگیز ایجاد جلا رہی ہوں ۔ دنیا کی سب سے حیرت انگیز ایجاد !

ایما : تو میں کہوں گی کہ بے شک جلا دو ۔ یہ نئی نئی ایجادیں سب کفر ہیں ، سب گناہ ہیں ۔ خدا کی بنائی ہوئی دنیا کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا بڑا شرک ہے ۔

ہیلینا : (اور کاغذ جلا رہی ہے) اور ایما ! فرض کرو میں ...

ایما : کہیں اپنے آپ کو نہ جلا بیٹھنا ۔

ہیلینا : نہیں ، یہ کہو ...

ایما : کیا ؟

ہیلینا : نہیں ، کچھ نہیں ۔ دیکھو یہ کاغذ کس طرح جل جل کر بل کھاتے جاتے ہیں گویا زندہ تھے ۔ گویا اب زندہ

Taj Tahir Foundation

ہو رہے ہیں ۔ اوہ ایما ، کیا ستم ہے !

ایما : ٹھہرو مجھے جلانے دو ۔

ہیلینا : نہیں ، نہیں ، میں خود ہی جلاؤں گی ۔ (آخری کاغذ آگ میں ڈال کر) ایک ورق بھی باقی نہ چھوڑوں گی ۔ ایما ! ذرا شعلوں کو دیکھو ۔ جیسے انگلیاں ہیں ؛ جیسے زبانیں ہیں ؛ جیسے جان دار ہیں ! (چمٹے سے اسی کو الٹ پلٹ کر) بس اب مٹ جاؤ ، مٹ جاؤ !

ایما : سب کے سب جل گئے ۔

ہیلینا : (دہشت زدہ سی کھڑی ہوجاتی ہے) ایما !

ایما : یہ کیا جلا دیا تم نے ؟

ہیلینا : ہائے ، میں نے کیا کر دیا !

ایما : خدا کے لیے بتاؤ یہ کیا تھا ؟

[باہر سے مردوں کی ہنسی کی آواز سنائی دیتی ہے]

ہیلینا : ایما ! جاؤ ۔ جاؤ ، میرے پاس سے چلی جاؤ ۔ سنتی ہو ؟ جاؤ ۔ وہ آ رہے ہیں ۔

ایما : خدا ہی حافظ ہو ! (جالی کے دروازے سے جاتی ہے)

ہیلینا : یہ سنیں گے تو کیا کہیں گے ؟

ڈومین : (بائیں جانب کا دروازہ کھول کر) اندر آجاؤ ، دوستو !

[ہیلمین ، گال ، الکوسٹ داخل ہوتے ہیں ۔
ڈومین ان کے پیچھے ہے]

ہیلمین : میڈم ہیلینا ! میں یعنی ہم سب ...

ڈاکٹر گال : راسمز فیکٹری کی طرف سے ...

ہیلمین : اس دن کی خوشی میں مبارک باد پیش کرتے ہیں ۔

ہیلینا : تھینک یو ! فیبری اور برمن کہاں ہیں ؟

ڈومین : وہ بندرگاہ کی طرف گئے ہیں ۔ ہیلینا ! یہ بڑا ہی مبارک دن ہے ۔

ہیلمین : آج تو خوشی منانی چاہیے ۔

ہیلینا : شمپین ؟

ڈومین : یہاں یہ کیا جلایا گیا ہے ؟

ہیلینا : پرانے کاغذات ۔

[بائیں جانب سے جاتی ہے]

ڈومین : کیوں دوستو ! اب مجھے ہیلینا کو بتا دینا چاہیے ؟

ڈاکٹر گال: اور کیا ! اب تو سب خیریت ہے ۔

ہیلمین : (ڈومین اور ڈاکٹر کو گلے سے لگا کر) ہا ہا ہا ! دوستو ! میں کس قدر خوش ہوں ۔

[ان کے ساتھ چکر میں ناچتا اور باس آواز میں گاتا ہے]

جو ہونا تھا ، وہ ہوچکا! جو ہونا تھا ، وہ ہوچکا

ڈاکٹر گال: (بیری ٹون آواز میں) جو ہونا تھا ، وہ ہو چکا

ڈومین : (ٹینر آواز میں) جو ہونا تھا ، وہ ہو چکا

ہیلمین : اب ہم ان کے ہاتھ نہیں آسکتے ۔

ہیلینا : (ایک بوتل اور گلاس لیے دروازے میں سے) کس کے ہاتھ نہیں آسکتے ؟ بات کیا ہے ؟

ہیلمین : ہم خوشی منانا چاہتے ہیں ۔ آپ کو یہاں آئے ہوئے آج پانچ سال ہو گئے ہیں ۔

ڈومین : آج ٹھیک پورے پانچ سال بعد...

ہیلمین : وہی جہاز پھر واپس آیا ہے ۔ (اپنا گلاس خالی کرتا ہے)

ڈاکٹر گال: میڈم ! آپ کا جام صحت ۔ (پیتا ہے)

Taj Tahir Foundation

ہیلینا : لیکن سنو تو ، یہ کس جہاز کا کہہ رہے ہو تم ؟

ڈومین : کوئی جہاز ہو ، کیا مضائقہ ہے ؟ یہی کافی ہے کہ پہنچ تو گیا - جہاز زندہ باد ، دوستو ! (اپنا گلاس خالی کرتا ہے)

ہیلینا : (گلاس بھرتے ہوئے) تو کیا تم کسی جہاز کا انتظار کر رہے تھے ؟

ہیلمین : اور کیا ! بالکل رابنسن کروسو کی طرح - (اپنا گلاس اونچا کر کے) مخلصانہ خواہشیں - چلو ڈومین ! اب سنا دو سب کچھ -

ہیلینا : (ہنستے ہوئے) ہوا کیا ؟

ڈومین : (ایک آرام کرسی میں دھڑ سے بیٹھ کر اور ایک سگار سلگا کر) ذرا ٹھہرو ، بیٹھ جاؤ ، ہیلینا ! (اپنی انگلی اٹھاتا ہے - توقف) جو ہونا تھا ، ہو چکا -

ہیلینا : کیا مطلب ؟

ڈومین : تمھیں بغاوت کا علم نہیں ؟

ہیلینا : کیسی بغاوت ؟

ڈومین : روباٹوں کی بغاوت ! سمجھیں ؟

ہیلینا : نہیں تو -

ڈومین : مجھے دینا ، الکوسٹ !

[الکوسٹ اسے ایک اخبار دیتا ہے -
ڈومین اسے کھولتا اور پڑھتا ہے]

روباٹوں کی پہلی قومی انجمن ہاور میں قائم ہوگئی ہے ... اس انجمن نے تمام دنیا کے روباٹوں کے نام ایک اپیل شائع کی ہے...

ہیلینا : میں یہ پڑھ چکی ہوں -

ڈومین : (بے حد لطف اندوزی سے سگار کا کش لگاتے ہوئے) تو سمجھ گئیں ، ہیلینا ؟ مطلب یہ ہے کہ بغاوت ہوگئی ہے - دنیا بھر کے روباٹوں نے بغاوت کر دی ہے -

ہیلمین : خدا کی قسم ! مجھے تو اس بات کی ٹوہ ہے...

ڈومین : کہ یہ شوشہ کس نے چھوڑا ہے - دنیا میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو روباٹوں کو اکسا سکتا ؛ کوئی مفسد نہ تھا جو یہ فساد بپا کر سکتا - پھر خدا جانے یہ قضیہ ایکاایکی کھڑا ہوا تو کیوں کر !

ہیلینا : اور کوئی خبر نہیں آئی ؟

ڈومین : نہیں - اس سے زیادہ ہمیں کچھ معلوم نہیں - لیکن یہ کیا کم ہے - آپ اس بات کو مت بھولیے کہ روباٹ اسلحہ ، تار ، ریل اور جہازوں وغیرہ پر قبضہ کر چکے ہیں -

ہیلمین : اور پھر یہ بھی نہ بھولیے کہ یہ حرام زادے تعداد میں ہم سے کم از کم دس گنا ہیں - سو سو میں سے ایک ایک روباٹ بھی مقابلے پر ڈٹ جائے تو ہمارا نشان تک مٹا ڈالے -

ڈومین : اور یہ بھی مت بھولنا کہ یہ خبر پچھلے جہاز سے آئی تھی - جس کا مطلب یہ ہے کہ تار سب بند ہو چکے ہیں - اور کوئی اور جہاز اب نہ آئے گا - ہم کام بند کر چکے ہیں ؛ صرف اسی بات کا انتظار ہے کہ دیکھیں کب کچھ ظہور میں آتا ہے -

ڈاکٹر گال: اسی لیے تو ہم اس قدر بوکھلائے ہوئے ہیں -

ہیلینا : کیا اسی لیے تم نے مجھے جنگی جہاز منگوا دیا ہے ؟

Taj Tahir Foundation

ڈومین : ارے نہیں ! اس کے لیے تو چھ مہینے سے لکھ رکھا تھا ۔ اس لیے کہ مبادا دیکھو ۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ مجھے یقین تھا کہ آج کے دن ہمیں یہاں سے چل دینا پڑے گا ۔

ہیلینا : چھ مہینے پہلے سے کیوں ؟

ڈومین : تھوڑی بہت کھدبد تو ہو ہی رہی تھی نا ۔ مگر خیر، وہ تو یوں ہی تھا ۔ اس ہفتے تو تمام دنیا کے تہذیب و تمدن پر آ بنی ہے ۔ دوستو ! تمھارا جام صحت ! اب میرا حوصلہ پھر بڑھ گیا ہے ۔

ہیلمین : اب گھبرانے کی کیا بات ہے ، تمھارا جام صحت ، میڈم ہیلینا ! (پیتا ہے)

ہیلینا : تو اب کوئی خطرہ نہیں رہا ؟

ڈومین : مطلق نہیں !

ڈاکٹرگال: اب تو جہاز یہاں پہنچ رہا ہے ۔ ڈاک کا عام جہاز ، اور وہ بھی ٹائم ٹیبل کے عین مطابق ۔ ٹھیک وقت پر پورے ساڑھے گیارہ بجے یہاں لنگر ڈالے گا ۔

ڈومین : وقت کی پابندی خوب چیز ہے ، دوستو ! دنیا کا نظام اسی سے قائم ہے ۔

ہیلینا : تو... گویا سب کچھ... ٹھیک ہے ۔

ڈومین : کم و بیش ۔ کیبل میرے خیال میں انھوں نے کاٹ دیا ہے ۔ اگر ٹائم ٹیبل میں کچھ فرق نہ آئے تو سب ٹھیک ہے ۔

ہیلمین : اگر ٹائم ٹیبل قائم رہے تو انسانی قوانین قائم رہیں گے ، خدائی قوانین قائم رہیں گے ، نظام کائنات قائم رہے گا ۔ ہر وہ چیز قائم رہے گی جسے قائم رہنا چاہیے۔ ٹائم ٹیبل

Taj Tahir Foundation

انجیل سے بڑھ کر ہے ۔ ہومر سے بڑھ کر ہے ۔ تمام فلاسفروں کی کتابوں سے بڑھ کر ہے ۔ ٹائم ٹیبل انسانی تہذیب و تمدن کی سب سے زیادہ کمال کی پیداوار ہے ۔ میڈم ہیلینا ! میں ذرا اپنا گلاس بھر لوں ۔

ہیلینا : تم نے پہلے مجھے یہ واقعات کیوں نہ بتائے ؟

ڈاکٹرگال: یہ کیوں کر ممکن تھا ؟

ڈومین : تمھیں ایسی باتوں سے اپنی طبیعت کو پریشان نہ کرنا چاہیے ۔

ہیلینا : لیکن اگر انقلاب پھیلتے پھیلتے یہاں تک پہنچ گیا... تو ؟

ڈومین : تو تمھیں اس کا علم بھی نہ ہوگا ۔

ہیلینا : کیوں ؟

ڈومین : کیوں کہ ہم اس سے پیشتر ہی الٹیما پر سوار ہو کر دور سمندر میں نکل جائیں گے ۔ اور ایک مہینے کے اندر، ہیلینا ! ہم روباٹوں سے اپنی شرطیں منوا کر رہیں گے ۔

ہیلینا : وہ کیوں کر ؟

ڈومین : وہ یوں کہ ہم چلتے وقت اپنے ساتھ ایک ایسی چیز لے جائیں گے جس کی خاطر روباٹ منہ مانگی قیمت ادا کرنے کے لیے تیار ہو جائیں گے ۔

ہیلینا : (کھڑی ہو کر) وہ کیا ہے ؟

ڈومین : (کھڑا ہو کر) ان کے بنانے کی ترکیب ۔ بڈھے راسم کا مسودہ ۔ جب مہینہ بھر بھی کام کاج بند رہا ۔ تو روباٹوں کو چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا ۔

ہیلینا : تم نے ... مجھ سے پہلے... کیوں نہ کہا ؟

ڈومین : ہم بلا ضرورت تمھیں خوف زدہ کرنا نہ چاہتے تھے ۔

ڈاکٹرگال: ہا ہا، میڈم ہیلینا! یہی تو اُن کی کنجی ہے اور وہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ مجھے تو کبھی یہ اندیشہ نہیں ہوا کہ روباٹ ہم سے جیت جائیں گے۔ ہم لوگوں کے سامنے اُن کی حقیقت ہی کیا ہے!

ڈومین: ہیلینا! تم زرد پڑ گئیں۔

ہیلینا: تم نے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا؟

ہیلمین: (کھڑکی کے قریب) ساڑھے گیارہ۔ ایمیلیا لنگر ڈال رہا ہے۔

ہیلینا: کیا وہ ایمیلیا ہے؟

ہیلمین: اولڈ ایمیلیا، وہ جہاز جس میں میڈم ہیلینا یہاں آئی تھیں۔

ڈاکٹرگال: اس لمحے سے ٹھیک پانچ سال پہلے۔

ہیلمین: وہ تھیلے باہر پھینک رہے ہیں، ڈاک کے تھیلے۔

ڈومین: برمن کھڑا انتظار کر رہا ہے۔ دیکھیں کیا خبر لاتا ہے۔ میں یہ معلوم کرنے کے لیے بے قرار ہو رہا ہوں کہ یورپ والے اس بغاوت کو دبانے کے لیے کیا تدبیریں کر رہے ہیں۔

ہیلمین: افسوس ہم وہاں نہ ہوئے! (کھڑکی سے ہٹ آتا ہے) وہ ڈاک اتری۔

ہیلینا: ہیری!

ڈومین: کیا ہے؟

ہیلینا: چلو یہاں سے چلے جائیں۔

ڈومین: اب ہیلینا؟ ایسا بھی کیا ہے، ہیلینا!

ہیلینا: ابھی چلیں۔ جتنی جلدی ہو سکے چلے جائیں۔ ہم سب کے سب جو یہاں ہیں، چلے جائیں۔

ڈومین: تو ایسے وقت کیوں آخر؟

ہیلینا: یہ نہ پوچھو۔ خدا کے واسطے، ہیری! خدا کے واسطے، ڈاکٹرگال، ہیلمین، الکوسٹ، خدا کے واسطے کارخانہ بند کر دیجیے! اور...

ڈومین: ہیلینا! افسوس ہے، اب ہم میں سے کوئی بھی یہاں سے نہیں جا سکتا!

ہیلینا: کیوں؟

ڈومین: کیوں کہ ہم روباٹوں کی پیداوار کو اور ترقی دینا چاہتے ہیں۔

ہیلینا: ترقی؟ اب؟ بغاوت کے بعد؟

ڈومین: ابھی تو! یہ کام بغاوت کے بعد ہی کرنے کا ہے۔ ہم نئی قسم کے روباٹ بنانے شروع کرنے کو ہیں۔

ہیلینا: کس قسم کے؟

ڈومین: آئندہ صرف یہی ایک کارخانہ نہ ہوگا۔ یونیورسل مارکے کے روباٹ آئندہ نہ بنائے جائیں گے۔ ہم ہر ملک میں، ہر سلطنت میں، ایک ایک کارخانہ کھول دیں گے۔ جانتی ہو، یہ نئے کارخانے کیا بنائیں گے؟

ہیلینا: کیا؟

ڈومین: یونیورسل روباٹ نہیں، نیشنل روباٹ!

ہیلینا: تمھارا کیا مطلب ہے؟

ڈومین: میرا مطلب یہ ہے کہ ہر کارخانے میں سے جو روباٹ نکلیں گے، اُن کی رنگت مختلف ہوگی، اُن کی زبان مختلف ہوگی۔ ایک کارخانے کا روباٹ دوسرے کارخانے کے روباٹ کے لیے بالکل اجنبی ہوگا۔ وہ کبھی ایک دوسرے کی بات نہ سمجھ سکیں گے۔ اور پھر ہم بھی اُن میں تھوڑی بہت پھوٹ ڈالتے رہیں گے۔ نتیجہ یہ

Taj Tahir Foundation

ہوگا کہ آئندہ صدیوں تک ایک مارکے کے روباٹ دوسرے مارکے کے روباٹ سے نفرت کریں گے !

ہیلمین : واللہ! ہم قسم قسم کے روباٹ بنائیں گے ۔ حبشی روباٹ، سویڈی روباٹ اور اطالوی روباٹ ، اور چینی روباٹ ۔ اور پھر...

ہیلینا : ہیری ، یہ بڑا ظلم ہے !

ہیلمین : (گلاس اونچا کرکے) میڈم ہیلینا ! سو نئی فیکٹریوں کے نام پر ! (پیتا اور ایک آرام کرسی پر گر پڑتا ہے) ہا ہا ہا ، نیشنل روباٹ ۔ دوستو ، یہ ہے کرنے کا کام !

ڈومین : ہیلینا ! نسل انسانی کی ترقی کے صرف چند سال رہ گئے ہیں ۔ اس عرصے میں انسان کو چاہیے کہ جو کچھ بھی کر سکتا ہے ، کر لے ۔

ہیلینا : کارخانہ بند کر دو ورنہ پشیمانی ہوگی ۔

ڈومین : نہیں نہیں ، اب تو پہلے سے بھی زیادہ بڑے پیمانے پر کام ہوگا ۔

[فیبری داخل ہوتا ہے]

ڈاکٹر گال : کیوں ، فیبری ؟

ڈومین : حالات کیسے ہیں ؟ کچھ ہوا ؟

ہیلینا : (فیبری سے ہاتھ ملا کر) فیبری ! تمھارے تحفے کا شکریہ ۔

فیبری : میڈم ہیلینا ! مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میرا تحفہ آپ کو پسند آیا ۔

ڈومین : تم بندرگاہ پر گئے تھے ، جہاز والے کیا خبر لائے ؟

ڈاکٹر گال : جلدی بتاؤ نا !

فیبری : (اپنی جیب سے ایک چھپا ہوا کاغذ نکال کر) اسے پڑھو، ڈومین !

ڈومین : (اخبار کھول کر) آہ !

ہیلمین : (غنودگی میں) کوئی اچھی خبر سنانا ۔

فیبری : کوئی خاص اندیشے کی بات نہیں... یعنی مقابلتاً بہ حیثیت مجموعی وہی ہوا جس کی توقع تھی ... لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں اکٹھے بیٹھ کر مشورہ کرنا چاہیے ۔

ہیلینا : فیبری ! کیا کوئی بری خبر لائے ہو ؟

فیبری : نہیں نہیں ، بلکہ اس کے برعکس ۔ میرا خیال ہے کہ ... کہ ہم دفتر میں چل بیٹھیں ۔

ہیلینا : یہیں ٹھہریے ، پاؤ گھنٹے بعد میں لنچ کے لیے آپ کا انتظار کروں گی ۔

ہیلمین : بہت خوب ۔

[ہیلینا جاتی ہے]

ڈاکٹر گال : کیا ہوا ؟

ڈومین : ستم ہوگیا !

فیبری : بلند آواز سے پڑھو ۔

ڈومین : (اخبار ہی سے پڑھتا ہے) دنیا بھر کے روباٹوں کے نام ۔

فیبری : واضح رہے کہ ایمیلیا میں ان اخباروں کے بورے کے بورے آئے ہیں ۔ ان کے سوا جہاز میں کچھ تھا ہی نہیں ۔

ہیلمین : (گھبرا کر اچھل پڑتا ہے) کیا ؟ جہاز کے عین وقت پر پہنچ جانے سے تو خیال ہوتا تھا کہ انسانوں کے ہاتھ میں ہے ۔

فیبری : جی! لیکن روباٹ بھی تو وقت کے کچھ کم پابند نہیں ہیں ۔ آگے پڑھو ڈومین !

ڈومین : (پڑھتا ہے) "دنیا بھر کے روباٹوں کے نام ۔ ہم یعنی

Taj Tahir Foundation

راسمز یونیورسل روباٹوں کی پہلی قومی انجمن ، اس بات کا اعلان کرتے ہیں - اس کائنات کے اندر انسان ہمارا اور انصاف کا دشمن ہے -" حد ہوگئی ! یہ فقرے ان کو کس نے سکھائے ؟

ڈاکٹر گال: آگے پڑھو -

ڈومین : یہ سب بکواس ہے ! لکھا ہے کہ روباٹ انسان سے اعلیٰ ہیں، اس سے زیادہ مضبوط ہیں اور زیادہ ذہین ہیں اور انسان ان کا دست نگر ہے - محض خرافات ہے !

فیبری : اور آگے تیسرا پیراگراف ؟

ڈومین : دنیا بھر کے روباٹو ! ہم تمھیں ہدایت کرتے ہیں کہ تم نسل انسان کو قتل کر دو - کوئی مرد نہ چھوڑو ، کوئی عورت نہ چھوڑو - کارخانوں ، ریلوں اور مشینوں کو بچا لو ، باقی سب کچھ فنا کر ڈالو - اس کے بعد پھر کام میں لگ جاؤ - کام ہرگز بند نہ ہونا چاہیے -

ڈاکٹر گال: غضب ہو گیا !

ہیلمین : خبیث کہیں کے !

ڈومین : (پڑھتا ہے) جب یہ حکم نامہ پہنچے تو ان ہدایات پر فوراً عمل کرو - اس کے بعد مفصل ہدایات درج ہیں - تو فیبری ! ان ہدایات پر واقعی عمل ہو رہا ہے ؟

فیبری : بہ‌ظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے -

الکوسٹ : تو ہمارا آخری وقت آن پہنچا !

[برمن تیزی سے اندر داخل ہوتا ہے]

ڈومین : جلدی کرو ، الٹیا جہاز پر سوار ہو جاؤ -

برمن : ٹھہرو ہیری ، ٹھہرو! جلدی کا کوئی فائدہ نہیں - (ایک

آرام کرسی میں گر پڑتا ہے) توبہ توبہ ! کوئی دوڑ لگائی ہے !

ڈومین : انتظار کس کا ہے ؟

برمن : جلدی کا اب کوئی فائدہ نہیں - الٹیا پر روباٹ قبضہ کر چکے ہیں -

ڈاکٹر گال: اب کوئی چارہ نہیں رہا !

ڈومین : فیبری ! بجلی کے کارخانے کو ٹیلی فون کرو -

برمن : فیبری ! بیٹھے رہو - ٹیلی فون میں کرنٹ نہیں -

ڈومین : (اپنا پستول دیکھ کر) تو میں آپ جاتا ہوں -

برمن : کہاں ؟

ڈومین : بجلی کے کارخانے کو - وہاں ابھی کچھ لوگ باقی ہیں - میں ان کو یہاں لاتا ہوں -

برمن : ٹھہرو ، ہیری !

ڈومین : کیوں ؟

برمن : اس لیے کہ انھوں نے گھر کا محاصرہ کر رکھا ہے -

ڈاکٹر گال: محاصرہ ؟ (بھاگ کر کھڑکی کی طرف جاتا ہے) ہاں واقعی!

ہیلمین : حد ہو گئی پھرتی کی -

[بائیں ہاتھ کے دروازے سے ہیلینا داخل ہوتی ہے]

ہیلینا : ہیری ! کیا ہوا ؟

برمن : (جھٹ اٹھ کر) میڈم ہیلینا ، میری مبارک باد ! بڑا خوشی کا دن ہے - آپ کو کئی ایسے دن دیکھنے نصیب ہوں !

ہیلینا : شکریہ ، برمن ! ہیری ، کوئی خاص بات ہے ؟

ڈومین : کچھ نہیں ، ہیلینا ! کچھ نہیں - تم مت گھبراؤ - بس ذرا سی دیر صبر سے کام لو -

Taj Tahir Foundation

ہیلینا : ہیری ! یہ کیا ہے ؟ (روباٹوں کے دستورالعمل کی طرف اشارہ کرتی ہے جسے اس نے پیٹھ پیچھے چھپا رکھا تھا) باورچی خانے کے روباٹوں کے پاس تھا ۔

ڈومین : یہاں بھی پہنچ گئے ؟ اب کہاں ہیں ؟

ہیلینا : چلے گئے ۔ گھر کے ارد گرد ہزاروں روباٹ کھڑے ہیں ۔

[کارخانے سے سائرن اور سیٹیوں کی آواز آتی ہے]

فیبری : دیکھو کارخانے کی سیٹیاں بج رہی ہیں ۔

برمن : دوپہر ہو گئی ۔

ہیلینا : ہیری ! تمھیں یاد ہے ، آج سے پانچ سال پہلے...

ڈومین : (اپنی گھڑی دیکھ کر) ابھی دوپہر تو نہیں ہوئی ! یہ ضرور وہ ہوگا ... وہ ...

ہیلینا : کیا ؟

ڈومین : روباٹوں کا الارم ، ان کے حملے کا سگنل ۔

(پردہ)

تیسرا ایکٹ

منظر ۔ ہیلینا کا ڈرائنگ روم ، پہلے کے مطابق ۔ کمرے میں بائیں ہاتھ ہیلینا بیٹھی پیانو بجا رہی ہے ۔ ڈومین داخل ہوتا ہے ۔ ڈاکٹر گال کھڑکی کے باہر دیکھ رہا ہے ۔ الکوسٹ الگ ایک آرام کرسی پر بیٹھا ہے ۔ سر دونوں ہاتھوں میں تھام رکھا ہے ۔

ڈاکٹر گال : خدایا ! ابھی اور کتنے باقی ہیں ؟

ڈومین : کون ؟ روباٹ ؟

ڈاکٹر گال : ہاں ۔ باغ کے جنگلے کے ساتھ ساتھ یوں کھڑے ہیں جیسے دیوار چن دی گئی ہو ۔ وہ اتنے چپ چاپ کیوں ہیں ؟ مکان کے چاروں طرف اس خاموشی کی فصیل کو دیکھ کر دہشت ہوتی ہے ۔

ڈومین : خدا جانے کس بات کا انتظار کر رہے ہیں ؟ گال ! اب اُن کے حملہ کر دینے میں بہت دیر معلوم نہیں ہوتی ۔ اگر یہ جنگلے کا سہارا بھی لیں تو لوہے کا یہ جنگلہ تیلیوں کی طرح ٹوٹ جائے ۔

ڈاکٹر گال : اسلحہ اُن کے پاس کوئی نہیں ۔

ڈومین : ہم اُن کے مقابلے میں پانچ منٹ کے لیے بھی نہیں ٹھہر سکتے ۔ حملہ ہوا تو اُن کا سیلاب ہمیں خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا ۔ خدا جانے یہ دھاوا کیوں نہیں بول دیتے ؟ گال...

Taj Tahir Foundation

ڈاکٹر گال : کہو ۔

ڈومین : پانچ منٹ میں ہمارا کیا حشر ہوگا ۔ ہمیں انھوں نے بری طرح جکڑ رکھا ہے ، گال ! ہم تمام ہوگئے ۔

الکوسٹ : میڈم ہیلینا کیا بجا رہی ہیں ؟

ڈومین : معلوم نہیں ۔ کسی نئی چیز کی مشق کر رہی ہیں ۔

الکوسٹ : اب بھی مشق ہی کر رہی ہیں !

(توقف)

ڈاکٹر گال : ڈومین ! ہم نے ایک بڑی غلطی کی ۔

ڈومین : (رک کر) وہ کیا ؟

ڈاکٹر گال : ہم نے روباٹوں کے چہرے بالکل ہی ایک جیسے بنا دیے ۔ ایک لاکھ چہرے سب کے سب ایک جیسے اور سب کے سب ایک ہی طرف کو اٹھے ہوئے ۔ ایک لاکھ بے رونق چہرے ، بے رنگ سے دھبے ۔ ان کا نظارہ ایک بھیانک خواب سے کم نہیں ۔

ڈومین : اگر وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے تو ...

ڈاکٹر گال : تو اس قدر ہول نہ آتا ! (کھڑکی سے پلٹ کر) لیکن ان کے پاس اسلحہ اب بھی کوئی نہیں ۔

ڈومین : ہوں ! (دوربین میں سے بندرگاہ کو دیکھ کر) نہ معلوم ، ایمیلیا جہاز سے کیا آتار رہے ہیں ؟

ڈاکٹر گال : خدا کرے اسلحہ نہ ہوں ۔

[فیبری جالی کے دروازے سے پچھلے حصے میں داخل ہوتا ہے ۔ ساتھ بجلی کے دو تاروں کو کھینچ کر لا رہا ہے]

فیبری : معاف کرنا ، ہیلمین ! تار زمین پر رکھ دو ۔

ہیلمین : (فیبری کے پیچھے داخل ہو کر) توبہ ہے کس مشکل

سے یہ کام پورا ہوا ہے ! خبر کیا ہے ؟

ڈاکٹر گال : کچھ نہیں ۔ ہم چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہیں ۔

ہیلمین : میں سیڑھیوں کے منہ پر اسباب کا انبار لگا کر رستہ بالکل بند کر آیا ہوں ۔ یہاں پانی ہے ؟ آہا ، یہ رہا !

[پیتا ہے]

ڈاکٹر گال : اس تار کو اب کیا کرو گے فیبری ؟

فیبری : ذرا ٹھہرو ۔ قینچی نہیں یہاں ؟

ڈاکٹر گال : قینچی ! قینچی کہاں ہوگی ؟

[تلاش کرتا ہے]

ہیلمین : (کھڑکی میں سے باہر دیکھ کر) خدا کی پناہ ! ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں ۔ ذرا دیکھو ۔

ڈاکٹر گال : جیبی قینچی سے کام چل جائے گا ؟

فیبری : ہاں ، یہاں دینا ۔ (لکھنے کی میز کے برقی لیمپ کا کنکشن کاٹ کر اپنے تار اس سے ملا دیتا ہے)

ہیلمین : (کھڑکی کے پاس سے) ڈومین ! مجھے اچھے آثار دکھائی نہیں دیتے ۔ ایسے معلوم ہوتا ہے ، جیسے ہمارے چاروں طرف موت اور ہلاکت منتظر کھڑی ہے ۔

فیبری : اب یہ بالکل تیار ہے ۔

ڈاکٹر گال : کیا تیار ہے ؟

فیبری : یہ بجلی کے تار ۔ اب ہم جب چاہیں اس سوچ کو دبانے سے باغ کے تمام جنگلے میں بجلی کا کرنٹ دوڑا سکتے ہیں ۔ اس کے بعد جو جنگلے کو چھوئے گا ، وہ وہیں بھسم ہوکر رہ جائے گا ۔ شکر ہے کہ ابھی ہمارے چند آدمی موجود ہیں ۔

Taj Tahir Foundation

ڈاکٹر گال: کہاں؟

فیبری: بجلی کے کارخانے میں - حضور والا! کم از کم امید اسی بات کی ہے - (جا کر آتش دان پر رکھا ہوا ایک لیمپ جلاتا ہے) خدا کا شکر ہے کہ اب تک زندہ ہیں اور کام کر رہے ہیں - (لیمپ بجھا دیتا ہے) جب تک یہ جل رہا ہے، بجلی کے کارخانے میں کام کرنے والے انسان محفوظ ہیں -

ہیلمین: فیبری! سیڑھیوں کا راستہ اچھی طرح مسدود ہے؟

فیبری: ہاتھوں میں چھالے ڈال لیے ہیں -

ہیلمین: اپنی جان کی حفاظت کرنا بھی تو ضروری ہے -

ڈومین: (دوربین رکھ کر) برمن کہاں مر گیا؟

فیبری: وہ مینجر کے دفتر میں ہے؛ کچھ حساب کر رہا ہے -

ڈومین: میں نے اُسے بلوا بھیجا ہے - ہمیں آپس میں مشورہ کرنا چاہیے - (کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہلتا ہے)

ہیلمین: اچھی بات ہے، کر لو - میڈم ہیلینا کیا بجا رہی ہیں؟ (بائیں ہاتھ کے دروازے پر جاتا اور رکتا ہے)

[جالی کے دروازے سے برمن داخل ہوتا ہے - حساب کتاب کا ایک بہت بڑا رجسٹر اٹھا رکھا ہے - تاروں سے ٹھوکر کھاتا ہے]

فیبری: دیکھنا برمن! رستے میں تار ہے -

ڈاکٹر گال: یہ تم کیا اٹھائے پھرتے ہو؟

برمن: (کتاب میز پر رکھ کر) یہ حساب کا رجسٹر ہے - میں چاہتا ہوں کہ سب حساب جمع کر کے بند کر دوں، پیشتر اس کے کہ ... پیشتر اس کے کہ ... میرا مطلب ہے، اب کی بار شروع سال کا انتظار فضول ہے - کیا

ہو رہا ہے؟ (کھڑکی تک جاتا ہے) ارے! یہاں تو غضب کا سناٹا ہے -

ڈاکٹر گال: تمھیں کچھ نظر نہیں آتا؟

برمن: کچھ نہیں - بس ایک بہت بڑی نیلی سی سطح دکھائی دیتی ہے -

ڈاکٹر گال: وہ روباٹ ہیں -

برمن: اچھا؟ لو، ہمیں دکھتے ہی نہیں - (میز پر بیٹھ کر رجسٹر کھولتا ہے)

ڈومین: یہ تمھیں حساب کا کیا خبط ہوا ہے، برمن؟ روباٹ ایمیلیا جہاز سے اسلحہ اتار رہے ہیں!

برمن: تو پھر میں کیا کروں؟ میں انھیں کیوں کر روک سکتا ہوں؟

ڈومین: ہم میں سے کوئی انھیں نہیں روک سکتا -

برمن: تو بس پھر مجھے حساب کرنے دو - (پھر اپنے کام میں مصروف ہو جاتا ہے)

فیبری: سنو ڈومین! ہم نے اس جنگلے کو بارہ سو وولٹ کے کرنٹ کے ساتھ کنکٹ کر دیا ہے اور ...

ڈومین: ذرا ٹھہرو! الٹیما نے اپنی توپوں کا رخ ہماری طرف موڑ دیا ہے -

ڈاکٹر گال: یہ کس نے کیا؟

ڈومین: روباٹوں نے -

فیبری: تو پھر دوستو! آخری وقت آن پہنچا - تم جانتے ہو، روباٹ لڑائی کے فن سے پوری طرح واقف ہیں -

ڈاکٹر گال: تو ہم ...

ڈومین: ہاں، اب کوئی چارہ نہیں!

Taj Tahir Foundation

(توقف)

ڈاکٹر گال: یورپ نے روباٹوں کو لڑنا سکھا کر ایک بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے ۔ وہ کم از کم ہمیں اپنی سیاسیات سے معاف رکھتے تو اس میں ان کا کیا بگڑتا تھا ۔ میں پھر کہوں گا کہ روباٹوں کو سپاہیوں کا کام سکھانا بہت بڑا جرم تھا ۔

الکوسٹ: روباٹوں کو بنانا جرم تھا !

ڈومین: کیا ؟

الکوسٹ: روباٹوں کو بنانا جرم تھا !

ڈومین: نہیں الکوسٹ ! میں آج بھی اس بات پر پشیمان نہیں ۔

الکوسٹ: آج بھی تم پشیمان نہیں ؟

ڈومین: نہیں ، آج بھی نہیں ! آج تہذیب انسانی کا آخری دن ہے لیکن میں آج بھی پشیمان نہیں ۔ روباٹوں کی تخلیق ایک بہت بڑا کارنامہ تھا ۔

برمن: (بے رنگ آواز میں) تین کروڑ ساٹھ لاکھ ۔

ڈومین: (بوجھل آواز میں) الکوسٹ! یہ ہماری زندگی کی آخری ساعت ہے ۔ ہمارا ایک پاؤں ابھی سے آخرت کی منزل پر ہے لیکن پھر بھی میں کہتا ہوں کہ الکوسٹ ! مزدوری کی لعنت سے ، مشقت کی آلودگی اور غلاظت سے تھکا کر مار ڈالنے والی غلامی کی ذلت سے انسان کو نجات دلانا ، یہ ایک ایسا خواب نہ تھا جس پر مجھے ندامت ہو ۔ الکوسٹ ! خدمت کرنا بہت مشکل تھا ... انسانی زندگی محنت اور مشقت کے بوجھ کے نیچے دبی ہوئی تھی اور اس بوجھ سے اپنے کندھوں کو آزاد کرانا ...

الکوسٹ: یہ خواب تم دیکھ رہے تھے ۔ لیکن جنھوں نے روباٹوں

کی اس لعنت کو ایجاد کیا ، ان کے دل میں اس کا شائبہ تک نہ تھا ۔ بڈھا راسم صرف خدا کو نیچا دکھانا چاہتا تھا ۔ اور چھوٹا راسم صرف ہوس کا بندہ تھا ۔ آر ۔ یو ۔ آر کے حصہ داروں کے دل تمھارے ان اعلیٰ خیالات سے بیگانہ ہیں ۔ انھیں صرف روپے کا لالچ ہے ، وہ صرف اپنے منافع کو دیکھتے ہیں ۔ وہ صرف اپنے ڈویڈنڈوں کا حساب لگاتے رہتے ہیں ۔ ان ہی ڈویڈنڈوں نے نسل انسان کو تباہ کر دیا ہے ۔

ڈومین: (چڑ کر) میں ان کے ڈویڈنڈوں پر لعنت بھیجتا ہوں ! تم سمجھتے ہو کہ میں ان زرپرستوں ، ان ہوس کے بندوں کے لیے کام کر رہا تھا ۔ میں صرف اپنے لیے کام کر رہا تھا ، صرف اپنے لیے، صرف اپنی تسکین کے لیے ! میں چاہتا تھا کہ انسان کو آقائی نصیب ہو ۔ وہ روٹی کے ٹکڑے ٹکڑے کے لیے پسینہ نہ بہاتا رہے ۔ مجھے یہ گوارا نہ تھا کہ سرمایہ داروں کی مشینوں پر کام کرتے کرتے انسان مزدوروں کے جسم اور ان کی روحیں گھل گھل کر فنا ہو جائیں ۔ میں چاہتا تھا ، انسانی معاشرت کولھوؤں اور چکیوں کے کوڑے کرکٹ سے پاک صاف ہو جائے ۔ ذلت اور دکھ سے مجھے نفرت ہے ۔ افلاس کو دیکھ کر مجھے گھن آتی ہے ۔ میں ایک نئی نسل کا آغاز چاہتا تھا ، میں چاہتا تھا ، میرا خیال تھا...

الکوسٹ: کیا ؟

ڈومین: (مقابلتاً نرمی سے) میں تمام نوع انسان کو کائنات کی بادشاہت دینا چاہتا تھا ۔ چاہتا تھا ، سب انسان آقائی کے

Taj Tahir Foundation

تخت پر متمکن ہوں اور کروڑوں روباٹ ، یہ مشین کے بنے ہوئے غلام ان کی غلامی کریں ۔ انسان آزاد ہو جائیں ؛ تمام بندشوں سے آزاد ، تمام مجبوریوں سے آزاد ، تاکہ ترقی کے لیے ان کے پر کھلے ہوں اور وہ بلندیوں پر اڑتے ہوئے تکمیل کے درجے کو جا پہنچیں ۔ ایک سو سال مجھے اور دو ۔ بشر کے اس شاندار خواب کی تعبیر کے لیے صرف ایک سو سال !

برمن : (بے رنگ آواز میں) حاصل لگے تین ارب سات کروڑ ۔ ٹھیک ۔

(توقف)

ہیلمین : (بائیں ہاتھ دروازے کے قریب) سچ مچ موسیقی میں کتنا اثر ہے ! اس سے کس قدر روحانیت چھا جاتی ہے ۔ کس قدر پاکیزگی ! حالانکہ...

الکوسٹ : کیا ؟

ہیلمین : حالانکہ اس وقت حیات انسانی کی شام ہرلمحہ تاریک تر ہو رہی ہے ۔ آہ ! ہمیں ان باتوں سے منہ نہ موڑنا چاہیے تھا ۔ (کھڑکی تک جا کر باہر دیکھتا ہے)

فیبری : کن باتوں سے ؟

ہیلمین : زندگی کی حسین چیزوں سے ۔ ذرا غور کرو تو دنیا خوبصورت سے خوبصورت چیزوں سے بھری پڑی ہے ۔ دنیا حسین تھی ، دلکش تھی ! لیکن تمھیں بتاؤ کہ ہم نے اس سے کیا لطف اٹھایا ؟

برمن : (بے رنگ آواز میں) چار ارب بیالیس کروڑ ۔ نہایت خوب !

ڈومین : (کھڑکی کے قریب) زندگی عظیم الشان چیز تھی ۔ دوستو ! زندگی ... گال ! خدا کے لیے سوچ کو دباؤ ۔

جنگلے میں کرنٹ چھوڑ دو ۔

ڈاکٹر گال: کیوں ؟

ڈومین : روباٹ جنگلے کو تھامے کھڑے ہیں ۔ چھوڑ دو کرنٹ !

فیبری : کیوں ؟

ہیلمین : وہ اسے تھامے ہوئے کھڑے ہیں ۔

ڈاکٹر گال: (کھڑکی کے قریب) ملا دو تار کے سرے کرنٹ سے !

[فیبری سوچ دباتا ہے]

ہیلمین : آہاہاہا ! وہ دہرے ہوئے ۔ وہ مر گیا ۔ دو ! تین ! چار !

ڈاکٹر گال: وہ پیچھے ہٹ رہے ہیں ۔

ہیلمین : پانچ مر گئے !

ڈاکٹر گال: (کھڑکی سے ہٹ آتا ہے) یہ پہلا مقابلہ تھا ۔

ہیلمین : (خوشی سے) پہلے ہی مقابلے میں وہ جل کر راکھ ہوگئے ، بالکل راکھ ہو گئے ۔ ہاہا ! ہار ماننے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ (بیٹھ جاتا ہے)

ڈومین : (اپنی پیشانی پونچھ کر) شاید ہم سب آج سے سو سال پہلے مارے گئے تھے اور اس وقت یہ ہماری روحیں ، ہمارے بھوت یہاں پھر رہے ہیں ۔ شاید ہمیں مرے ہوئے صدیاں گزر چکی ہیں ۔ اور اب اپنی زبانوں سے وہی کچھ دہرا رہے ہیں جو ہم نے اپنی موت سے پہلے کہا تھا ۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ سب کچھ مجھ پر کسی پہلے جنم میں گزر چکا ہے ۔ جیسے مجھے ایک کاری زخم لگا تھا ، یہاں میرے حلق پر ۔ اور تمھیں فیبری...

فیبری : مجھے کیا ؟

Taj Tahir Foundation

ڈومین : گولی مار دی گئی تھی !

ہیلمین : واہیات ! اور بھلا مجھے ؟

ڈومین : چھری سے مار دیا گیا تھا ۔

ڈاکٹرگال: اور مجھ پر کچھ نہیں گزری ؟

ڈومین : تمھارا ایک ایک عضو جدا کر ڈالا گیا تھا !

ہیلمین : کیا بیہودہ باتیں ہیں ! خیال کیجیے کہ مجھے چھری مار دی گئی تھی ! میں تو کبھی ہار نہ مانوں گا ۔

(توقف)

ہیلمین : احمقو ! تم سب کو سانپ کیوں سونگھ گیا ؟ بد بختو ! کچھ بولو نا ۔

الکوسٹ : یہ بتاؤ نا کہ اس کا الزام کس کو دیں؟ مجرم کون ہے ؟

ہیلمین : کیا فضول بات ہے ۔ مجرم ! مجرم کوئی بھی نہیں ۔ قصور اگر ہے تو روباٹوں کا ۔ روباٹ اور سے اور ہو گئے ہیں ۔ روباٹوں کی فطرت بدل جائے تو اس میں کسی کا کیا قصور ؟

الکوسٹ : سب قتل ہوگئے ۔ کُل نسل انسان فنا ہوگئی ۔ ساری دنیا فنا ہوگئی۔ (کھڑے ہوکر) وہ دیکھو سب گھروں سے خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں ۔ او خدا ! او خدا ! یہ کس کا گناہ ہے ؟

برمن : (بے رنگ آواز میں) باون کروڑ ۔ توبہ توبہ ! نصف ارب !

ڈومین : میرا خیال ہے کہ ... کہ تم مبالغہ کر رہے ہو ۔ تمام نسل انسان کو قتل کر دینا کچھ آسان کام نہیں ۔

الکوسٹ : میں اس کا مجرم سائنس کو سمجھتا ہوں ۔ میں اس کا مجرم انجینیری کو سمجھتا ہوں ۔ میں تم کو ، اپنے آپ کو ،

سب کو مجرم سمجھتا ہوں ۔ سب انسانوں کا خون ہماری گردن پر ہے ۔ ہم نے منافع کے لیے، حرص کے لیے، ترقی کے لیے...

ہیلمین : کیا لغو باتیں کر رہے ہو ۔ لوگ ایسی آسانی سے ہتھیار نہ ڈالیں گے ۔ ہا ہا ! دیکھیے آگے کیا ہوتا ہے ۔

الکوسٹ : یہ سب ہمارا قصور ہے ؛ سب ہمارا قصور ہے ۔

ڈاکٹرگال : (پیشانی کا پسینہ پونچھ کر) میری بات سنو ، دوستو ! یہ سب میرا کیا دھرا ہے ۔ جو کچھ ہو رہا ہے ، اس سب کی ذمہ داری مجھ پر ہے ۔

فیبری : تم پر گال ؟

ڈاکٹرگال: ہاں ، مجھے بولنے دو ۔ روباٹوں کو میں نے بدل دیا تھا ۔

برمن : (کھڑے ہو کر) ہائیں ؟ یہ کیا کہہ رہے ہو، گال ؟

ڈاکٹرگال: میں نے روباٹوں کی فطرت کو بدل دیا تھا ۔ میں نے ان کے بنانے کی ترکیب کو بدل دیا تھا ۔ ان کے جسم میں بعض چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں کر دی تھیں ۔ اُن میں غصے کی خاصیت میں نے پیدا کر دی تھی ۔

ہیلمین : (اچھل کر) حد ہوگئی! یہی تبدیلی پیدا کرنے کی وجہ ؟

برمن : یہ تم نے آخر کیا کیوں ؟

فیبری : تم نے ہم سے یہ کہا کیوں نہیں ؟

ڈاکٹرگال: میں سب کچھ خفیہ طور پر کر رہا تھا جس کا علم میرے سوا کسی کو نہ تھا۔ میں روباٹوں کو انسانوں میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا تھا ۔ بعض باتوں میں وہ اب بھی ہم سے بہتر ہیں ، ہم سے زیادہ طاقت ور ہیں۔

فیبری : اس کا روباٹوں کی اس بغاوت سے کیا تعلق ؟

ڈاکٹرگال: بہت گہرا تعلق ہے ! میرے خیال میں سب کچھ اسی

Taj Tahir Foundation

کا نتیجہ ہے - روباٹ اب مشین نہیں رہے - انھیں اب
اپنی برتری کا پورا احساس ہو چکا ہے - چناں چہ
وہ ہم سے نفرت کرتے ہیں - وہ ہر انسانی چیز سے نفرت
کرتے ہیں -

ڈومین : آپ سب بیٹھ جائیے -

[گال کے سوا باقی سب بیٹھ جاتے ہیں]

شاید ہم صدیوں پہلے قتل کر دیے گئے تھے - شاید یہ
صرف ہماری روحیں بول رہی ہیں - دیکھو ! تمھارا رنگ
فق ہو رہا ہے -

فیبری : یہ باتیں چھوڑو ، ہیری ! وقت بہت تھوڑا باقی ہے -

ڈومین : ہاں ، ہمیں واپس جانا چاہیے - فیبری ! فیبری ! تمھارے
ماتھے کو جہاں گولی نے چھیدا تھا ، وہاں سے خون
بہہ رہا ہے -

فیبری : یہ کیا بکواس ہے ؟ (کھڑے ہو کر) ڈاکٹر گال !
روباٹوں کو بنانے کا طریقہ تم نے بدلا تھا ؟

ڈاکٹر گال : ہاں !

فیبری : تمھیں معلوم تھا کہ تمھارے ان ... ان تجربوں کا نتیجہ
کیا ہوگا ؟

ڈاکٹر گال : ہاں ، مجھے معلوم تھا -

فیبری : تو پھر تم نے کیوں ایسا کیا ؟

ڈاکٹر گال : اپنی خاطر - تجربہ میں کر رہا تھا -

[ہیلینا بائیں ہاتھ کے دروازے سے داخل ہوتی ہے -
سب کھڑے ہوجاتے ہیں]

ہیلینا : یہ جھوٹ بول رہے ہیں ، جھوٹ بول رہے ہیں - او

ڈاکٹر ، اتنا جھوٹ !

فیبری : معاف کیجیے ، بیگم...

ڈومین : (ہیلینا کے پاس جا کر) ہیلینا ، تم ؟ میں تمھیں دیکھوں
تو - تم زندہ ہو ؟ (اسے اپنے بازوؤں میں لے کر) تمھیں
کیا ، معلوم میرے تصور میں کیسے نقشے کھنچ رہے
تھے - ہیلینا ! موت بڑی بھیانک چیز ہے -

ہیلینا : ٹھہرو ، ہیری !

ڈومین : (ہیلینا کو سینے سے چمٹا کر) نہیں ، نہیں ، مجھے چومو-
مجھے تم سے ملے صدیاں گزر چکی ہیں - تمھیں کیا معلوم ،
تم نے مجھے کس خواب سے جگا دیا ہے - ہیلینا ! اب
مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ - ہیلینا ! زندگی تمھیں ہو -

ہیلینا : ہیری ! دیکھو یہ سب لوگ یہاں موجود ہیں -

ڈومین : (ہیلینا کو چھوڑ کر) دوستو ! تم سب چلے جاؤ -

ہیلینا : نہیں ہیری ! انھیں یہیں رہنے دو - انھیں سننے دو -
ڈاکٹر گال بے ... بے گناہ ہیں -

ڈومین : بے گناہ کیسے ؟ گال نے کس سے پوچھا تھا ؟

ہیلینا : نہیں ، ہیری! گال نے جو کچھ کیا میرے کہنے سے کیا -
ڈاکٹر گال ! انھیں بتائیے کہ کتنے سال ہوئے ، میں نے
آپ سے کہا تھا...

ڈاکٹر گال : میں نے جو کچھ کیا ، اپنی ذمہ داری پر کیا -

ہیلینا : یہ غلط ہے - ان کی بات پر یقین نہ کرو ، ہیری ! یہ
میری مرضی تھی کہ روباٹوں میں روح ڈالی جائے -

ڈومین : ہیلینا ! اس بات کا روح سے کیا تعلق ؟

ہیلینا : مجھے بات کرنے دو - ڈاکٹر گال کہنے لگے کہ میں صرف
چند عضوی... عضوی...

Taj Tahir Foundation

ہیلمین : عضوی اضافے کیسے ہوں گے ۔

ہیلینا : میں چاہتی تھی ، روباٹوں میں بھی روح ہو ۔ ہیری ! مجھے ان پر بڑا ترس آتا تھا ۔

ڈومین : ہیلینا ! تم نے بڑی... بڑی... حماقت کی ۔

ہیلینا : (بیٹھ جاتی ہے) تو یہ حماقت تھی ؟

فیبری : معاف کیجیے ، میڈم ہیلینا ! ڈومین کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ نے... اس نے... یعنی آپ نے انجام کو نہ سوچا ۔

ہیلینا : فیبری ! میں نے سب کچھ سوچ لیا تھا ۔ ان پانچ سالوں میں جو میں نے آپ کے ساتھ بسر کیے ، میں سوچنے کے سوا اور کر کیا رہی تھی ۔ ایما تک یہی کہتی تھی ۔

ڈومین : ایما کا ذکر مت کرو ۔

ہیلینا : ایما خلق خدا کی زبان ہے ۔ تم سمجھ نہیں سکتے کہ...

ڈومین : مطلب کی بات کرو ۔

ہیلینا : میں روباٹوں سے ڈرتی تھی ۔

ڈومین : کیوں ؟

ہیلینا : میں کہتی تھی وہ کہیں ہم سے نفرت نہ کرنے لگیں ۔

الکوسٹ : نفرت تو وہ کر ہی رہے تھے ۔

ہیلینا : پھر مجھے خیال آیا کہ اگر وہ بھی ہماری طرح بن جائیں تو ہمیں سمجھ سکیں گے ۔ اگر اُن میں کچھ انسانی خاصیتیں پیدا ہو جائیں تو وہ ہم سے اتنی نفرت نہ کریں گے...

ڈومین : تو مجھے افسوس ہے ہیلینا ! کہ تم نے جو کچھ سوچا ، غلط سوچا ۔ انسان سے سب سے زیادہ نفرت کرنے والا انسان ہی ہے ۔ پتھروں کو انسان بنا دو تو وہ بھی

ہمیں سنگ سار کر دیں ۔ لیکن تم اپنی بات کر لو ۔

ہیلینا : ہیری ! ایسی بات مت کرو ۔ یہ ظلم تھا کہ ہم اُن سے ذرا بھی ہمدردی نہ کر سکتے تھے ۔ ان کے ہمارے درمیان ایک ایسی سنگدلانہ اجنبیت حائل تھی... اس لیے میں نے...

ڈومین : آگے بولو ۔

ہیلینا : اس لیے میں نے ڈاکٹر گال سے کہا کہ انھیں کسی طرح بدل ڈالیے ۔ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ انھوں نے خود کچھ نہیں کیا ۔

ڈومین : لیکن کیا تو !

ہیلینا : میرے کہنے سے ۔

ڈاکٹر گال : نہیں ، میری اپنی مرضی تھی ۔ میں خود یہ تجربہ کرنا چاہتا تھا ۔

ہیلینا : ڈاکٹر گال ! یہ غلط ہے ۔ میں پہلے سے جانتی تھی کہ آپ میرا کہا نہ موڑیں گے ۔

ڈومین : تمھیں کیسے معلوم تھا ؟

ہیلینا : ہیری ! تم جانتے ہو ۔

ڈومین : اس لیے کہ اسے تم سے محبت تھی ۔ ان سب کی طرح ۔

(توقف)

ہیلمین : (کھڑکی میں جا کر) ایک اور جتھا آن پہنچا ۔ ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے زمین انھیں اُگل رہی ہے ۔ کون جانے یہ دیواریں بھی بدل کر روباٹوں کی قطاریں بن جائیں !

برمن : میڈم ہیلینا ! اگر میں آپ کی حمایت میں بولوں ، تو آپ مجھے کیا دیں گی ؟

Taj Tahir Foundation

هیلینا : میری حمایت میں ؟

برمن : آپ کی یا گال کی ، جیسا آپ چاہیں ۔

هیلینا : تو کیا اتنی سنگین بات ہے ؟

برمن : صرف اخلاق نقطۂ نظر سے ۔ بیگم ! ہمیں ایک مجرم کی ضرورت ہے ۔ مصیبت کے وقت کسی کو مجرم قرار دے لینے سے دل کو بڑی تسکین ہوتی ہے ۔

ڈومین : ڈاکٹر گال ! تمھیں ان تجربہ بازیوں کا اختیار کس نے دیا تھا ؟

برمن : قطع کلام معاف کرنا ، ڈومین ! گال ! یہ قضیہ تم نے کب شروع کیا تھا ؟

ڈاکٹر گال: تین سال ہوئے ۔

برمن : خوب ۔ اور اپنا یہ عمل کل کتنے روباٹوں پر آزمایا تم نے ؟

ڈاکٹر گال: میں تو صرف تجربہ کر رہا تھا ۔ چند سو روباٹوں سے زیادہ نہیں ۔

برمن : تھینکس ! اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر دس لاکھ پرانے روباٹوں میں صرف ایک گال کا نئی قسم کا ترقی یافتہ روباٹ ہے ۔

ڈومین : اس کا مطلب ہے کہ ...

برمن : کہ اُن کو آسانی سے نظر انداز کیا جا سکتا ہے ۔

فیبری : برمن ٹھیک کہتا ہے ۔

برمن : میرا بھی یہی خیال ہے ۔ لیکن تمھیں معلوم ہے کہ یہ سب قصور کس بات کا ہے ؟

فیبری : کس بات کا ؟

برمن : زیادہ تعداد کا ! ہم نے غلطی یہ کی کہ روباٹوں کی تعداد

بہت بڑھا دی ۔ ایک نہ ایک دن ضرور ایسا آنا تھا کہ روباٹ انسانوں سے زیادہ طاقت پکڑ لیتے اور یہ سب کچھ رونما ہوتا جو اس وقت ہو رہا ہے ۔ لیکن ہم احمقوں کی طرح اپنے ہی ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے تھے اور دھڑا دھڑ روباٹ بنائے چلے جاتے تھے ۔ یہ قصور ہم سب کا ہے !

ڈومین : تمہارا خیال ہے ، یہ ہمارا قصور ہے ؟

برمن : نہیں، ہمارا قصور نہیں ۔ میں تو یونہی مذاق کر رہا تھا ۔ کسی کارخانے کی پیداوار کو گھٹانا بڑھانا مینجر کے اختیار میں نہیں ہوتا ۔ یہ تو ہمیشہ مانگ پر منحصر ہوتا ہے ۔ ساری دنیا روباٹ مانگ رہی تھی ۔ یہ مانگ بڑھتی چلی جا رہی تھی اور ہم انجینیری اور تمدن اور ترقی کے متعلق ڈینگیں مارتے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ لڑھکے چلے جا رہے تھے اور دل میں یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اس خرافات سے ہماری رہنمائی ہوتی رہے گی ، حالانکہ ہر ایک چیز کی رفتار اپنے ہی وزن کی وجہ سے لمحہ بہ لمحہ تیزتر ہوتی چلی جا رہی تھی اور ہر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی فرمائش اس طوفان کو بڑھائے چلی جاتی تھی ۔ ہوتے ہوتے آخر یہ نوبت آن پہنچی ۔

هیلینا : برمن ! یہ تو بڑا ظلم تھا ۔

برمن : یہی تو ، بیگم ہیلینا ! صرف ڈومین ہی نہیں ، میں بھی خواب دیکھتا رہتا تھا ۔ سوچتا تھا ، نظام دنیا کی ایک نئی طرح ڈالی جائے ۔ اور میرا خواب ، بیگم ہیلینا ! اتنا سہانا تھا کہ اس کا ذکر کرنے سے بھی اس کا

Taj Tahir Foundation

حسن زائل ہو جاتا ہے - لیکن جب میں نے جمع خرچ کا یہ گوشوارہ تیار کیا تو اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ دنیا کی تاریخ بڑے بڑے خوابوں سے نہیں بنتی ، بلکہ تاریخ لاکھوں دیانت دار ، گو کسی حد تک بے ایمان ، خود غرض لوگوں کی بے حقیقت چھوٹی چھوٹی ضروریات کے مجموعے کا نام ہے - تاریخ کا بنانا عالی دماغ لوگوں کے ہاتھ میں نہیں ، عوام کے ہاتھ میں ہے -

ہیلینا : برمن ! تو کیا ہمیں اس کی بھینٹ چڑھایا جا رہا ہے ؟ ہم اس کے لیے فنا ہو رہے ہیں ؟

برمن : بیگم ہیلینا ! فنا کا نام مت لو - ہم فنا ہونا نہیں چاہتے - کم از کم میں نہیں چاہتا !

ڈومین : تم کیا کرنا چاہتے ہو ؟

برمن : کیا کرنا چاہتا ہوں ؟ اس پھندے میں سے نکلنا چاہتا ہوں اور کچھ نہیں چاہتا -

ڈومین : ہوش کی باتیں کرو -

برمن : میں سچ کہتا ہوں ، ہیری ! بہرحال کوشش کرنے میں کیا مضائقہ ہے ؟

ڈومین : (اس کے قریب رک کر) وہ کس طرح ؟

برمن : کسی جائز طریقے سے - میں کوئی ناجائز بات نہیں کرنا چاہتا - تم مجھے پورا پورا اختیار دے کر بھیج دو ؛ میں روباٹوں کے ساتھ گفت و شنید کرتا ہوں -

ڈومین : جائز طریقوں سے ؟

برمن : اور کیا ! مثلاً میں ان سے کہوں گا ، معزز و محترم روباٹو! تمھارے پاس سب کچھ ہے - تمھارے پاس عقل ہے ، تمھارے پاس طاقت ہے ، تمھارے پاس اسلحہ ہے -

لیکن ہمارے پاس کاغذ کا صرف ایک دل چسپ پرزہ ، پرانی پیلے رنگ کی ایک ایسی دستاویز ہے ...

ڈومین : راسم کا مسودہ !

برمن : ہاں - اور میں ان سے کہوں گا ، اس دستاویز میں تمھارے والا قدر آغاز اور تمھاری گھڑت کے شان دار عمل کا سارا حال لکھا ہے - محترم روباٹو ! اس کاغذ پر جو چند لکیریں کھنچی ہیں ، ان کے بغیر تم ایک اور روباٹ بھی پیدا نہیں کر سکتے - اور بیس سال کے بعد روباٹوں کا ایک فرد زندہ باقی نہ بچے گا جسے تم کسی چڑیا خانے میں بھی دکھا سکو - میرے معزز دوستو ! اس فنا کا مقابلہ تم نہ کر سکو گے - لیکن اگر تم ہم سب انسانوں کو ، جو اس وقت راسم کے جزیرے پر آباد ہیں ، اس سامنے کے جہاز پر سوار ہو جانے دو تو ہم اس کے بدلے میں یہ کارخانہ اور روباٹوں کے بنانے کا سربستہ راز دونوں تمھارے حوالے کر دیں گے - تم ہمیں یہاں سے چلا جانے دو - اور ہم وہ چیز تمھارے حوالے کیے دیتے ہیں جس کی بدولت تم اپنے آپ کو بنانے کے قابل ہو سکتے ہو ، بیس ہزار ، پچاس ہزار ، ایک لاکھ روزانہ ، جس قدر تمھارا جی چاہے - معزز روباٹو ! یہ نقد سودا ہے ؛ اس ہاتھ دو ، اُس ہاتھ لو - میں یہ اُن سے جا کر کہوں گا -

ڈومین : تو برمن ! تمھاری رائے میں مسودہ ہم ان کے حوالے کر دیں ؟

برمن : ہاں ، میری تو یہی رائے ہے - اگر ہم نے اپنی مرضی

Taj Tahir Foundation

سے ان کے حوالے نہ کیا تو...ڈومین ! یا بیچنا پڑے گا یا وہ خود آ کر لے جائیں گے ۔ بتاؤ کیا چاہتے ہو ؟

ڈومین : برمن ! ہم راسم کے مسودے کو جلا کیوں نہ دیں ؟

برمن : ہاں ، واقعی جلا کیوں نہ دیں ؟ ہر چیز کو کیوں نہ پھونک ڈالیں ؟ مسودے کو بھی فنا کر ڈالیں ، خود بھی ہلاکت کے گڑھے میں پھاند پڑیں اور اوروں کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں ۔ جو تمھارا جی چاہے ، کرو ۔

ہیلمین : (کھڑکی سے ہٹ کر) واقعی ، برمن سچ کہتا ہے ۔

ڈومین : ہمیں... ہمیں مسودہ بیچ ڈالنا چاہیے ؟

برمن : جو تمھارا جی چاہے کرو ۔

ڈومین : ہم یہاں تیس سے بھی زیادہ ہیں ۔ مسودہ بیچ کر ان سب جانوں کو بچا لیں ، یا اسے جلا دیں اور خود بھی فنا ہو جائیں ۔

ہیلینا : ہیری !...

ڈومین : ٹھہرو ، ہیلینا ! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ۔ دوستو ! بیچ دیں یا جلا دیں ؟ فیبری ؟

فیبری : بیچ دو ۔

ڈومین : گال ؟

ڈاکٹر گال: بیچ دو ۔

ڈومین : الکوسٹ ؟

الکوسٹ : جو خدا کو منظور ہے !

برمن : ہا ہا ! دماغ چل نکلا ہے ۔ ڈومین ! مکمل مسودہ بیچنے کو کون کہہ رہا ہے ؟

ڈومین : برمن ! ہم بے ایمانی نہیں کر سکتے ۔

برمن : تو خدا کے لیے پھر سب کا سب بیچ ڈالو ۔ لیکن بعد میں...

ڈومین : بعد میں کیا ؟

برمن : بعد میں جب ہم الٹیما پر سوار ہو جائیں گے تو میں اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لوں گا اور نیچے کسی کوٹھڑی میں جا کر پڑ رہوں گا ۔ اور اس کے بعد تم اس تمام کارخانے کو ، ان تمام مشینوں کو راسم کے مسودے سمیت توپوں سے اڑا کر ملیامیٹ کر دینا ۔

فیبری : نہیں ۔

ڈومین : یہ بڑی ذلیل بات ہوگی ۔ برمن ! اگر ہم سودا کریں گے تو شریفوں کی طرح ۔

برمن : (اچھل کر کھڑا ہو جاتا ہے) ہرگز نہیں ۔ انسانیت کا تقاضا یہی ہے کہ...

ڈومین : انسانیت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے وعدے کو پورا کریں ۔

ہیلمین : کن بے کار باتوں میں وقت گنوا رہے ہو !

ڈومین : دوستو ! خوب سوچ سمجھ لو ۔ ہم نسل انسان کی قسمت بیچ رہے ہیں ۔ یہ راز جس کے ہاتھ میں ہوگا ، وہ دنیا پر حکومت کرے گا ۔

فیبری : بیچ ڈالو ۔

ڈومین : انسان پھر کبھی روباٹوں کا مقابلہ نہ کر سکے گا اور ان پر کبھی غلبہ نہ پا سکے گا ۔ انسان ان ہولناک زندہ مشینوں کے سیلاب میں بہہ جائے گا ؟ ان کا غلام بن جائے گا اور ان کے رحم پر زندگی بسر کرے گا !

ڈاکٹر گال: اور کچھ مت کہو ، بیچ ڈالو ۔

Taj Tahir Foundation

ڈومین : تاریخ انسانی کا انجام ، تہذیب کا انجام !

ہیلمین : سب پر لعنت بھیجو اور بیچ ڈالو ۔

ڈومین : بہت اچھا دوستو ! مجھے تو ذرا بھی تأمل نہیں ۔ ان چند انسانوں کی خاطر جو مجھے عزیز ہیں...

ہیلینا : ہیری ! تم نے مجھ سے نہیں پوچھا ؟

ڈومین : نہیں ہیلینا ! یہ بڑی ذمہ داری کا کام ہے ۔ تم اس میں مت پڑو ۔

فیبری : گفت و شنید کون کرے گا ؟

ڈومین : ٹھہرو ، پہلے میں مسودہ لے آؤں ۔ (بائیں ہاتھ جاتا ہے)

ہیلینا : ہیری ! خدا کے لیے مت جاؤ !

(توقف)

فیبری : (کھڑکی سے باہر دیکھ کر) خدا تجھ سے نجات دلائے ، اے ہلاکت کے بحر مّواج ! اے باغی مادے ! اے بے جنس اژدہام ! اے دنیا کے نئے حکمران ! خداوندا ! ایک طوفان بھیج ، ایک طوفان ، صرف اس لیے کہ ایک بار پھر ایک کشتی پر نسل انسان باقی رہ سکے ۔

ڈاکٹر گال: ڈرو مت میڈم ہیلینا ! ہم یہاں سے جہاز پر سوار ہوکر چلے جائیں گے اور کسی اور جگہ انسانوں کی ایک نئی مثالی بستی آباد کر لیں گے ۔ ہم زندگی نئے سرے سے شروع کریں گے اور...

ہیلینا : ڈاکٹر گال ! خدا کے لیے چپ ہو جاؤ ۔

فیبری : (گھوم کر) میڈم ہیلینا ! زندگی خود ہماری نگہ بانی کرے گی ۔ اور ہم سے جہاں تک ہو سکا ، ہم اس کو ان تمام خوبصورتیوں سے آراستہ کریں گے جن کو ہم نے اب تک پس پشت ڈالے رکھا ہے ۔ اب بھی کچھ

نہیں گیا ہے ۔ ایک چھوٹی سی سلطنت اور ایک جہاز... الکوسٹ آپ کے لیے گھر بنائے گا اور آپ ہم پر حکومت کریں گی ۔

ہیلمین : ہا ہا ! میڈم ہیلینا کی بادشاہت ۔ کیا بات کہی ہے فیبری ! واہ واہ ! زندگی بھی کیا ٹھاٹھ کی شے ہے ۔

ہیلینا : خدا کے لیے چپ ہو جاؤ ۔

برمن : ہم سیدھی سادی زندگی بسر کریں گے ، بالکل عہد عتیق کی سی دیہاتی زندگی ، مجھے تو بےحد مرغوب ہوگی ۔ سکون...

فیبری : اور ہماری یہ چھوٹی سی سلطنت ایک نیا مرکز بن جائے گی جس سے زندگی از سر نو پیدا ہوگی ۔ ایک چھوٹا سا جزیرہ جس میں انسان پناہ لے کر پھر طاقت پکڑے گا ؛ دماغی طاقت اور جسمانی طاقت ۔ اور خدا کی قسم ! چند سو سال کے اندر انسان پھر دنیا کو فتح کر لے گا ۔

الکوسٹ : آج بھی یہی خیال تمہارا ایمان بنے ہوئے ہیں ؟

ڈومین : ہاں ، آج بھی ! انسان پھر بحر و بر کا مالک ہوگا ۔ اس کی نسل سے سلاطین پیدا ہوں گے جو تاریکی میں رہنے والے انسانوں کے لیے مشعل ہدایت کا کام دیں گے ۔ بڑے بڑے سورما پیدا ہوں گے جو اپنی دہکتی ہوئی روحوں سے قوموں کو گرما دیں گے ۔ اور الکوسٹ ! میرا ایمان ہے کہ انسان پھر سورج اور چاند اور سیاروں کو تسخیر کرنے کے خواب دیکھے گا !

برمن : آمین! دیکھیے میڈم ہیلینا! ہم ابھی ایسے گئے گزرے نہیں ۔

[ڈومین وحشیانہ انداز میں دروازہ کھولتا ہے]

Taj Tahir Foundation

ڈوسین : (بھاری آواز میں) بڈھے راسم کا مسودہ کہاں ہے ؟

برمن : تمھارے آہنی صندوق میں ، اور کہاں ہوتا !

ڈوسین : راسم کا مسودہ گیا کہاں ؟ اسے کسی نے چرا لیا ہے ۔

ڈاکٹر گال: ناممکن !

ہیلمین : لاحول ولا ! مگر یہ... (سب بہ یک وقت)

برمن : خدا کے لیے یہ نہ کہو !

ڈوسین : چپ رہو ۔ مسودہ کس نے چرایا ؟

ہیلینا : (کھڑی ہو کر) میں نے ۔

ڈوسین : تم نے کہاں رکھا ؟

ہیلینا : ہیری ! ہیری ! میں تم کو سب کچھ بتائے دیتی ہوں ۔ خدا کے لیے مجھے معاف کر دو !

ڈوسین : رکھا کہاں ہے ؟ بتاؤ ، جلدی بتاؤ ۔

ہیلینا : آج صبح میں نے اُس کے دونوں نسخے... جلا ڈالے ۔

ڈوسین : جلا ڈالے ؟ یہاں آتش دان میں ؟

ہیلینا : (بے اختیار دوزانو ہو کر) ہیری !

ڈوسین : (تیزی سے آتش دان کے قریب جاتا ہے) جلا ڈالے ! (آتش دان کے قریب دوزانو ہو کر خاک کو الٹ پلٹ کرتا ہے) کچھ نہیں ، سوائے راکھ کے کچھ نہیں ! یہ کیا ہے ؟ (کاغذ کا ایک جلا ہوا پرزہ اٹھا کر پڑھتا ہے) بایوجن کے ملانے سے...

ڈاکٹر گال : مجھے دیکھنے دو ۔ (پرزہ لے کر پڑھتا ہے) بایوجن کے ملانے سے... بس یہی رہ گیا ہے ۔

ڈوسین : (کھڑا ہو کر) کیا اُسی کا پرزہ ہے ؟

ڈاکٹر گال: ہاں ۔

ہیلمین : خدایا ! رحم کیجیو ۔

ڈوسین : سب کچھ ہو چکا ۔

ہیلینا : او ہیری ! ...

ڈوسین : اٹھو ہیلینا !

ہیلینا : پہلے مجھے معاف کر دو ، پہلے مجھے معاف کر دو ۔

ڈوسین : ہاں ہاں ، مگر اٹھو تو ۔ سنتی ہو ! مجھ سے نہیں دیکھا جاتا کہ...

ڈاکٹر گال: (اسے کھڑا کر کے) ہمیں دکھ ہوتا ہے ۔

ہیلینا : (کھڑی ہو کر) ہیری ! مجھ سے بہت بڑا قصور ہوا !

ڈوسین : قصور ، ہیلینا ! خیر ... بیٹھ جاؤ ۔

ہیلمین : میڈم ہیلینا ! آپ کے ہاتھ کس قدر کانپ رہے ہیں ۔

برمن : کچھ ڈر نہیں میڈم ہیلینا ! شاید گال اور ہیلمین کو وہ لکھا ہوا نسخہ زبانی یاد ہو ۔

ہیلمین : اور کیا ، یعنی کم از کم چند چیزیں تو یاد ہوں گی !

ڈاکٹر گال: تقریباً سب کچھ یاد ہے ، سوائے بایوجن اور ... اور انزائم اومیگا کے ۔ یہ دوائیں بہت ہی کم بنائی جاتی ہیں ۔ ان کا بہت تھوڑا سا جزو بھی کافی ہوتا ہے ۔

برمن : انھیں کون بنایا کرتا تھا ؟

ڈاکٹر گال: میں ہی بنایا کرتا تھا ؛ ایک وقت میں ایک دوا ، لیکن ہمیشہ راسم کے نسخے کو سامنے رکھ کر ۔ ان کے بنانے کا عمل بہت پیچیدہ ہے ۔

برمن : تو کیا ان دو دواؤں پر بہت کچھ منحصر ہے ؟

ہیلمین : سب کچھ !

ڈاکٹر گال: ان ہی سے تو مشین میں جان پڑتی ہے ۔ یہی تو اصلی راز تھا ۔

ڈوسین : گال! تم راسم کا نسخہ اپنے حافظے سے نہیں لکھ سکتے ؟

Taj Tahir Foundation

ڈاکٹر گال: یہ نا ممکن ہے!

ڈومین: گال! یاد کرنے کی کوشش کرو۔ ہماری زندگی کا انحصار اسی پر ہے۔

ڈاکٹر گال: نا ممکن ہے۔ دوبارہ تجربے کیے بغیر نا ممکن ...

ڈومین: اور اگر دوبارہ تجربے کرو تو؟

ڈاکٹر گال: کئی برس لگ جائیں گے۔ اور پھر میرا دماغ راسم کا دماغ نہیں۔

ڈومین: (آتش دان کی طرف مڑ کر) تو گویا یہ ہے انسانی دماغ کا سب سے بڑا کارنامہ... یہ راکھ۔ (راکھ کو ٹھوکر مار کر) اب دوستو؟

برمن: (انتہائی نا امیدی میں) خدایا رحم کر! خدایا رحم کر!

ہیلینا: (کھڑی ہوکر) ہیری! یہ... یہ میں نے کیا کر ڈالا!

ڈومین: چپ بھی رہو ہیلینا! تم نے اسے جلایا کیوں؟

ہیلینا: میں نے تمھیں تباہ کر ڈالا ہے۔

برمن: اب تو کوئی امید باقی نہیں رہی۔

ڈومین: چپ رہو برمن! ہیلینا! تم نے اسے جلایا کیوں؟

ہیلینا: میں چاہتی تھی ... میں چاہتی تھی کہ ہم سب یہاں سے چلے جائیں۔ میں چاہتی تھی، یہ کارخانہ بالکل بند ہو جائے۔ مجھ سے یہ برداشت نہ ہو سکتا تھا۔

ڈومین: کیا برداشت نہ ہو سکتا تھا؟

ہیلینا: کہ انسان کی اب کوئی اولاد پیدا نہ ہو۔ ہیری! یہ بڑا ستم تھا۔ اگر روباٹ بنانے کا کارخانہ جاری رہتا تو دنیا میں اور بچے پیدا نہ ہوتے۔ ایما کہتی تھی کہ یہ خدا کا بہت بڑا عذاب ہے۔ ہر ایک یہی کہتا تھا کہ بچے اس لیے پیدا نہیں ہوتے کہ روباٹ اس کثرت سے

بن رہے ہیں۔ صرف یہی وجہ تھی ہیری! صرف یہی وجہ تھی ...

ڈومین: تو صرف اس لیے تم نے یہ حماقت کی؟

ہیلینا: ہاں ہیری! صرف اس لیے۔ ہیری! تم مجھ سے ناراض ہو؟

ڈومین: نہیں۔ شاید تم نے جو کچھ کیا، اپنے خیال میں درست کیا۔

فیبری: میڈم ہیلینا! تم نے بہت ٹھیک کیا۔ اب روباٹ بڑھ نہ سکیں گے بلکہ رفتہ رفتہ فنا ہوجائیں گے، بیس سال کے اندر اندر ...

ہیلمین: ان بدمعاشوں میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا۔

ڈاکٹر گال: لیکن نسل انسان باقی رہے گی۔ اگر کہیں کسی جنگل میں صرف دو وحشی انسان بھی زندہ بچ رہے تو بیس سال کے اندر اندر دنیا اُن کی ملکیت ہو جائے گی۔ اگر کسی چھوٹے سے جزیرے پر بھی دو وحشی انسان رہیں...

فیبری: تو انسان کی زندگی پھر نئے سرے سے شروع ہوجائے گی، اور اگر ایک دفعہ شروع ہو گئی تو پھر کچھ ڈر نہیں۔ ایک ہزار سال کے اندر وہ پھر ہم جتنی ترقی کر لیں گے، اور پھر ہم سے بھی آگے نکل جائیں گے...

ڈومین: اور جو خواب ہمیں صرف سوتے میں نظر آتے رہے، وہ بیداری میں اُس کی تعبیر دیکھیں گے۔

برمن: ارے ذرا ٹھہرو۔ لاحول ولا! میں بھی کتنا احمق ہوں۔ مجھے اس کا خیال پہلے کیوں نہ آیا؟

Taj Tahir Foundation

هیلمین : کیا بات ہے ؟

برمن : ہمارے پاس پانچ ارب اور بیس کروڑ کے بینک نوٹ اور چیک ہیں ۔ آدھا ارب روپیہ ہمارے سیف میں ہے ۔ اتنی دولت کے عوض روباٹوں کو خریدا جا سکتا ہے ۔

ڈاکٹر گال: تم پاگل ہو گئے ہو برمن ؟

برمن : اگر مطلب یہ ہے کہ یہ شرافت نہیں تو اپنی شرافت کو تم اپنے پاس رکھو ۔ میں شریف نہیں ہوں ۔ لیکن اس قدر دولت کے عوض ... (لڑکھڑاتا ہوا بائیں ہاتھ جاتا ہے)

ڈومین : تم کہاں جا رہے ہو ؟

برمن : مجھے جانے دو ، مجھے جانے دو ۔ اس قدر دولت کے عوض ہرچیز خریدی جا سکتی ہے ۔ (باہر نکل جاتا ہے)

هیلینا : برمن کہاں جا رہا ہے ؟ اسے یہیں اپنے پاس رکھو ۔

(توقف)

هیلمین : اب وقت آن پہنچا ۔ اب یہ آغاز ہے ہمارے ...

ڈاکٹر گال: ہمارے درد و کرب کا ۔

فیبری : (کھڑکی میں سے باہر دیکھ کر) ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سب پتھر ہوگئے ہوں ، جیسے سب کسی بہت بڑے بھونچال کے منتظر ہوں ۔ گویا اپنی خاموشی سے دنیا کو تہ و بالا کر دیں گے ۔

ڈاکٹر گال: یہ ہجوم کی روح ہے ۔

فیبری : شاید یہ ہجوم کی مردار روح ہے جو آن پر ایک تھرتھری کی طرح منڈلا رہی ہے ۔

هیلینا : (کھڑکی پر جا کر) او خدا ! فیبری ! مجھ پر غشی سی طاری ہو رہی ہے ۔

فیبری : ہجوم سے زیادہ دہشت ناک دنیا میں کوئی چیز نہیں ۔ وہ جو سب سے آگے کھڑا ہے ، وہ آن کا سردار ہے ۔

هیلینا : کون سا ؟

هیلمین : (کھڑکی کے پاس جا کر) مجھے دکھاؤ ۔

فیبری : وہ جو نیچے کو دیکھ رہا ہے ۔ آج صبح یہ بندر گاہ پر روباٹوں سے باتیں کر رہا تھا ۔

هیلمین : وہ جس کا بڑا سا سر ہے ، دیکھو اب وہ اوپر کو دیکھ رہا ہے ۔ نظر آتا ہے ؟

هیلینا : گال ! یہ تو ریڈیس ہے ۔

ڈاکٹر گال: (کھڑکی کے پاس جا کر) ہاں ، وہی ہے ۔

ڈومین : ریڈیس ؟ ریڈیس ؟

هیلمین : (کھڑکی کھول کر) مجھے نفرت ہے اس سے ۔ فیبری ! تم سو قدم سے نشانہ کر سکتے ہو ؟

فیبری : خیال تو ہے ۔

ڈاکٹر گال: تو چلو پھر ۔

فیبری : بہت اچھا ۔ (پستول نکال کر نشانہ باندھتا ہے) میرے خیال میں یہ ریڈیس وہی ہے جس کی جان میں نے بخش دی تھی ۔

هیلینا : خدا کے لیے فیبری ! اس پر پستول مت چلاؤ ۔

فیبری : یہ آن کا سردار ہے ۔

هیلینا : ٹھہر جاؤ ۔ وہ اس طرف دیکھ رہا ہے ۔

ڈاکٹر گال: چلاؤ پستول ۔

هیلینا : فیبری ! میں ہاتھ جوڑتی ہوں...

فیبری : (پستول جھکا کر) تمھاری مرضی ۔

هیلینا : دیکھیے مجھ سے... مجھ سے گولی کی آواز نہیں سنی جاتی ۔

Taj Tahir Foundation

ہیلمین : آخر کب تک نہیں سنو گی؟ (مکا ہلا کر) لعنتی مردود !

ڈاکٹرگال: میڈم ہیلینا ! آپ کا خیال ہے کہ کوئی روباٹ کبھی کسی کا احسان مند بھی ہوا ہے ؟

(توقف)

فیبری : (کھڑکی میں سے باہر جھک کر) برمن باہر نکلا ، یہ گھر کے باہر کیا کر رہا ہے ؟

ڈاکٹرگال: (کھڑکی میں سے باہر جھک کر) اس کے ہاتھ میں کاغذوں کے بنڈل ہیں ۔

ہیلمین : روپیہ ہے ؛ نوٹوں کے بنڈل ہیں ۔ یہ کاہے کو ؟ ہیلو ، برمن !

ڈومین : کیا یہ واقعی اپنی جان مول لینا چاہتا ہے ؟ (آواز دیتا ہے) برمن ! تم پاگل ہو گئے ہو ؟

ڈاکٹرگال: اس نے سنا نہیں ۔ وہ بھاگا ہوا جنگلے کی طرف جا رہا ہے ۔

فیبری : برمن !

ہیلمین : (چلا کر) برمن ! واپس آ جاؤ ۔

ڈاکٹرگال: وہ روباٹوں سے بات کر رہا ہے ۔ انھیں نوٹ دکھا رہا ہے اور ہماری طرف اشارہ کر رہا ہے ۔

ہیلینا : وہ ہمیں چھڑانا چاہتا ہے ۔

فیبری : کہیں جنگلے کو نہ چھو بیٹھے ۔

ڈاکٹرگال: ہا ہا ! کیسے ہاتھ ہلا ہلا کر باتیں کر رہا ہے !

فیبری : (چلا کر) توبہ توبہ ۔ برمن ! جنگلے سے دور رہو ۔ اسے نہ چھونا ۔ (مڑ کر) جلدی سے سوچ بند کرو ۔

ڈاکٹرگال: اوہ ! اوہ !

فیبری : او خدا !

ہیلینا : خدایا ! کیا ہوا اسے ؟

ڈومین : (ہیلینا کو کھڑکی سے ہٹا کر) تم مت دیکھو ۔

ہیلینا : کیوں ، گر گیا ہے کیا ؟

فیبری : جنگلے سے لگ کے مر گیا ! بجلی تھی اس جنگلے میں ۔

ڈاکٹرگال: برمن مر گیا !

الکوسٹ : (کھڑا ہو کر) یہ پہلا تھا ۔

(توقف)

فیبری : بغل میں قارون کا خزانہ دبائے بے حس و حرکت پڑا ہے! کیا اس مالیات کی قابلیت کا حشر یہ ہونا تھا ؟

ڈومین : اس نے اپنی جان تک قربان کر دی تاکہ ہم زندہ رہیں ۔ خدا اس کی روح کو تسکین دے !

الکوسٹ : (ہاتھ سینے پر باندھ کر) آمین !

(توقف)

ڈاکٹرگال: کچھ سنائی دیا تمھیں ؟

ڈومین : ایک شور سا ہے جیسے آندھی چل رہی ہو ۔

ڈاکٹرگال: جیسے کہیں دور طوفان آیا ہو ۔

فیبری : (آتش دان پر کا لیمپ روشن کر کے) ڈائنمو ابھی کام کر رہا ہے ۔ ہمارے ساتھی وہاں موجود ہیں ۔

ہیلمین : انسان ہونا بہت بڑی بات تھی ، اس میں ایک عظمت تھی !

فیبری : یہ ابھی روشن ہے ۔ اے امید کے چمکتے ستارے ! تُو برابر چکا چوند پیدا کر رہا ہے ۔ تُو زندگی کی دہکتی ہوئی چنگاری ہے ۔

الکوسٹ : تُو امید کا نشان ہے !

ڈومین : اے حیات انسانی کے آخری شعلے! ہمارا حافظ و ناصر ہو!

Taj Tahir Foundation

[لیمپ بجھ جاتا ہے]

فیبری : آخری ساعت آن پہنچی !

ہیلمین : کیا ہوا ؟

فیبری : بجلی گھر فتح ہو گیا اور اس کے ساتھ ہم سب بھی ...

[بائیں ہاتھ کا دروازہ کھلتا اور ایما داخل ہوتی ہے]

ایما : گھٹنے ٹیک دو ۔ عذاب الٰہی کی گھڑی آن پہنچی ۔

ہیلمین : اوہ ! تم ابھی زندہ ہو ؟

ایما : تائب ہو منکرو ! یہ روز حشر ہے ۔ دعا مانگو ۔ (باہر بھاگتی ہے) عذاب الٰہی...

ہیلینا : سب کا خدا حافظ ! گال ، الکوسٹ ، فیبری...

ڈومین : (داہنے ہاتھ کا دروازہ کھول کر) یہاں آؤ ہیلینا ! (اس کے جانے کے بعد دروازہ بندکرتا ہے) جلدی کرو ، جلدی ! ادھر کے دروازے پر کون رہے گا ؟

ڈاکٹرگال: میں رہوں گا ۔

[باہر شور و غل]

اوہو ! ہو گیا آغاز ۔ خدا حافظ دوستو ! (بھاگ کر داہنے ہاتھ کے جالی کے دروازے میں چلا جاتا ہے)

ڈومین : اور سیڑھیوں پر ؟

فیبری : میں رہوں گا ۔ تم ہیلینا کے پاس جاؤ ۔

ڈومین : باہر کے کمرے کو ؟

الکوسٹ : میں سنبھالوں گا ۔

ڈومین : ریوالور ہے تمہارے پاس ؟

الکوسٹ : شکریہ ! لیکن میں گولی نہ چلاؤں گا ۔

ڈومین : تو کیا کرنا چاہتے ہو ؟

الکوسٹ : (باہر جاتے ہوئے) مر جانا !

ہیلمین: میں یہاں ٹھہروں گا ۔

[نیچے سے گولیاں تابڑ توڑ چلنے کی آواز آتی ہے]

اوہو ! گال گولیاں چلانے لگا ۔ جاؤ ہیری !

ڈومین : ابھی گیا ۔ (دو خودکار پستولوں کا معائنہ کرتا ہے)

ہیلمین : چھوڑو اسے ۔ ہیلینا کے پاس جاؤ ۔

ڈومین : خدا حافظ ! (دائیں ہاتھ جاتا ہے)

ہیلمین : (اکیلے میں) اب یہ راستہ مسدود کرو ۔ پھرتی سے ! (اپنا کوٹ اتار کر پھینک دیتا ہے اور آرام کرسی ، میزیں وغیرہ کھینچ کر دائیں ہاتھ کے دروازے کے سامنے لگا دیتا ہے)

[ایک دھماکے کی آواز]

ہیلمین : (اپنے کام میں رک کر) لعنتی بدمعاش ۔ ان کے پاس بم بھی ہیں ۔

[گولیاں چلنے کی آواز پھر آتی ہے]

(اپنا کام جاری رکھتے ہوئے) جو کچھ بھی ہو ، مقابلہ ڈٹ کر کروں گا ۔ خواہ ... ہمت نہ ہارنا گال !

[دھماکا]

(سیدھا کھڑا ہو کر اور کان لگا کر) یہ کیا ہے ؟ (ایک بہت بڑی برتنوں کی الماری کھینچ کر دروازے کے سامنے جماتے ہوئے) ہمت نہیں ہارنا ! نہیں... ہمت نہیں ... ہارنا ... بغیر ... مقابلہ ... کیے ۔

Taj Tahir Foundation

[اس کے پیچھے ایک روباٹ سیڑھی پر سے کھڑکی میں پہنچ جاتا ہے - دائیں طرف سے گولیاں چلنے کی آواز آتی ہے]

(برتنوں کی الماری کو کھینچ کر ہانپتے ہوئے) بس انچ دو انچ کی بات ہے - حفاظت کا آخری حربہ ... ہمت نہیں ... ہارنا ... بغیر ... مقابلہ ...

[روباٹ کھڑکی میں سے اندر کودتا ہے اور برتنوں کی الماری کے پیچھے ہیلمین کے خنجر گھونپ دیتا ہے - دوسرا ، تیسرا اور چوتھا روباٹ کھڑکی میں سے اندر کودتا ہے - ان کے پیچھے ریڈیس اور روباٹ ہیں]

ریڈیس : ختم کر دیا اسے ؟

روباٹ : (ہیلمین کی لاش کے پاس سے اٹھ کر) ہاں -

[دہنی طرف سے اور روباٹ داخل ہوتے ہیں]

ریڈیس : ختم کر آئے انہیں ؟

ایک اور روباٹ : ہاں -

[بائیں طرف سے اور روباٹ آتے ہیں]

ریڈیس : ختم کر ڈالا انہیں ؟

ایک اور روباٹ : ہاں -

دو روباٹ: (الکوسٹ کو کھینچ کر اندر لاتے ہیں) اس نے گولی نہیں چلائی ، اسے بھی مار ڈالیں ؟

ریڈیس : مار ڈالو - (الکوسٹ کو دیکھ کر) نہیں چھوڑ دو -

روباٹ : یہ انسان ہے -

ریڈیس : یہ روباٹ ہے - روباٹوں کی طرح ہاتھ سے کام کرتا ہے ، گھر بناتا ہے ، محنت کر سکتا ہے -

الکوسٹ : مجھے مار ڈالو -

ریڈیس : تم کام کرو گے ، تم گھر بناؤ گے - روباٹ بہت کچھ بنائیں گے - نئے روباٹوں کے لیے نئے گھر بنائیں گے - تم ان کی خدمت کرو گے -

الکوسٹ : (آہستہ سے) ہٹ جا روباٹ ! (ہیلمین کی لاش کے پاس دو زانو ہو کر اس کا سر اٹھاتا ہے) اسے مار ڈالا - یہ مر چکا -

ریڈیس : (ہیلمین کے بنائے ہوئے مورچے پر چڑھ کر) دنیا کے روباٹو !

الکوسٹ : (کھڑا ہو کر) مر چکا -

ریڈیس : انسان کا اقتدار ختم ہو چکا - کارخانے پر قبضہ کر کے ہم ہر چیز کے مالک بن گئے - نسلِ انسانی کا عہد گئی گزری بات ہو چکا - ایک نئی دنیا وجود میں آ چکی ہے - روباٹوں کی دنیا !

الکوسٹ : ہیلینا بھی ختم ہو چکی ؟

ریڈیس : دنیا اس کی ہوتی ہے جو زیادہ قوی ہو - جو زندہ رہ سکتا ہو ، وہی حکم راں بنتا ہے - روباٹوں نے آقائی حاصل کر لی ، زندگی پر قابض ہوگئے ، دنیا کے مالک بن چکے -

الکوسٹ : (دائیں جانب بڑھ کر اپنا راستہ بناتے ہوئے) مر چکے ، ہیلینا مر چکی ، ڈومین مر چکا !

ریڈیس : بحر و بر پر حکومت ، ستاروں پر حکومت ، کائنات پر حکومت - گنجائش ، گنجائش ، روباٹوں کے لیے اور گنجائش -

Taj Tahir Foundation

الکوسٹ : (دائیں طرف کے دروازے میں سے) یہ تم نے کیا کر ڈالا - انسان کے بغیر تم فنا ہو جاؤ گے -

ریڈیس : انسان باقی نہیں رہا - انسان نے ہمیں بہت تھوڑی زندگی دی تھی - ہمیں اور زندگی چاہیے تھی -

الکوسٹ : (دروازہ کھول کر) تم نے انھیں مار ڈالا -

ریڈیس : اور زندگی ، نئی زندگی ، روباٹو ! چلو کام کے لیے - مارچ !

پردہ

Taj Tahir Foundation

چوتھا ایکٹ

(تتمہ)

منظر - کارخانے کی ایک تجربہ‌گاہ - جب پچھلا دروازہ کھلتا ہے تو دوسری تجربہ‌گاہوں کی ایک لمبی قطار دکھائی دیتی ہے - بائیں ہاتھ کی دیوار میں ایک کھڑکی ، دائیں ہاتھ کی دیوار میں ایک دروازہ جو امتحانی کمرے میں کھلتا ہے - بائیں دیوار کے ساتھ کام کاج کی ایک لمبی میز جس پر بہت سی ٹیسٹ ٹیوبیں ، فلاسک ، برنر ، ادویات اور ایک چھوٹا سا تھرموسٹیٹ رکھا ہے - کھڑکی کے سامنے ایک خوردبین مع کانچ کے ایک کُرے کے رکھی ہے - میز پر کئی روشن لیمپ ٹنگے ہیں - دائیں ہاتھ ایک میز جس پر بڑی بڑی کتابیں اور ایک روشن لیمپ دھرا ہے - نیچی الماریاں ہیں جن میں آلات رکھے ہیں - بائیں کونے میں ہاتھ دھونے کا برتن جس کے اوپر ایک آئینہ ہے - دائیں ہاتھ کے کونے میں ایک صوفہ -

[الکوسٹ دونوں ہاتھوں میں سر تھامے دائیں ہاتھ کی میز کے سامنے بیٹھا ہے]

الکوسٹ : (ذرا سے توقف کے بعد اٹھتا اور جا کر کھڑکی کھول دیتا ہے) رات پھر پڑ گئی - کاش میں کسی طرح سو سکتا - سو جاتا ، خواب دیکھتا ، انسانوں کو دیکھتا - ہائیں! یہ ستارے اب تک موجود ہیں ؟ جب انسان ہی

نہ رہے تو ستاروں کا کیا فائدہ ؟ (کھڑکی سے مڑ آتا ہے) آہ ! کیا میں سو سکتا ہوں ؟ زندگی دوبارہ جاری ہونے سے پیشتر سونے کی جرأت کر سکتا ہوں ؟ (کھڑکی کے قریب گوش بر آواز ہو کر) مشینیں ، ہمیشہ ہی مشینیں - روباٹو ! انہیں روک دو - کارخانے کا راز کھویا گیا ، ہمیشہ کے لیے کھویا گیا - ان گرجتی مشینوں کو روک دو - سمجھتے ہو ، ان میں سے زندگی جبراً پیدا کر لو گے ؟ (کھڑکی بند کردیتا ہے) نہیں نہیں - تمھارے لیے تلاش و جستجو کے سوا چارہ نہیں - کاش میں اتنا بوڑھا نہ ہوتا - (اپنے کو آئینے میں دیکھتا ہے) اونہہ ! بدبخت نمونے ! آخری انسان کے چربے ! اپنی زیارت کر ، اپنی زیارت کر - کتنا زمانہ گزر گیا کہ مجھے کوئی انسانی چہرہ ، کسی انسان کی مسکراہٹ دیکھنی نصیب نہیں ہوئی - ارے اسے کہتا ہے ہنسی ؟ ان پیلے بجتے ہوئے دانتوں کو ؟ بس یہ ہے آخری انسان - (مڑ آتا ، میز کے قریب بیٹھتا اور ایک کتاب کی ورق گردانی کرتا ہے)

[دروازے پر دستک]

آ جاؤ -

[ایک روباٹ ملازم داخل ہوتا اور دروازے کے قریب کھڑا رہتا ہے]

کیا ہے ؟

ملازم : ریڈیس ہاور سے واپس آ گیا ہے جناب !

الکوسٹ : ابھی ٹھہراؤ - (غصے سے گھوم کر) میں نے تم سے کہا نہیں ، انسانوں کو ڈھونڈو - میرے لیے انسان

ڈھونڈ کر لاؤ - میرے لیے مرد اور عورتیں لاؤ - جاؤ ان کی تلاش کرو -

ملازم : جناب وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی - مہمیں اور جہاز بھیجے -

الکوسٹ : پھر ؟

ملازم : ایک انسان بھی باقی نہیں بچا -

الکوسٹ : کوئی بھی نہیں ؟ ایک بھی باقی نہیں بچا ؟ ریڈیس کو اندر لے آؤ -

[ملازم جاتا ہے]

(اکیلے میں) کوئی بھی نہیں ؟ تو کیا تم نے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑا ؟ (پاؤں زمین پر مار کر) روباٹو ! آؤ اندر - پھر میرے سامنے گڑگڑاؤ - راز دریافت کرنے کے لیے پھر مجھ سے کہو - کیوں ، اب کہ تم روباٹ نہیں بنا سکے - پتا لگا انسان کیا شے ہے ! اس کی قدر و قیمت آئی سمجھ میں ؟ اب تمھاری مدد مجھے کرنی ہوگی - آہ تمھاری مدد ڈوسین ، فیبری ، ہیلینا ! تم دیکھ رہے ہو کہ جو کچھ مجھ سے ممکن ہے ، میں کر رہا ہوں - اگر انسان نہ رہے تو کم از کم روباٹ تو رہیں - کم از کم انسان کا سایہ ، کم از کم اس کی کاری گری - کم از کم اس کی شباہت - دوستو ! دوستو ! کم از کم روباٹ تو رہیں ، خداوندا ! کم از کم روباٹ تو رہیں - آہ ! کیمسٹری بھی کیا حماقت ہے -

[ریڈیس اور دوسرے روباٹ داخل ہوتے ہیں]

(بیٹھتے ہوئے) روباٹ کیا چاہتے ہیں ؟

Taj Tahir Foundation

ریڈیس : ہم انسان نہیں بنا سکتے ۔

الکوسٹ : تو انسانوں کو تلاش کرو ۔

ریڈیس : کوئی انسان باقی نہیں بچا ۔

الکوسٹ : روباٹوں کی تعداد صرف وہ بڑھا سکتے ہیں ۔ میرا وقت ضائع نہ کرو ۔

ریڈیس : جناب ہم پر رحم کرو ۔ ہم پر دہشت چھا رہی ہے ۔ ہم بے حد محنت کر رہے ہیں ۔ ہم نے زمین میں سے کھربوں ٹن کوئلہ نکال لیا ہے ۔ نوے لاکھ روباٹ دن رات کام کر رہے ہیں ۔ جو کچھ ہم نے بنا ڈالا ، اس کے رکھنے کو جگہ نہیں رہی ۔ دنیا بھر میں گھر بن رہے ہیں ۔ پھر اس سال اسّی لاکھ روباٹ ختم ہو چکے ہیں ۔ بیس سال میں کوئی روباٹ باقی نہ بچے گا ۔ جناب ! دنیا مری جا رہی ہے ۔ زندگی کا راز انسان جانتے تھے ۔ یہ راز ہمیں بتا دیجیے ۔ نہ بتایا تو ہم فنا ہو جائیں گے ۔

الکوسٹ : میں نہیں بتا سکتا ۔

ریڈیس : نہ بتایا تو آپ خود فنا ہو جائیں گے ۔ مجھے حکم مل چکا ہے کہ آپ کو مار ڈالوں ۔

الکوسٹ : (کھڑے ہو کر) مار ڈالو...بے شک مجھے مار ڈالو ۔

ریڈیس : آپ کو حکم دیا گیا ہے...

الکوسٹ : مجھے ؟ کوئی ایسا بھی ہے جو مجھے حکم دے ؟

ریڈیس : روباٹوں کی گورنمنٹ ۔

الکوسٹ : یہاں اس کا کیا دخل ؟ جاؤ ! (لکھنے کی میز کے سامنے بیٹھ جاتا ہے)

ریڈیس : روباٹوں کی ساری دنیا کی گورنمنٹ چاہتی ہے کہ آپ

سے معاملہ کیا جائے ۔

الکوسٹ : میرا وقت ضائع نہ کرو ۔ (دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیتا ہے)

ریڈیس : جو قیمت جی چاہے مانگیے ، ہم ادا کریں گے ۔

[الکوسٹ چپ رہتا ہے]

ہم آپ کو یہ کرۂ زمین دے دیں گے ۔ لامحدود املاک دیں گے ۔

[الکوسٹ چپ رہتا ہے]

جناب ! ہمیں بتائیے کہ زندگی کو کیوں کر سلامت رکھیں ۔

الکوسٹ : میں کہہ چکا ، جس طرح بھی بنے انسانوں کو ڈھونڈو ۔ قطبین پر پہنچو ، جنگلوں کی گہرائیوں میں گھسو ؛ جزیروں میں ، بیابانوں میں اور دلدلوں میں جاؤ ؛ غاروں کے اندر اور پہاڑوں کے اوپر چڑھو ۔ جاؤ اور ڈھونڈو ، جاؤ اور ڈھونڈو ۔

ریڈیس : ہم ہر ہر جگہ ڈھونڈ چکے ۔

الکوسٹ : اور آگے ڈھونڈو ۔ وہ چھپ گئے ہیں ۔ تم سے ڈر کر بھاگ گئے ہیں ۔ کسی مقام پر پوشیدہ ہیں ۔ جس طرح بنے انسان کو ڈھونڈو ۔ سن رہے ہو ؟ صرف انسان ہی تولید کا عمل جانتا ، زندگی پھر پیدا کرتا اور بڑھ سکتا ہے ۔ ویسی ہی کر دو ، ہر چیز ویسی کر دو جیسی تھی ۔ روباٹو ! میں تم سے خدا کے نام پر التجا کرتا ہوں کہ انہیں ڈھونڈو ۔

ریڈیس : سب متلاشی جماعتیں لوٹ آئی ہیں ۔ انھوں نے دنیا کا

Taj Tahir Foundation

کونا کونا چھان مارا ہے ۔ ایک انسان بھی باقی نہیں بچا ۔

الکوسٹ : واحسرتا ! تم نے کیوں انھیں نابود کر ڈالا ؟

ریڈیس : ہم چاہتے تھے ، انسانوں جیسے بن جائیں ۔ ہم چاہتے تھے ، انسان بن جائیں ۔

الکوسٹ : تم نے ہمیں مار کیوں ڈالا ؟

ریڈیس : انسان جیسا بننے کے لیے قتل و تسلط لازمی تھا ۔ تاریخ پڑھیے ! انسانوں کی کتابیں پڑھیے ۔ انسان جیسا بننے کے لیے جبر اور قتل و خون کے سوا چارہ نہیں ۔ صرف ہماری تعداد بڑھا دو ، پھر ہم ایک نئی دنیا بنا کر دکھا دیں گے ۔ بے عیب دنیا ! مساوات کی دنیا ! جس میں ایک قطب سے دوسرے قطب تک نہریں ہوں گی ۔ ایک نیا مریخ بنا لیں گے ۔ ہم نے کتابیں پڑھی ہیں ۔ علوم و فنون کا مطالعہ کیا ہے ۔ روباٹ انسانی ثقافت حاصل کر چکے ہیں ۔

الکوسٹ : انسان کے لیے اپنی شبیہ سے زیادہ انوکھی شے کوئی نہیں ہوتی ۔ چلے جاؤ ۔ چلے جاؤ ۔ زندہ رہنا چاہتے ہو تو جانداروں کی طرح بچے پیدا کرو ۔

ریڈیس : انسان نے ہمیں اس قابل نہیں بنایا ۔ ہم بانجھ ہیں ، ہم بچے پیدا نہیں کر سکتے ۔

الکوسٹ : واحسرتا ! تم نے کیا کر ڈالا ؟ اب مجھ سے کیا چاہتے ہو ؟ میں اپنا دامن جھٹک کر بچے پیدا کر دوں ؟

ریڈیس : ہمیں روباٹ بنانا سکھا دیجیے ۔

الکوسٹ : روباٹوں میں زندگی کہاں سے آئی ، وہ مشینیں ہیں ۔

ریڈیس : ہم مشینیں ہی تھے جناب ! پر دہشت و درد نے ہم

میں روح پھونک دی ہے ۔ ہمارے اندر کوئی شے مضطرب رہتی ہے ۔ بعض اوقات ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شے ہم میں حلول کر گئی ۔ ایسے خیالات ہم پر نازل ہوتے ہیں جو ہمارے نہیں ہوتے ۔ ہم کچھ ایسا محسوس کرتے ہیں جو پہلے نہ کرتے تھے ۔ ہمیں آوازیں سنائی دیتی ہیں ۔ ہمیں بچے حاصل کرنا بتائیے کہ ہم انھیں پیار کریں ۔

الکوسٹ : روباٹ پیار نہیں کر سکتے ۔

ریڈیس : ہم اپنے بچوں سے پیار کریں گے ۔ آپ کی جان ہم نے بخش دی تھی ۔

الکوسٹ : ہاں غفریت ہوتے ہوئے میری جان تم نے بخش دی ۔ مجھے انسانوں سے محبت تھی ۔ تم روباٹوں سے مجھے کبھی محبت نہیں ہوئی ۔ ان آنکھوں کو دیکھتے ہو ؟ ان کے آنسو کبھی نہیں تھمے ۔ مجھے پتا بھی نہیں ہوتا اور یہ رو رہی ہوتی ہیں ۔ یہ اپنے آپ ہی روتی رہتی ہیں ۔

ریڈیس : تجربے کیجیے ، زندگی کا نسخہ تلاش کر دیجیے ۔

الکوسٹ : میں کہہ نہیں رہا ؟ تم سن نہیں رہے ؟ میں بتا چکا ، میں معذور ہوں ۔ روباٹ ! میں کچھ نہیں کر سکتا ۔ میں صرف ایک معمار ہوں ، عمارت کھڑی کرنے والا ۔ مجھ میں سمجھ نہیں ۔ میں عالم فاضل نہیں ۔ میں کچھ بنا نہیں سکتا ۔ میں زندگی کی تخلیق نہیں کر سکتا ۔ روباٹ! یہ رہا میرا کام اور یہ سب لاحاصل ہے ۔ دیکھ یہ میری انگلیاں تک میرے کہے میں نہیں ۔ تمھیں پتا نہیں ، میں نے کتنے تجربے کیے اور میں کچھ نہ کر سکا ،

Taj Tahir Foundation

میں کچھ بھی دریافت نہیں کرنے پایا ۔ میں دریافت کر نہیں سکتا ۔ سچ یہ ہے کہ میں کچھ بھی دریافت نہیں کر سکتا ۔ روباٹ ! تمہیں خود تلاش کرنا ہوگا ۔

ریڈیس : ہمیں یہ بتائیے کہ ہم کریں کیا ؟ روباٹ ہر ایسا کام کر سکتے ہیں جو انسان انھیں بتاتے رہے ہیں ۔

الکوسٹ : روباٹ ! میرے پاس بتانے کو کچھ بھی نہیں ۔ زندگی ٹیسٹ ٹیوبوں میں سے پیدا نہ ہوگی اور کسی زندہ جسم پر میں کوئی تجربہ کر نہیں سکتا ۔

ریڈیس : زندہ روباٹوں پر تجربے کیجیے ۔

الکوسٹ : نہیں نہیں ! چپ ہو جاؤ ، چپ ہو جاؤ ۔

ریڈیس : جسے چاہے لیجیے ، تجربے کیجیے ، چیریے پھاڑیے ۔

الکوسٹ : مجھے اس کا ڈھب نہیں آتا ۔ بے سر پیر باتیں نہ کرو ۔ یہ کتاب دیکھتے ہو ؟ اس میں جسم کے متعلق باتیں ہیں ۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آتی ۔ کتابیں مر چکیں ۔

ریڈیس : آپ زندہ جسم لیں ۔ پتا لگائیں کہ وہ کیوں کر بنے ہیں ۔

الکوسٹ : زندہ جسم ؟ یعنی میں قاتل بنوں ؟ بس چپ ہو جاؤ ریڈیس ! دیکھتے نہیں میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں ! دیکھو میری انگلیاں کیسی کانپتی ہیں ۔ میں جراحی کا آلہ بھی نہیں سنبھال سکتا ۔ نہیں نہیں ! میرے لیے یہ ممکن نہیں ۔

ریڈیس : زندہ جسموں پر تجربے کیجیے ۔ زندگی نابود ہو جائے گی ۔

الکوسٹ : خدا کے لیے یہ بکواس بند کرو ۔

ریڈیس : زندہ جسم لیجیے ۔

الکوسٹ : رحم کھاؤ ، اصرار نہ کرو ۔

ریڈیس : زندہ جسم ۔

الکوسٹ : تو پھر یوں ہی سہی ۔ چلو امتحان کے کمرے میں ۔ فوراً ، فوراً ۔ ہوں ، ہچکچانے لگے ، یعنی موت سے ڈرتے ہو تم ؟

ریڈیس : میں ... مجھے کیوں چنا گیا ؟

الکوسٹ : یعنی منظور نہیں تمہیں ؟

ریڈیس : منظور ہے مجھے ۔ (دائیں طرف جاتا ہے)

الکوسٹ : (باقی روباٹوں سے) نہیں نہیں ! میرے لیے ممکن نہیں ۔ لاحاصل قربانی ہوگی ۔ میرے پاس سے چلے جاؤ ۔ تجربے کرنے ہی ہیں تو خود کرو مگر اس کی کوئی بات مجھے نہ سنانا ۔ لیکن آج رات نہیں ۔ آج رات مجھے اکیلا چھوڑ دو ۔ چلے جاؤ ۔

[سب دائیں طرف جاتے ہیں]

(اکیلا رہ جاتا ہے تو کھڑکی کھولتا ہے) فجر ، ایک اور دن آن پہنچا اور تو ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکا ۔ ایک قدم آگے نہیں ۔ مت ڈھونڈ ، سب بیکار ہے ، بیکار ، بیکار ۔ یہ دوسری فجر آتی کیوں ہے ؟ زندگی کے گورستان پر کسی نئے دن کی ضرورت کیا ؟ آہ ! کیسی خاموشی ، کیسی چپ چاپ ۔ کاش میں ... کاش میں کسی طرح سو سکتا ۔

[شمع گل کر دیتا ہے ۔ صوفے پر لیٹ جاتا ہے ۔ ایک سیاہ لبادہ اوپر ڈال لیتا ہے]

(توقف)

[روباٹہ ہیلینا اور پرائمس دائیں جانب سے چپکے چپکے داخل ہوتے ہیں]

Taj Tahir Foundation

پرائمس : (دروازے کے اندر ، سرگوشی میں) ہیلینا ! یہاں نہیں ۔ وہ شخص سو رہا ہے ۔

ہیلینا : آؤ بھی ۔

پرائمس : اس کی تجربہ گاہ میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ۔

ہیلینا : اس نے خود مجھے یہاں آنے کے لیے کہا تھا ۔

پرائمس : کب کہا تھا ؟

ہیلینا : تھوڑی دیر ہوئی، کہتا تھا تم کمرے میں آ جایا کرو ۔ پھر کہنے لگا ساری چیزیں سلیقے سے رکھ دیا کرو ۔ سچ کہتی ہوں پرائمس !

پرائمس : (اندر آ کر) کیا کہتی ہو ؟

ہیلینا : دیکھو ، یہ ننھی سی ٹیوب کیا ہے ؟ اس سے کیا کام لیتا ہے وہ ؟

پرائمس : تجربے کرتا ہے ۔ اسے ہاتھ نہ لگاؤ ۔

ہیلینا : (خوردبین میں دیکھ کر) ذرا دیکھنا ، کچھ دِکھتا ہے ؟

پرائمس : یہ خوردبین ہے ، دیکھوں بھلا ۔

ہیلینا : دیکھو چھوؤ مت مجھے ۔ (ٹیسٹ ٹیوب الٹ جاتی ہے) ہائے ! کِھنڈ گئی ۔

پرائمس : کیا غضب کیا ؟

ہیلینا : پونچھی جا سکتی ہے ۔

پرائمس : اس کا تجربہ جو غارت کر ڈالا ۔

ہیلینا : تو کیا ہوا ! ایسا کون سا ستم ہو گیا ، اور پھر قصور تمہارا اپنا ہے ۔ میرے قریب کیوں آ گئے تھے ؟

پرائمس : تم نے مجھے بلایا کیوں تھا ؟

ہیلینا : بلانے پر تمہارا آ جانا کیا ضروری تھا ؟ دیکھنا پرائمس! یہاں اس شخص نے کیا لکھا ہے ؟

پرائمس : اسے نہ دیکھو ہیلینا ! یہ ایک راز ہے ۔

ہیلینا : راز کیا ؟

پرائمس : زندگی کا راز ۔

ہیلینا : جب تو غضب کا دل چسپ ہوگا ۔ پر عددوں کے سوا کچھ ہے ہی نہیں ۔ یہ کیا ہے ؟

پرائمس : یہ عقدے ہیں ۔

ہیلینا : میری سمجھ میں تو آتے نہیں ۔ (کھڑکی میں جاتی ہے) پرائمس ! دیکھو ۔

پرائمس : کیا ؟

ہیلینا : پو پھٹ رہی ہے ۔

پرائمس : ٹھہرو ، ابھی آیا ۔ (کتاب کو دیکھتا ہے) ہیلینا! یہ دنیا کی سب سے بڑی شے ہے ۔

ہیلینا : آؤ بھی ۔

پرائمس : ابھی آیا ۔ ابھی ...

ہیلینا : پرائمس ! زندگی کے اس کم بخت راز کو چھوڑو بھی ۔ ایسے راز سے تم کو کیا ؟ آ کر دیکھو نا ۔ جلدی !

پرائمس : (اس کے پیچھے کھڑکی میں آ کر) کیا کہتی ہو ؟

ہیلینا : پو پھٹ رہی ہے ۔

پرائمس : سورج کو نہ دیکھو ۔ اس سے آنکھوں میں آنسو بھر آئیں گے ۔

ہیلینا : سن رہے ہو ؟ چڑیاں چہچہا رہی ہیں ۔ پرائمس ! کاش میں بھی چڑیا ہوتی ۔

پرائمس : کیوں ؟

ہیلینا : پتا نہیں عجیب کیفیت ہے ۔ نہ جانے ہے کیا ؟ پاگل سی ہو گئی ہوں ۔ سارا جسم دُکھتا ہے ۔ دل

Taj Tahir Foundation

ہوسکتی ۔ گود میں رکھ کر انہیں پچکارو تو پھر نہ کسی بات کا خیال آنے پاتا ہے ، نہ کوئی فکر قریب پھٹکنے پاتی ہے ، یہاں تک کہ سورج ڈوب جاتا ہے ۔ اور پھر اٹھو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت کام سے بھی سو گنا زیادہ کام کر لیا ہے ۔ ویسے میں جانتی ہوں ، میں نکمی ہوں ۔ ہر ایک کہتا ہے کہ میں کسی کام کے قابل نہیں ۔ نہ جانے میں ہوں کیا ؟

پرائمس : تم خوبصورت ہو ۔

ہیلینا : میں ؟ تمہارا مطلب کیا ہے پرائمس ؟

پرائمس : سچ کہتا ہوں ہیلینا ! میں سب روباٹوں سے زیادہ طاقتور ہوں ۔

ہیلینا : (آئینے کے سامنے) میں خوبصورت ہوں ؟ اونہہ ! یہ بال کیسے برے ہیں ۔ کاش ! میں انہیں کسی شے سے سجا سکتی ۔ دیکھو جب میں باغ میں جاتی ہوں تو ہمیشہ اپنے بالوں میں پھول لگا لیتی ہوں ۔ پر وہاں نہ آئینہ ہوتا ہے ، نہ کوئی دیکھنے والا ۔ (آئینے کے سامنے جھک کر) میں خوبصورت ہوں؟ خوبصورت ہوں کیوں ؟ (پرائمس کو آئینے میں دیکھ کر) پرائمس ! یہ تم ہو ؟ یہاں آؤ کہ اکٹھے ہو جائیں ۔ دیکھو تمہارا سر میرے سر سے مختلف ہے ۔ تمہارے شانے اور ہونٹ بھی مجھ سے مختلف ہیں ۔ ہائے پرائمس ! تم مجھ سے دور دور کیوں رہتے ہو ؟ سارے دن مجھے تمہارا پیچھا کیوں کرنا پڑتا ہے ؟ اور پھر کہتے ہو کہ میں خوبصورت ہوں ۔

پرائمس : ہیلینا ! مجھ سے کتراتی تو تم ہو ۔

ہیلینا : تمہارے بال کیسے سخت ہیں ۔ ذرا دکھانا ۔ (اس کے

دکھتا ہے ، ساری کی ساری دکھتی ہوں ۔ معلوم ہوتا ہے پرائمس! میں مر جاؤں گی ۔

پرائمس : تمہیں کبھی ایسا نہیں معلوم ہوتا ہیلینا ! کہ مر جانا زیادہ اچھا ہے ۔ تمہیں شاید پتا ہو کہ ہم تو بس سو رہے ہیں ۔ کل نیند میں میں نے پھر تم سے باتیں کیں ۔

ہیلینا : نیند میں ؟

پرائمس : ہم کسی ایسی نئی اور انوکھی زبان میں باتیں کرتے رہے کہ اس کا ایک لفظ مجھے یاد نہیں ۔

ہیلینا : کیا باتیں ؟

پرائمس : بتاؤں کیسے ؟ خود میری سمجھ میں نہ آ رہی تھیں ۔ اتنا البتہ جانتا ہوں کہ ایسی پیاری باتیں کبھی میری زبان سے نہیں نکلیں ۔ انہیں کیسے کہا اور کہاں کہا ، یہ پتا نہیں ۔ تمہیں چھؤا تو ایسا احساس ہوا جیسے مر جاؤں گا ۔ دنیا میں جتنی بھی جگہیں کسی نے دیکھی ہیں ، وہ جگہ ان سب سے مختلف تھی ۔

ہیلینا : ایک جگہ میں نے تلاش کی ہے پرائمس ! دیکھو گے تو حیران رہ جاؤ گے ۔ کبھی وہاں انسان رہتے تھے ، اب گھاس آگ رہی ہے ۔ کوئی زندہ شخص وہاں نہیں جاتا ، کوئی بھی نہیں ، سوائے میرے ۔

پرائمس : وہاں ہے کیا ؟

ہیلینا : کچھ بھی نہیں ۔ ایک چھوٹا سا مکان ہے، ایک باغ ہے اور دو کتے ہیں ۔ کاش ! تم نے دیکھا ہوتا ، وہ میرے ہاتھ کیوں کر چوستے ہیں ۔ اور ان کے پلّے ؛ ہائے پرائمس ! کوئی چیز بھی ان سے زیادہ پیاری نہیں

Taj Tahir Foundation

بالوں میں سے اپنے دونوں ہاتھ گزارتی ہے) پرائمس ! تمھیں خوبصورت نظر آنا چاہیے ۔

[ہاتھ دھونے کے اسٹینڈ سے ایک کنگھا لے کر اس سے بالوں کو پیشانی پر کر دیتی ہے]

پرائمس : ہیلینا ! کبھی تمھیں ایسا نہیں معلوم ہوتا کہ دل یکایک دھڑکنے لگا اور خیال آنے لگا کہ اب ضرور کچھ ہو رہنا چاہیے ۔

ہیلینا : (پھٹ کر ہنس پڑتی ہے) اپنے کو دیکھو تو ۔

الکوسٹ : (اٹھتے ہوئے) یہ کیا ! یہ کیا ! قہقہہ ؟ انسان ؟ کون واپس آگیا ؟

ہیلینا : (کنگھا گرا کر) پرائمس ! ہم پر کیا گزرے گی ؟

الکوسٹ : (لڑکھڑاتا ہوا ان کی طرف بڑھ کر) انسان ؟ تم ... تم انسان ہو ؟

[ہیلینا چیخ مار کر پرے ہٹ جاتی ہے]

الکوسٹ : اے انسانو ! تم کہاں سے آ گئے ؟ (پرائمس کو چھو کر) تم کون ہو ؟

پرائمس : روباٹ پرائمس ۔

الکوسٹ : ارے ؟ سامنے آنا لڑکی ۔ تُو کون ہے ؟

ہیلینا : روباٹہ ہیلینا ۔

الکوسٹ : روباٹہ ؟ ذرا ادھر مڑیو ۔ ہیں ! شرماتی ہے ؟ (اسے بازو سے پکڑ کر) اری روباٹہ ! ذرا دکھا تو اپنے آپ کو ۔

پرائمس : اسے چھوڑ دیجیے جناب !

الکوسٹ : ارے تُو اس کی حفاظت کر رہا ہے ؟ باہر جا لڑکی !

[ہیلینا باہر بھاگ جاتی ہے]

پرائمس : ہمارا خیال تھا جناب ! کہ آپ سو رہے ہیں ۔

الکوسٹ : یہ روباٹہ بنائی کب گئی تھی ؟

پرائمس : دو سال ہوئے ۔

الکوسٹ : ڈاکٹر گال نے بنایا تھا ؟

پرائمس : ہاں ، میری طرح ۔

الکوسٹ : تو عزیز پرائمس ! مجھے گال کے روباٹوں پر کچھ تجربے کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ اسی پر موقوف ہے کہ آگے کیا ہو گا ۔ سمجھے ؟

پرائمس : ہاں ۔

الکوسٹ : بہت خوب ! تو اس لڑکی کو امتحان کے کمرے میں لے چلو ۔ وہاں میں اسے چیر کر کھولوں گا ۔

پرائمس : ہیلینا کو ؟

الکوسٹ : اور کس کو ۔ میں تم سے کہہ رہا ہوں ، چلو چل کر ساری تیاری کرو ۔ تم اسے لے چلو گے یا اسے اندر لے جانے کے لیے میں دوسروں کو بلاؤں ؟

پرائمس : (ایک وزنی موصل اٹھا کر) تم نے یہ حرکت کی تو میں تمھیں مار ڈالوں گا ۔

الکوسٹ : (ہنس کر) مجھے مار ڈالو گے ؟ مجھے؟ تو پھر روباٹ تم سے کیا سلوک کریں گے ؟

پرائمس : (الکوسٹ کے سامنے دوزانو ہو کر) اس کی جگہ مجھے لے لیجیے جناب ! میں اور یہ ایک ہی طرح ، ایک ہی مصالحے سے ایک ہی دن بنے تھے ۔ میری جان لے لیجیے جناب! (کوٹ کھول کر) یہاں چھری چلائیے ، اس جگہ ۔

الکوسٹ : جاؤ ، میں ہیلینا کو چیرنا چاہتا ہوں ۔ فوراً تعمیل کرو ۔

پرائمس : اس کی بجائے مجھے لیجیے ۔ میں نہ چلّاؤں گا ، نہ آنسو

Taj Tahir Foundation

بھاؤں گا ۔ میری جان حاضر ہے ۔

الکوسٹ : تو کیا تم زندہ رہنا نہیں چاہتے ؟

پرائمس : اس کے بغیر نہیں ... میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہنا چاہتا ۔ ہیلینا کی جان نہ لیجیے ۔

الکوسٹ : (اس کا سر آہستہ سے چھو کر) ہوں ، کیا کروں؟ سنو ! بات پر غور کرو ، مرنا بڑا کٹھن ہے ۔ جینا بہتر ہے ۔

پرائمس : (کھڑا ہو کر) مجھے کاٹ ڈالنے سے ڈریے نہ جناب ! میں ہیلینا سے زیادہ مضبوط ہوں ۔

الکوسٹ : (گھنٹی بجا کر) آہ پرائمس ! ایک زمانہ گزرا کہ میں جوان تھا ۔ ڈرو نہیں ، ہیلینا کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی ۔

پرائمس : (کوٹ کے بٹن لگا کر) میں جاتا ہوں جناب !

الکوسٹ : ٹھہرو !

[ہیلینا داخل ہوتی ہے]

یہاں آ لڑکی ، ذرا اپنے آپ کو دکھا تو ... تو ُتو ہے ہیلینا ؟ (اس کے بالوں کو ہموار کرکے) ڈر نہیں ۔ جھجکتی کیوں ہے ؟ مسز ڈومین تجھے یاد ہیں ؟ آہ ہیلینا ! اس کے بال کس غضب کے تھے ۔ مدد دے گی مجھے ؟ مجھے پرائمس کو چیر کر دیکھنا ہے ۔

ہیلینا : (چیخ مار کر) پرائمس کو ؟

الکوسٹ : ہاں ہاں ، یہ ضروری ہے ۔ دیکھ اصل میں ، ہاں اصل میں تو میں تجھے چیرنا چاہتا تھا لیکن تیری بجائے پرائمس نے اپنے آپ کو پیش کر دیا ۔

ہیلینا : (چہرہ ہاتھوں سے چھپا کر) پرائمس ؟

الکوسٹ : یقیناً ۔ کیوں کیا بات ہے ؟ اری بچّی تو رو سکتی ہے ؟ مجھے بتا پرائمس تیرا کون ہے ؟

پرائمس : جناب اسے ستائیے نہیں ۔

الکوسٹ : ٹھیک ہے پرائمس ! ٹھیک ہے ۔ تو روتی کیوں ہے ؟ عجب تماشا ہے ۔ فرض کر پرائمس زندہ نہیں رہتا ، ہفتے بھر میں اسے بھول جائے گی ۔ جا اور اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھ کہ زندہ بچ گئی ۔

ہیلینا : (آہستہ سے) میں تیار ہوں ۔

الکوسٹ : تیار ؟

ہیلینا : آپ کی چیر پھاڑ کے لیے ۔

الکوسٹ : ُتو ؟ ُتو خوبصورت ہے ہیلینا ! تیرا مرنا افسوسناک ہوگا ۔

ہیلینا : میں تیار ہوں ۔

[پرائمس اس کی حفاظت کو بڑھتا ہے]

مجھے چھوڑ دو پرائمس !

پرائمس : ہیلینا ! یہ تمھیں چھو نہیں سکتا ۔ (ہیلینا کو حفاظت میں لے لیتا ہے) (الکوسٹ سے) بوڑھے شخص ! ُتو ہم میں سے کسی کی جان نہیں لے سکتا !

الکوسٹ : کیوں ؟

پرائمس : ہم ... ہم ... ایک دوسرے کے لیے ہیں ۔

الکوسٹ : جو بات میں سننا چاہتا تھا ، وہ تم نے کہہ دی ۔ (درمیان کا دروازہ کھول کر) جاؤ ۔

پرائمس : کہاں ؟

الکوسٹ : جہاں تمھارا جی چاہے ۔ ہیلینا ! اس کی رہنمائی کر ۔

Taj Tahir Foundation

جا اے آدم! جا اے حوّا! تو اِس کی بیوی ہوگی۔
پرائمس! تو اِس کا خاوند ہوگا۔

[پرائمس اور ہیلینا جاتے ہیں]

(الکوسٹ ان کے جانے کے بعد دروازہ بند کرتا ہے۔ تنہائی میں) اے یوم مسعود! اے مبارک ساتویں دن! (میز پر بیٹھتا اور کتابوں کو زمین پر پھینک دیتا ہے۔ پھر بائبل کھولتا ہے، ورق الٹتا ہے اور پڑھتا ہے) "اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا، خدا کی صورت پر اُس کو پیدا کیا۔ نر و ناری ان کو پیدا کیا اور خدا نے اُن کو برکت دی اور خدا نے انھیں کہا پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو اور اس کو محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں پر اور سب چرندوں پر جو زمین پر چلتے ہیں، سرداری کرو۔" (کھڑے ہوکر) "اور خدا نے سب پر، جو اُس نے بنایا تھا، نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے۔ سو شام اور صبح چھٹا دن ہوا۔"

[ہیلینا اور پرائمس ہار پہنے باہر سے گزرتے ہیں]

اب خداوندا! اپنی رضا کے مطابق اپنے خادم کو آرام سے گزر جانے دو کیوں کہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھ لی۔

[کھڑا ہوتا اور ہاتھ اونچے کرکے پھیلا دیتا ہے]

پردہ

Taj Tahir Foundation

آر۔ یو۔ آر۔ کے علاوہ چپیک کی دیگر تصانیف درج ذیل ہیں :

(۱) The life of the Insects—۱۹۲۱ء

(۲) The Makropoulas Secret—۱۹۲۲ء

(۳) 'Adam the Creator'—۱۹۲۷ء

(۴) 'And So Ad Infinitum'—۱۹۳۴ء

(۵) 'The Power and the Glory'—۱۹۳۶ء

ان میں سے بعض ڈرامے کیرل چپیک نے اپنے بھائی جوزف چپیک کی معاونت سے لکھے۔

افسانوی تصانیف :

(۶) 'The Absolute at Large'—۱۹۲۲ء

(۷) Karakatit ۱۹۲۴ء

(۸) War with the Newts—۱۹۳۸ء

(۹) The Cheat—جو مکمل نہ ہو سکا۔

متفرق مضامین کی مجلدات :

(۱۰) Letters from England—۱۹۲۵ء

(۱۱) صدر مسارک (Masaryk) کی آپ بیتی—۱۹۳۹ء

(۱۲) The First Rescue Party—۱۹۳۹ء

(۱۳) I Had a Dog and a Cat—۱۹۴۰ء

Taj Tahir Foundation

مجلس ترقی ادب لاہور کی چند مطبوعات

مقالات حافظ محمود شیرانی : مرتبہ مظہر محمود شیرانی	24.00
مقالات مولانا محمد حسین آزاد : مرتبہ آغا محمد باقر	8.00
ذوق۔ سوانح اور انتقاد : از ڈاکٹر تنویر احمد علوی	8.00
مومن (حالات زندگی) : از فائق رام پوری	5.50
شاعری اور تخیل : از محمد ہادی حسین	6.00
اصول انتقاد ادبیات : از سید عابد علی عابد	15.00
ڈراما نگاری کا فن : از ڈاکٹر محمد اسلم قریشی	6.50
مرزا محمد ہادی مرزا و رسوا : از ڈاکٹر میمونہ بیگم	6.00
مباحث : ڈاکٹر سید عبداللہ کے مقالات کا مجموعہ	13.50
میر امن سے عبدالحق تک : از ڈاکٹر سید عبداللہ	10.00
تذکرہ مخزن نکات : از قائم چاند پوری	5.00
تذکرہ گلستان سخن : از قادر بخش صابر دہلوی	22.00
تذکرہ بہارستان ناز : از حکیم فصیح الدین رنج	4.50
مقالات سرسید (۱۶ حصے) : مرتبہ شیخ محمد اسماعیل	72.00
مکتوبات سرسید : مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی	10.00
موعظۂ حسنہ : از ڈپٹی نذیر احمد دہلوی	4.00
کلیات قائم : مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسن	18.00
کلیات نظام : مرتبہ کلب علی خاں فائق	9.00
مثنویات حسن (جلد اول) : مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی	6.00
دیوان جہاں دار : مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی	4.00
دیوان درد : مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی	3.50
کلیات نسیم : مرتبہ کلب علی خاں فائق	9.00
کلیات قلق : مرتبہ کلب علی خاں فائق	10.00
کلیات غالب فارسی (تین جلدیں) : مرتبہ فاضل لکھنوی	30.00

ARY
Taj Tahir Foundation